Spot CMYK#Waheed

ماہنامہ التبلیغ راولپنڈی

بشرفِ دعا
حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ
وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ.............. 25 روپے
سالانہ.............. 300 روپے

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط و کتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر
الحاج غلام علی فاروق
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ "التبلیغ" حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہو جانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ و چمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان
فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728
www.idaraghufran.org
Email: idaraghufran@yahoo.com

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ ....راولپنڈی اسلام آباد میں میٹرو بس سروس............مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط۱۱۳)....... اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا اور ہلاکت سے بچنا........// // ۵

درسِ حدیث ....انگور، کھجور و دیگر اشیاء کے نبیذ، جوس ومشروب کا حکم (قسط۲).....// // ۱۸

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

جنت کے قرآنی مناظر (جنت اور اس کی بہاریں: قسط۱۸)............................مفتی محمد امجد حسین ۲۶

بیسویں صدی اور مذہبی ریاستوں کا قیام...محمد امجد حسین ۳۱

ماہِ صفر: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات.........................مولانا طارق محمود ۳۹

علم کے مینار:..امام احمد رحمہ اللہ خلیفہ واثق اور خلیفہ متوکل کے زمانہ میں.مولانا محمد ناصر ۴۱

تذکرۂ اولیاء:.................حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ (قسط۲).......مفتی محمد امجد حسین ۴۴

پیارے بچو!..........................حضرت عمر رضی اللہ عنہ...............مولانا محمد ناصر ۴۸

بزمِ خواتین ....آزمائش (دوسری وآخری قسط)...............ابوصہیب ۵۱

آپ کے دینی مسائل کا حل....استنجاء واستبراء سے متعلق چند پہلوؤں کی تحقیق..ادارہ ۵۹

کیاآپ جانتے ہیں؟...تمباکونوشی (Tobacco and Smoking) کے احکام (قسط۱)..مفتی محمد رضوان ۶۵

عبرت کدہ .... حضرت یوسف علیہ السلام (چوالیسویں وآخری قسط)..............ابوجویریہ ۸۳

طب وصحت..............سرکہ Vinegar کی اہمیت وافادیت........مفتی محمد رضوان ۸۷

اخبارِ ادارہ .... ادارہ کے شب وروز..................مولانا محمد امجد حسین ۹۲

اخبارِ عالم .... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں............حافظ غلام بلال ۹۳

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مفتی محمد رضوان

راولپنڈی اسلام آباد میں میٹرو بس سروس ؟

اسلام آباد شہر، اس وقت، پاکستان کا دارالحکومت شمار ہوتا ہے، اور اسلام آباد شہر کے ساتھ بالکل متصل راولپنڈی شہر واقع ہے، اس لئے دونوں شہروں کو ''جڑواں شہروں'' کا نام بھی دیا جاتا ہے، راولپنڈی واسلام آباد کے شہریوں اور مکینوں کی ایک دوسرے کے ساتھ باہمی کثیر ضروریات وابستہ ہیں، نیز اسلام آباد کا انٹرنیشنل ائیر پورٹ بھی راولپنڈی شہر کی حدود کے ساتھ واقع ہے، اور موٹروے پر دخول وخروج بھی مشترک یا قریب تر ہے۔

ان جیسی وجوہات کی بناء پر دونوں شہروں میں مسافروں کی بڑی تعداد یومیہ ایک سے دوسرے شہر کے اندر آتی جاتی ہے۔

دوسری طرف راولپنڈی شہر کے طویل حصہ کو طے کرنے اور راولپنڈی واسلام آباد سے ایک دوسرے شہر میں جانے کے لئے مرکزی شاہراہ مری روڈ گنجان آبادی میں واقع ہے، جس پر ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہے، اور اسی وجہ سے اس روڈ پر سفر کرنے میں لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگرچہ مری روڈ پر مختلف مراحل میں کئی پلوں کی تعمیر ہوچکی ہے، اور اس کی وجہ سے لوگوں کو کافی سہولت حاصل ہوئی ہے، لیکن بعض حصوں میں روڈ کی تنگی اور ٹریف کے زیادہ دباؤ کے باعث شدید رَش اور ہجوم رہتا ہے، اور خاص طور پر کمیٹی چوک سے سینٹرل ہسپتال تک کے درمیانی حصے میں اس وقت رَش اور ہجوم بہت زیادہ ہے۔

رواں حالات ومشکلات کے پیشِ نظر موجودہ حکومت اور بالخصوص جناب شہباز شریف صاحب نے راولپنڈی سے اسلام آباد تک مری روڈ کے اوپر طویل پل اور ٹریک تعمیر کرکے میٹرو سروس شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت گیارہ مہینے کے قلیل عرصہ میں اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے، اور مری روڈ کے تنگ حصہ کو کشادہ کرنے کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے، جس کا آغاز وافتتاح رواں مہینہ کی اٹھائیس تاریخ کو ہونے کا اعلان کیا جاچکا ہے۔

بلاشبہ یہ ایک انتہائی مفید اور دیرپا راحت رسانی پر مشتمل منصوبہ ہے، جس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ اسلام

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

آبادا ور راولپنڈی کا سفر کرنے والے حضرات کو غیر معمولی وقت اور مال کی بچت ہوگی، بلکہ اس کے ساتھ مری روڈ پر رَش اور ہجوم کا دباؤ بھی کم ہوسکے گا۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے طویل اور وسیع منصوبوں کے تحت بعض لوگوں کو جزوی نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، اور یہ پرانی کہاوت مشہور ہے کہ ''کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے''

اس لئے میٹرو کی تعمیر اور روڈ کے وسیع ہونے کے نتیجہ میں یقیناً بعض لوگوں کی کمرشل جگہیں زَد میں آئیں گی، لیکن شرعی وقانونی اعتبار سے اجتماعی وہمہ گیر ضرورت کے پیشِ نظر اس طرح کے جزوی نقصانات ایک مباح دائرہ میں آتے ہیں، مگر اسی کے ساتھ قانونی دائرہ میں رہتے ہوئے متأثرین کو حکومت کی طرف سے معاوضہ بھی دیا جاتا ہے، لیکن کچھ لوگ غیر قانونی طور پر بھی کئی جگہوں پر قابض ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پہلے سے ہی ناجائز قبضہ وغصب کرکے مجرم ہیں، لہٰذا ان کی حمایت کرنا یا جزوی نقصانات کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں کی چہ میگوئیاں کرنا اعتدال پسندی وحق پرستی پر مبنی موقف نہیں کہلاسکتا۔

امید ہے کہ اگلے مرحلہ میں نالہ لئی کے ساتھ ساتھ زیرِ غور ایکسپریس وے پر بھی کام شروع کیا جائے گا، اللہ کرے کہ ایسا ہو، اور مری روڈ پر میٹرو سروس کا آغاز اور اختتام خیر وعافیت کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچے۔ آمین۔

Idara Ghufran

(سورہ بقرہ قسط۱۱۳، آیت ۱۹۵) مفتی محمد رضوان

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا اور ہلاکت سے بچنا

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّهۡلُکَةِ وَاَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (سورة البقرة، رقم الآية ۱۹۵)

ترجمہ: اور خرچ کرو تم اللہ کے راستہ میں، اور تم نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف، اور اچھے عمل کرو، بے شک اللہ اچھے عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (سورہ بقرہ)

تفسیر وتشریح

مذکورہ آیت میں پہلے تو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور پھر اس کے بعد اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر اچھے عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور آخر میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اچھے عمل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اللہ کے راستہ کی حقیقت

مذکورہ آیت میں پہلا حکم ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا کہ:

”وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ“

”اور خرچ کرو تم اللہ کے راستہ میں“

اس آیت میں ”سبیل اللہ“ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، یعنی اللہ کا سبیل، اور ”سبیل“ کے معنیٰ راستہ کے آتے ہیں، اور اللہ کے راستے سے مراد وہ راستہ ہے، جو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا ہو، اس حیثیت سے اللہ کے راستہ کے مفہوم میں ہر نیک عمل داخل ہے۔

البتہ بسا اوقات اللہ کے راستہ سے مراد جہاد ہوا کرتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنۡدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا هٰكَذَا أَمَامَهُ، فَقَالَ: هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ، وَخَطَّيۡنِ عَنۡ يَمِينِهِ، وَخَطَّيۡنِ عَنۡ شِمَالِهِ قَالَ: هٰذِهِ سَبِيلُ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

الشَّیْطَانِ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ فِی الْخَطِّ الْأَوْسَطِ، ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْآیَۃَ: وَأَنَّ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیمًا فَاتَّبِعُوہُ، وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ، فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیلِہِ ذٰلِکُمْ، وَصَّاکُمْ بِہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۵۲۷۷) [1]

ترجمہ: ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ایک لکیر اس طرح (سیدھی) کھینچی، اور پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر دو لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچ کر فرمایا کہ یہ شیطان کا راستہ ہے، پھر درمیان والی (سیدھی) لکیر پر ہاتھ رکھ کر (سورہ انعام کی) یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یہ میرا صراطِ مستقیم (یعنی سیدھا راستہ) ہے، تم اسی کی اتباع کرو، اور تم دوسرے راستوں کی اتباع مت کرو، ورنہ تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے، یہی اللہ کی تمہیں وصیت ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَطَّ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، خَطًّا بِیَدِہِ، ثُمَّ قَالَ: ھٰذَا سَبِیلُ اللّٰہِ مُسْتَقِیمًا، قَالَ: ثُمَّ خَطَّ عَنْ یَمِینِہِ، وَشِمَالِہِ، ثُمَّ قَالَ: ھٰذِہِ السُّبُلُ، لَیْسَ مِنْھَا سَبِیلٌ إِلَّا عَلَیْہِ شَیْطَانٌ یَدْعُو إِلَیْہِ، ثُمَّ قَرَأَ: وَأَنَّ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیمًا فَاتَّبِعُوہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ (مسند احمد، رقم الحدیث ۴۴۳۷) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان بیٹھا ہے اور ان راستوں پر چلنے کی دعوت دے رہا ہے، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ''یہ میرا صراطِ مستقیم (یعنی سیدھا راستہ) ہے تم اسی کی اتباع کرو، اور تم دوسرے راستوں کی اتباع مت کرو'' (مسند احمد)

اور حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِیمًا،

---

[1] قال شعیب الارنؤوط: حسن لغیرہ (حاشیۃ مسند احمد)

[2] قال شعیب الارنؤوط: إسنادہ حسن من أجل عاصم، وھو ابن أبی النجود، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر أبی بکر -وھو ابن عیاش- فمن رجال البخاری، وأخرج لہ مسلم فی "المقدمۃ." (حاشیۃ مسند احمد)

Idara Ghufran

عَـلٰى كَتِـفَـيِ الـصِّـرَاطِ سُوْرَانِ، فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ، وَدَاعٍ يَـدْعُـوْ عَـلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ، وَدَاعٍ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ، وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِ السَّلَامِ، وَيَهْـدِيْ مَـنْ يَّشَـاءُ إِلٰى صِـرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، فَالْأَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَتِفَيِ الـصِّـرَاطِ: حُـدُوْدُ الـلّٰـهِ، لَا يَـقَعُ أَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، حَتّٰى يُكْشَفَ سِتْرُ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ: وَاعِظُ اللّٰهِ(مسند احمد، رقم الحديث ١٧٦٣٦) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک صراطِ مستقیم ہے جس کی دونوں جانب دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے (شیطانی) دروازے ہیں، اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، اور صراطِ مستقیم کے اوپر ایک داعی کھڑا ہوکر پکار رہا ہے کہ اللہ دارالسلام کی طرف بلاتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے، اور صراطِ مستقیم کے دونوں طرف (دیوار) والے دروازے، اللہ کی حدود ہیں، اور جو شخص اللہ کی حدود پامال کرتا ہے، تو وہ اللہ اس کے ستر و پردہ کو کھول دیتا ہے، اور جو شخص صراطِ مستقیم کے اوپر کھڑا پکار رہا ہے، وہ اللہ کا واعظ ہے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ، اللہ کا راستہ کہلاتا ہے، اور جو راستے، صراطِ مستقیم کے خلاف ہیں، وہ شیطانی راستے کہلاتے ہیں۔ [2]

---

[1] قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح(حاشية مسند احمد)

[2] (وعن عبد الله بن مسعود قال :خط لنا) ، أى :لأجلنا تعليما وتفهيما وتقريبا لأن التمثيل يجعل المقصود من المعنى كالمحسوس من المشاهد فى المبنى (رسول الله -صلى الله عليه وسلم -خطا) ، أى: مستويا مستقيما (ثم قال :(هذا سبيل الله) ، أى :هذا الرأى القويم والصراط المستقيم، وهما الاعتقاد الحق والعمل الصالح، وهذا الخط لما كان مثالا سماه سبيل الله .كذا قاله ابن الملك.

والأظهر أن المشار إليه هذا هو الخط المستوى، والتقدير :هذا مثل سبيل الله أو هذا سبيل الله مثلا، وقيل : تشبيه بليغ معكوس أى سبيل الله الذى هو عليه وأصحابه مثل الخط فى كونه على غاية الاستقامة (ثم خط خطوطا) ، أى :سبعة صغارا منحرفة (عن يمينه) ، أى :عن يمين الخط المستوى (وعن شماله) : كذلك (وقال :(هذه) ، أى :الخطوط (سبل) ، أى :غير سبيل الله، أو سبيل للشيطان لقوله (على كل سبيل) ، أى: رأسه (منها) ، أى :من السبل (شيطان) : من الشياطين ")يدعو ") ذلك الشيطان الناس (إليه) ، أى :إلى سبيل من السبل، وفيه إشارة إلى أن سبيل الله وسط ليس فيه تفريط ولا إفراط، بل فيه التوحيد والاستقامة ومراعاة الجانبين فى الجادة، وسبل أهل البدع مائلة إلى الجوانب، وفيها تقصير وغلو وميل وانحراف

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَرَأَى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِلْدِهٖ وَنَشَاطِهٖ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: لَوْ كَانَ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى وَلَدِهٖ صِغَارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ٢٨٢، واللفظ لهٗ؛ المعجم الاوسط، رقم الحديث ٦٨٣٥؛ المعجم الصغير للطبراني، رقم الحديث ٩٤٠) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک چُست اور چوبند آدمی گزرا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے دیکھ کر کہا، کہ اے اللہ کے رسول! کاش کہ یہ اللہ کے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وتعدد واختلاف، كالقدرية والجبرية والخوارج والروافض والمعطلة والمشبهة. (وقرأ) ، أى :رسول الله -صلى الله عليه وسلم -كما هو ظاهر، ويحتمل أن يرجع الضمير إلى ابن مسعود حكاية عن قول الله تعالى :وأن هذا :بالفتح والتشديد، وتقديره واتل عليهم، أو يقدر اللام، وبالكسر استئناف، وبالفتح والتخفيف على أن فيه ضمير القصة وهذا رفع وقوله :صراطى خبر وهو بسكون الياء وفتحها (صراطى مستقيما) (الأنعام١٥٣) نصب على الحال، والعامل فيه معنى التنبيه أو الإشارة فاتبعوه، أى :صراطى وسبيلى (الآية) : بعدها (ولا تتبعوا السبل) (الأنعام١٥٣) أى سبل الشياطين المنحرفة الزائغة المتشعبة من طرق الشرك والبدعة التى أشار إليها -صلى الله عليه وسلم -بقوله " :ستفترق أمتى على ثلاث وسبعين فرقة كلها فى النار إلا التى على ما كنت عليه أنا وأصحابى "وبهذا الحديث يندفع زعم كل فريق أنه على الصراط المستقيم.

فتفرق بكم بحذف إحدى التاء ين عن سبيله إشارة إلى أنه لا يمكن اجتماع سبيل الحق مع السبل الباطلة. (ذلكم وصاكم) (الأنعام١٥٣) ، أى :الله (به لعلكم تتقون) (الأنعام١٥٣) أى لكى تتقوه، أى :عذابه أو مخالفته أو سبيل غيره(مرقاة المفاتيح، ج ١ ص ٢٥٤، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

[1] قال المنذرى: رواه الطبرانى ورجاله رجال الصحيح (الترغيب والترهيب، كتاب البيوع وغيرها الترغيب فى الاكتساب بالبيع وغيره)

وقال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الثلاثة، ورجال الكبير رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٧٧٠٩)

وقال الحوينى: حديث حسن .وقد ورد من حديث أنس و أبى هريرة و كعب بن عجرة رضى الله عنهم (الفتاوىٰ الحديثية للحوينى، ص ٤٠٠)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

راستے میں ہوتا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کیلئے سعی کرنے (یعنی اُن کے نان نفقہ اور روزی روٹی کا بندوبست کرنے) کے لئے نکلا، تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر وہ اپنے بوڑھے اور بڑی عمر کے والدین کے لئے سعی کرنے (یعنی اُن کے نان نفقہ اور روزی روٹی کا بندوبست کرنے) کے لئے نکلا، تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر وہ اپنی ذات کے لئے سعی کرنے (یعنی اپنی ذات کے لئے کمانے اور روزی روٹی کا بندوبست کرنے) کے لئے نکلا، تا کہ وہ پاکدامنی اختیار کرے (یعنی لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے) تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اور اگر وہ ریا کاری اور فخر وتفاخر کے لئے نکلا، تو وہ شیطان کے راستے میں ہے (طبرانی)

اس قسم کی حدیث حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی سند سے بھی مروی ہے۔ ۱؎

۱؎ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :مَرَّ رَجُلٌ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلٌ لَهُ حَشَمٌ خَلْقًا، فَقَالُوا :لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ؟ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا :لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ " :لَعَلَّهُ يَكُدُّ عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، لَعَلَّهُ يَكُدُّ عَلَى صِبْيَةٍ صِغَارٍ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، لَعَلَّهُ يَكُدُّ عَلَى نَفْسِهِ لِيُغْنِيَهَا عَنِ النَّاسِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ (شعب الايمان، رقم الحديث ۷۴۶۹، واللفظ لهٗ؛ معجم ابن الاعرابی، رقم الحديث ۲۳۰۵)

قال الالبانی: وللحديث شواهد كثيرة عن غير واحد من الصحابة، منهم :عبد الله بن عمر نحوه.

أخرجه البيهقی فی "السنن (7/479) " و"الشعب 8710 /6/412) ") من طريق شريک عن الأعمش عن مَغراء العَبدی عنه.

وهذا إسناد حسن فی الشواهد على الأقل (سلسلة الأحاديث الصحيحة وشیء من فقهها وفوائدها، تحت رقم الحديث ۳۲۴۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا شَابٌّ مِنَ الثَّنِيَّةِ، فَلَمَّا رَمَيْنَاهُ بِأَبْصَارِنَا، قُلْنَا :لَوْ أَنَّ ذَا الشَّابَّ جَعَلَ نَشَاطَهُ وَشَبَابَهُ وَقُوَّتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَسَمِعَ مَقَالَتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :وَمَا سَبِيلُ اللَّهِ إِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعَى عَلَى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ سَعَى عَلَى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ سَعَى مُكَاثِرًا فَفِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ (المعجم الاوسط، رقم الحديث ۴۲۱۴، واللفظ لهٗ؛ شعب الايمان، رقم الحديث ۸۳۳۸، ورقم الحديث ۹۸۹۲؛ مسند بزار، رقم الحديث ۹۸۷۹)

قال الهيثمی: رواه البزار والطبرانی فی الأوسط بنحوه وزاد " :ومن سعى على عياله ففی سبيل الله ."وفيه رباح بن عمر وثقه أبو حاتم وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث، كتاب البر والصلة، باب منه فی البر)

وقال الالبانی:والحديث صحيح، فإن له شواهد كثيرة (سلسلة الأحاديث الصحيحة وشیء من فقهها وفوائدها، تحت رقم الحديث ۲۲۳۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی اس قسم کی حدیث مروی ہے۔ ۱؎

نیز بعض اور سندوں سے بھی یہ مضمون مروی ہے۔ ۲؎

اور حضرت حسن سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْهُ: مَا نَفَقَتنَا عَلٰى أَهْلِيْنَا ؟ فَقَالَ: مَا أَنْفَقْتُمْ عَلٰى أَهْلِيْكُمْ فِيْ غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلَا تَقْتِيْرٍ ، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (مصنف ابنِ ابی شیبة، رقم الحديث ۲۷۱۳۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نفقہ

۱؎ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :السَّاعِي عَلَى وَالِدَيْهِ لِيَكُفَّهُمَا أَوْ يُغْنِيَهُمَا عَنِ النَّاسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ سَعَى عَلَى زَوْجٍ أَوْ وَلَدٍ لِيَكُفَّهُمْ وَيُغْنِيَهِمْ عَنِ النَّاسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالسَّاعِي عَلَى نَفْسِهِ لِيُغْنِيَهَا وَيَكُفَّهَا عَنَ النَّاسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالسَّاعِي مُكَاثَرَةً فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ (المعجم الاوسط، رقم الحديث ۸۶۳۰)

قال الطبرانی: لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ إِلَّا إِسْحَاقُ بْنُ أُسَيْدٍ، تَفَرَّدَ بِهِ :اللَّيْثُ، وَلَا يُرْوَى عَنْ أَنَسٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

وقال الحوينی: قلت :واسحاق بن أسيد -بفتح الهمزة -قال أبو حاتم شيخ ليس بالمشهور ، لا يشتغل به . وقال أبو أحمد الحاكم مجهول .ولما ذكره بن حبان فی (الثقات) (6/50)) قال :كان يخطأ .وبه ضعف الهيثمی الحديث فی (مجمع الزوائد)(4/325)) . وعبد الله بن صالح كان كثير الغلط .وعبد الكريم جزم الطبرانی انه الجزری ، وهو بن مالک ، ذكر المزی فی (تهذيب الكمال) (18/253)) انه رأی انس بن مالک ولم يذكر له رواية عنه .والظاهر انه عبد الكريم بن رشيد ، ويقال :راشد .فقد ذكر المزی انه يروی عن انس وعن اسحاق بن اسيد و نقل توثيقه عن ابن معين و ابن حبان ونقل ابن حجر توثيقه عن ابن نمير . وقال النسائی :ليس به بأس (الفتاویٰ الحديثية للحوينی، ص ۴۰۰)

۲؎ عن معمر، عن أيوب قال :أشرف على النبی صلى الله عليه وسلم وأصحابه رجل من قری‌ش، من رأس تل فقالوا :ما أجلد هذا الرجل لو كان جلده فی سبيل الله؟ فقال النبی صلى الله عليه وسلم :أو ليس فی سبيل الله إلا من قتل؟ ثم قال :من خرج فی الأرض يطلب حلالا يكف به أهله فهو فی سبيل الله، ومن خرج يطلب حلالا يكف به نفسه فهو فی سبيل الله، ومن خرج يطلب التكاثر فهو فی سبيل الشيطان(مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۹۵۷۸)

حدثنا أيوب ، عن إبراهيم بن ميسرة ، أن أعرابيا طلع على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأعجبهم شبابه ، وقوته ، ونشاطه ، ونحو هذا ، فقالوا :لو كان شباب هذا ، ونشاطه ، وقوته فی سبيل الله فسمع ذلک رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : أو ما فی سبيل الله إلا من قاتل ، أو قال :غزا ؟ من سعى على والديه ليعفهما ففی سبيل الله ، ومن سعى على عياله يعفهم ففی سبيل الله ، ومن سعى على نفسه ليعفها فهو فی سبيل الله ، ومن سعى مكاثرا ففی سبيل الشيطان (البر والصلة للحسين بن الحرب، رقم الحديث ۱۵۱)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(وخرچہ) کے بارے میں سوال کیا جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے تھے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو اسراف (زیادتی) وبخل (وکوتاہی) کے بغیر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو، تو وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے (ابنِ ابی شیبہ)

معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ کا مفہوم وسیع ہے، بلکہ بعض احادیث میں اپنے گھر والوں پر جن کا نان ونفقہ واجب ہو، مثلاً ضرورت مند والدین، بیوی بچوں پر خرچ کرنا، سب سے افضل اجر کا باعث بتلایا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے بھی افضل بتلایا گیا ہے۔ [1]

اور احادیث میں علمِ دین حاصل کرنے کے لئے نکلنے کو بھی اللہ کا راستہ بتایا گیا ہے، اور بعض احادیث میں ایسے شخص کو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۶۴۷) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو علم کو طلب کرنے کے لئے نکلتا ہے، تو وہ واپس آنے تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے (ترمذی)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ (سنن ابن ماجة، رقم الحدیث ۲۲۷، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث ۶۴۷۲، ابن حبان، رقم الحدیث ۸۷، مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۳۰۹، ۳۱۰، السنن الکبریٰ للبیهقی، رقم الحدیث ۲۷۶) [3]

---

[1] عن أبی هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دينار أنفقته فی سبيل الله ودينار أنفقته فی رقبة، ودينار تصدقت به على مسكين، ودينار أنفقته على أهلك، أعظمها أجرا الذی أنفقته على أهلك (مسلم، رقم الحديث ۹۹۵ "۳۹")

[2] قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

[3] قال البوصيری: هذا إسناد صحيح احتج مسلم بجميع رواته (مصباح الزجاجة، ج ۱ ص ۳۱، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو میری اس مسجد میں صرف اس لیے آئے کہ بھلائی کی بات سیکھے یا سکھائے تو وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھے (ابنِ ماجہ، ابویعلیٰ، حاکم، ابنِ حبان، بیہقی)

اس طرح کی حدیث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

اور بعض احادیث میں حج کو بھی اللہ کا راستہ قرار دیا گیا ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال المنذری: رواه ابن ماجه والبيهقي وليس فی إسناده من ترک ولا أجمع علی ضعفه(الترغيب والترهيب، ج ا ص ٦٠، تحت رقم الحديث ١٤٦)

وقالحسين سليم أسد:إسناده صحيح(حاشية ابی يعلیٰ)

وقال شعيب الارنؤوط:إسناده حسن(حاشية ابن حبان)

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيعِ رُوَاتِهِ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً بَلْ لَهُ شَاهِدٌ ثَالِثٌ عَلَى شَرْطِهِمَا جَمِيعًا(تحت رقم الحديث ٣١٠)

وقال الذهبی: تابعه حيوة عن أبی صخر وهو علی شرطهما ولا أعلم له علة(تحت رقم الحديث ٣٠٩)

[1] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِی هَذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ لِيُعَلِّمَهُ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيلِ اللهِ، وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذَلِکَ مِنْ أَحَادِيثِ النَّاسِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ يَرَى مَا يُعْجِبُهُ وَهُوَ شَيْءٌ غَيْرُهُ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ٥٩١١)

قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الكبير، وفيه يعقوب بن حميد بن كاسب، وثقه البخاری وابن حبان، وضعفه النسائی وغيره، ولم يستندوا فی ضعفه إلا إلی أنه محدود، وسماعه صحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٥٠٠، باب فی فضل العالم والمتعلم)

[2] عن أنس بن سيرين قال :قلت :لعبد الله بن عمر......رجل أوصی بمال فی سبيل الله، أينفق منه فی الحج؟ قال :أما إنكم لو فعلتم كان من سبيل الله .قال :قلت :رجل تفوته ركعة مع الإمام فسلم الإمام، أيقوم إلی قضائها قبل أن يقوم الإمام؟ قال : كان الإمام إذا سلم قام .قلت: الرجل يأخذ بالدين أكثر من ماله، قال :لكل غادر لواء يوم القيامة عند استه علی قدر غدرته(مسند احمد، رقم الحديث ٥٠٩٦)

قال شعيب الارنؤوط:إسناده صحيح(حاشية مسند احمد)

عَنْ نَافِعٍ :أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيَّ وَجَعَلَ نَاقَةً فِی سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَيْسَ هَذَا زَمَانًا يُخْرَجُ إِلَى الْغَزْوِ، فَأَحْمِلُ عَلَيْهَا فِی الْحَجِّ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِی سَبِيلِ اللَّهِ (سنن الدرامی، رقم الحديث ٣٣٤٧)

فی حاشية سنن الدارمی:إسناده صحيح.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ سے بسا اوقات جہاد وقتال فی سبیل اللہ مراد ہوا کرتا ہے، لیکن احادیث میں اللہ کا راستہ بہت سے نیک کاموں کو بھی قرار دیا گیا ہے، اوران میں خرچ کرنے کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا یا اس سے بھی بڑھ کر قرار دیا گیا ہے۔

اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے کی حقیقت

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا حکم دینے کے بعد سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت میں فرمایا گیا کہ:

”وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ“

”اور تم نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف، اور اچھے عمل کرو، بے شک اللہ اچھے عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“

اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں مختلف احادیث میں ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ:

عَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ (بخاری، رقم الحديث ۴۵۱۶)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت کہ:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

”اور خرچ کرو تم اللہ کے راستہ میں، اور تم نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف“

یہ خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کو ترک کر کے تم اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کا سامان نہ کرو۔

اور روایات میں بھی اسی طرح کا مضمون مروی ہے۔[1]

چنانچہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

---

[1] نزلت فی النفقة أی فی ترک النفقة فی سبیل اللہ عز وجل وهذا الذی قاله حذیفة جاء مفسرا فی حدیث أبی أیوب (فتح الباری لابن حجر، ج۸، ص۱۸۵، قوله باب قوله وأنفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بأیدیکم إلی التهلكة)

قوله :(قال :نزلت فی النفقة) أی (تلقوا بأیدیکم إلی التهلكة) بأن لا تنفقوا فی الجهاد، أو تترکوه، فإنه أیضا هلكة (فیض الباری، ج۵، ص۲۰۷، باب قوله: وأنفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بأیدیکم إلی التهلكة وأحسنوا)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

وَإِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ، وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا، فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا : وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحِهَا، وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ (سنن الترمذی، رقم الحديث ۲۹۷۲، سنن ابی داوٗد، رقم الحديث ۲۵۱۲،باب فی قوله تعالی:وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَة) ؎۱

ترجمہ: اور یہ آیت ہم انصار کی شان میں نازل ہوئی تھی، جب اللہ نے اسلام کوعزت عطا فرمادی تھی، اوراسلام کی مدد کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی،تو ہم میں سے بعض نے بعض سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر موجودگی میں کہا کہ بے شک ہمارے مال ضائع ہوگئے ہیں،اور بے شک اللہ نے اسلام کوعزت عطا فرمادی ہے،اوراس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے،تو اگر ہم اپنے مالوں میں ٹھہر کراُن کی درستگی اوراصلاح کریں،تو بہتر ہے،تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری بات کورَد کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ.

”اورخرچ کروتم اللہ کے راستہ میں،اورتم نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف“

تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے اموال میں مگن رہیں اوران کی درستگی میں لگے رہیں اورغزوہ (یعنی جہادوقتال) کو چھوڑ دیں (ترمذی،ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا مضمون مروی ہے۔ ؎۲

؎۱ قال شعيب الارنؤوط:إسناده صحيح من جهة حيوة بن شريح (حاشية ابی داوٗد)

؎۲ حدثنا أبو كريب، قال :حدثنا مصعب بن المقدام، قال :حدثنا إسرائيل، عن طارق بن عبد الرحمن، عن قيس بن أبی حازم، عن المغيرة، قال :بعث عمر جيشًا فحاصروا أهل حصن، وتقدم رجل من بجيلة، فقاتل، فقُتِل، فأكثر الناس فيه يقولون :ألقى بيده إلى التهلكة !قال :فبلغ ذلک عمر بن الخطاب رضی الله عنه، فقال :كذبوا، أليس الله عز وجل يقول ":ومن الناس من يشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رء وف

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور حضرت ضحاک بن ابی جبیرہ یا جبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَتَصَدَّقُوْنَ، وَيُعْطُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى أَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ، فَأَمْسَكُوْا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ٥٧٠٩، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ٩٧٠) ؎

ترجمہ: انصار صدقہ دیا کرتے تھے، اور جتنا اللہ چاہتا تھا، وہ صدقہ دیتے تھے، پھر اُن کو کچھ غربت لاحق ہوگئی، تو انہوں نے صدقہ کرنا چھوڑ دیا، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.

"اور خرچ کرو تم اللہ کے راستہ میں، اور تم نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف، اور اچھے عمل کرو، بے شک اللہ اچھے عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے" (ابنِ حبان، طبرانی)

مطلب یہ کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کو ترک کرنا اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

اور حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا عُمَارَةَ : وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، أَهُوَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فَيُقَاتِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ هُوَ الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ، فَيَقُوْلُ: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ هٰذَا (مستدرک حاکم، رقم

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بالعباد "؟ (تفسير طبرى، سورة البقرة، تحت رقم الآية ٢٠٧)

وروى بن جرير وبن المنذر بإسناد صحيح عن مدرك بن عوف قال إنى لعند عمر فقلت إن لى جارا رمى بنفسه فى الحرب فقتل فقال ناس ألقى بيده إلى التهلكة فقال عمر كذبوا لكنه اشترى الآخرة بالدنيا (فتح البارى لابن حجر، ج٨، ص١٨٥، قوله باب قوله وأنفقوا فى سبيل الله ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة)

؎ قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الكبير والأوسط وزاد :(وأحسنوا إن الله يحب المحسنين) ورجالهما رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ١٠٨٤٨، باب سورة البقرة)

وقال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على مسلم غير صحابيه، فقدروى له أصحاب السنن وقد سماه المصنف هنا وفى الثقات ٣/١٩٩، الضحاك بن أبى جبيرة، وقال :له صحبة (حاشية ابن حبان)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

الحدیث ۳۰۸۹) [1]

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت براء سے عرض کیا کہ اے ابوعمارہ! یہ آیت کہ:

وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

''اورتم نہ ڈالواپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف''

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دشمن سے ملاقات کرے، اور قتال کرے، یہاں تک کہ قتل ہوجائے، حضرت براء نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی گناہ کرے، پھر وہ یہ کہے کہ اللہ میرا یہ گناہ معاف نہیں کرے گا (حاکم)

اور حضرت سماک بن حرب سے روایت ہے کہ:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ : وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ؛ قال : كَانَ الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُوْلُ : لَا يُغْفَرُ لِيْ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحدیث ۱۳۲) [2]

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول:

وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

''اورتم نہ ڈالواپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف''

کے بارے میں فرمایا کہ (کوئی) آدمی گناہ کرکے یہ کہتا تھا کہ میری مغفرت نہیں ہوگی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ.

''اورخرچ کروتم اللہ کے راستہ میں، اورتم نہ ڈالواپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی طرف، اوراچھے عمل کرو، بے شک اللہ اچھے عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' (طبرانی)

---

[1] قال الحاكم: حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.
وقال الذهبی فی التلخیص: علی شرط البخاری ومسلم.

[2] قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الكبير والأوسط، ورجالهما رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۰۸۴۹، باب سورة البقرة)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کے بعد اپنی مغفرت وتوبہ کی قبولیت سے مایوس ہو جانا بھی اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

مذکورہ احادیث کے اندر مذکورہ مختلف واقعات میں کوئی ٹکراؤ نہیں، کیونکہ اس آیت میں مذکورہ تمام چیزوں کا احتمال موجود ہے۔ [1]

بلکہ بعض حضرات کے بقول اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اتنی زیادہ مقدار میں صدقہ، خیرات کرے، کہ اپنے یا بیوی بچوں کے ضروری حقوق بھی متاثر ہو جائیں، یا ایسے موقعہ پر جہاد کرے جب اپنی ہلاکت یقینی ہو، اور دشمنوں کی ہلاکت ونقصان کی امید نہ ہو، کیونکہ شریعت ایسے مواقع پر صلح وغیرہ کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ معارف القرآن میں ہے کہ:

> بعض حضرات نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں حد سے تجاوز کرنا کہ بیوی بچوں کے حقوق ضائع ہو جائیں، یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، ایسا اسراف جائز نہیں۔
>
> بعض حضرات نے فرمایا کہ ایسی صورت میں قتال کے لئے اقدام کرنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، جبکہ یہ اندازہ ظاہر ہے کہ دشمن کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، خود ہلاک ہو جائیں گے ایسی صورت میں اقدامِ قتال اس آیت کی بناء پر ناجائز ہے، اور جصاص کے فرمانے کے مطابق یہ سب ہی احکام اس آیت سے مستفاد ہوتے ہیں (معارف القرآن عثمانی، جلد ۱، صفحہ ۴۷۷) [2]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

---

[1] فإذ كانت هذه المعانى كلها يحتملها قوله ":ولا تُلقوا بأيديكم إلى التهلكة "ولم يكن الله عز وجلّ خصَّ منها شيئًا دون شىء ، فالصواب من القول فى ذلك أن يقال :إن الله نهى عن الإلقاء بأيدينا لما فيه هلاكنا، والاستسلام للهلكة -وهى العذاب -بترك ما لزمنا من فرائضه، فغيرُ جائز لأحد منا الدخول فى شىء يكرهه الله منا، مما نستوجب بدخولنا فيه عَذابَه (تفسير الطبرى، سورة البقرة، تحت رقم الآية ١٩٥)

[2] فأخبر أبو أيوب أن الإلقاء بالأيدى إلى التهلكة هو ترك الجهاد فى سبيل الله وأن الآية فى ذلك نزلت وروى مثله عن ابن عباس وحذيفة والحسن وقتادة ومجاهد والضحاك وروى عن البراء بن عازب وعبيدة السلمانى الإلقاء بالأيدى إلى التهلكة هو اليأس من المغفرة بارتكاب المعاصى وقيل هو الإسراف فى الإنفاق حتى لا يجد ما يأكل ويشرب فيتلف وقيل هو أن يقتحم الحرب من غير نكاية فى العدو وهو الذى تأوله القوم الذى أنكر عليهم أبو أيوب وأخبر فيه بالسبب وليس يمتنع أن يكون جميع هذه المعانى مرادة بالآية لاحتمال اللفظ لها وجواز اجتماعها من غير تضاد ولا تناف (احكام القرآن للجصاص، سورة البقرة، تحت رقم الآية ١٩٥)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

درسِ حدیث　مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ　P

انگور، کھجور ودیگر اشیاء کے نبیذ، جوس ومشروب کا حکم (قسط۲)

نبی ﷺ کا تازہ نبیذ نوش اور باسی نبیذ سے پرہیز فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكٰى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً (مسلم) [1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ کے لئے ایک (چمڑے کے) مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے اور اس مشکیزے کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے تھے اور اس مشکیزے میں نیچے سے (پانی لینے کے لئے ٹونٹی نما) سوراخ تھا، صبح کو ہم نبیذ بھگوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو پی لیتے اور شام کو نبیذ بھگوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو پی لیتے تھے (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ شام سے صبح یا صبح سے شام تک کا وقت گزرنے پر پانی میں میوہ جات (کشمش، کھجور وغیرہ) کا اثر اچھے طریقہ پر منتقل ہوجاتا تھا، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مشروب کو نوش فرمالیتے تھے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ، وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ (مسلم) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے شروع میں نبیذ (یعنی میوے کا مشروب) تیار کیا جاتا تھا، جس کو آپ اُس دن صبح ہونے پر نوش فرماتے تھے، اور آنے والی

---

[1] رقم الحدیث ۲۰۰۵ "۸۵" کتاب الاشربۃ، باب إباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا.

[2] رقم الحدیث ۲۰۰۴ "۷۹" کتاب الاشربۃ، باب إباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(یعنی اگلی) رات میں بھی نوش فرماتے تھے، اور اگلے دن بھی، اور اس کے بعد والی (یعنی تیسری) رات کو بھی، اور اس سے اگلے (یعنی تیسرے) دن عصر تک اس کو نوش فرماتے تھے، پھر اگر اس کے بعد بھی اس میں سے کچھ باقی رہ جاتا تھا، تو خادم کو پلا دیتے تھے، یا اس کو پھینکنے کا حکم فرما دیتے تھے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ ، فَيَشْرَبُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۵۳۹۶) [۱]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا، جس کو آپ (بننے کے بعد) پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن دوپہر تک پیا کرتے تھے (ابن حبان)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبُ نَبِيذًا فَوْقَ ثَلَاثٍ (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۰۷۰۹، ج۱۰ص۲۹۴) [۲]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تیار شدہ) نبیذ کو تین دن سے زیادہ نوش نہیں فرمایا کرتے تھے (طبرانی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فریج وغیرہ جیسی چیزیں نہیں تھیں، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تکلفات تھے، اور حسبِ موسم جب تیار شدہ نبیذ کو دو تین دن کا عرصہ گزر جاتا تھا، اور آپ کو اس میں کچھ گاڑھا پن، تغیر یا بُو محسوس ہونے لگتی تھی، یا وہ نیچے تلچھٹ کا گاڑھا حصہ باقی رہ جاتا تھا، جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پسند نہیں فرماتی تھی، تو آپ اس نبیذ کو نوش نہیں فرماتے تھے، بلکہ اگر خادم اس کو پسند کرتا، تو اس کو دے دیتے، ورنہ اس کو پھینک دیا کرتے تھے۔ [۳]

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية ابن حبان)

[۲] قال الهيثمى: رواه الطبرانى ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۶۴، باب فيمن يشرب من العصير الحلو ونحوه)

[۳] ثم سقاه الخادم. وفي الرواية الأخرى) :(المساء ، ثم أمر به فاريق ، وظاهر هاتين الروايتين : أنهما مرَّتان . فأما الأولى : فإنَّه لم يظهر فيه ما يقتضى إراقته ، وإتلافه ، لكن اتَّقاه فى خاصَّة نفسه أخذًا بغاية الورع ، وسقاه الخادم ؛ لأنَّه حلال جائز ، كما قال فى أجرة الحجَّام (المفهم للقرطبى، كتاب الأشربة، ومن باب كم المدة التى يشرب إليها النبيذ)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور اگر زیادہ عرصہ گزرنے کے باعث تغیر پیدا ہونے سے اس میں کچھ نشہ یا نشہ کے کچھ ابتدائی درجات وآثار پیدا ہونا شروع ہوجاتے تو بھی آپ اس کو استعمال نہیں فرماتے تھے، بلکہ اگر کچھ بچا ہوا ہوتا، تو اس کو ضائع کردیتے تھے۔

تین دن کی قید ہر موسم اور ہر جگہ یا ہر مشروب کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس کا دارومدار اس میں تغیر پیدا ہونے، خراب ہونے یا نشہ آور ہونے یا نشہ کے ابتدائی درجات کے پیدا ہونے پر ہے، لیکن جب تک یہ شراب بن کر نشہ آور نہ ہو، اس وقت تک اس کا استعمال حرام نہیں کہلاتا، اگرچہ متغیر وخراب ہونے پر مکروہ قرار دیا سکتا ہے۔ [1]

آج کل جو بازار میں مختلف کمپنیوں کی طرف سے تیار شُدہ مختلف، میووں، غلوں یا پھلوں وغیرہ کے غیر نشہ آور جوس ومشروب دستیاب ہوتے ہیں، اُن کو اس انداز میں بنایا جاتا یا ان میں ایسی چیز شامل کردی جاتی ہے کہ وہ کافی عرصہ گزرنے کے بعد بھی متغیر اور خراب نہیں ہوتے، یا ان سے نشہ آور ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کا جوہر الگ کرلیا جاتا ہے، اس لئے ایسے غیر نشہ آور جوس ومشروب کا زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی استعمال جائز ہے۔

---

[1] لیکن بعض فقہاء حضرات تین دن سے زیادہ کے نبیذ کو متغیر ہونے کے بعد ممنوع یا مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(سقاه الخادم) : لكونه درديا لا لكونه مسكرا (أو أمر به) : أى بالمنبوذ الباقى (فصب) : بصيغة المجهول أى : كب لمخافة التغير، أو إذا بلغ حد الإسكار، فأو للتنويع لا للشك .قال المظهر :إنما لم يشربه -صلى الله عليه وسلم -لأنه كان درديا ولم يبلغ حد الإسكار، فإذا بلغ صبه، وهذا يدل على جواز شرب المنبوذ ما لم يكن مسكرا، وعلى جواز أن يطعم السيد مملوكه طعاما أسفل ويطعم هو طعاما أعلى .قال النووى : وحديث عائشة ينبذه غدوة فيشربه عشاء لا يخالف هذا الحديث لأن الشرب فى اليوم لا يمنع من الزيادة وقيل :لعل حديث عائشة -رضى الله تعالى عنها -كان فى زمن الحر حيث يخشى فساده، وحديث ابن عباس -رضى الله تعالى عنهما -فى زمان يؤمن فيه التغير قبل الثلاث، وقيل :حديثها محمول على نبيذ قليل يفرغ منه فى يومه، وحديثه على كثير لا يفرغ منه فى يوم (مرقاة المفاتيح، ج۷ص۲۷۵۶، كتاب الاطعمة، باب النقيع والأنبذة)

قال المظهرى :وإنما لم يشربه لأنه كان رديئا ولم يبلغ حد الإسكار فإذا بلغ صبه وهو يدل على جواز شرب المنبوذ ما لم يكن مسكرا وعلى جواز أن يطعم السيد مملوكه طعاما أسفل ويطعم هو أعلى ولا يخالف، هذا حديث عائشة نبذه غدوة فيشربه عشيا لأن الشرب فى يوم لا يمنع من الزيادة أو لعل حديث عائشة كان فى زمان الحر حيث يخشى فساده وحديث ابن عباس فى زمان يؤمن فيه التغير بل الثلاث، وقال النووى :هو على اختلاف حالين إن ظهر فيه شدة صبه وإن لم يظهر شدة سقاه الخدم لئلا يكون فيه إضاعة مال وإنما تركه

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانا

بعض احادیث میں ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے، مثلاً یہ کہ کشمش اور کھجور، یا پکی اور کچی کھجور، یا کھجور اور گندم، یا گندم اور جو، وغیرہ جمع کر کے ایک ساتھ نبیذ بنایا جائے، اور اسی کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی چیز کا نبیذ بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ [۱]

چنانچہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ (بخاری) [۲]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ پکی وکچی کھجور کو جمع کر کے اور کھجور وکشمش کو جمع کر کے نبیذ بنایا جائے، اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک چیز (مثلاً پکی یا کچی کھجور،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

هو تنزها (ارشاد الساری لشرح صحيح البخاری للقسطلانی، ج۸، ص ۳۲۱، باب نقيع التمر ما لم يسكر)

فيه جواز شرب النبيذ مادام حلواً ولم يتغير ولم يغل ، وجواز الانتباذ ، ولاخلاف فى هذا وأنه بعد ثلاث يخشى تغيره ولايومن أن تداخله داخلة فتحرى النبى (صلى الله عليه وسلم) ذلک بعد ذلک ولم يشربه وسقاه غيره ، كراهية ما لعله يوجد فيه من رائحة لا أنه مسكر ، إذا لو كان مسكرا لما سقاه الخادم ولاغيره ، كما لم يشربه هو (إكمال المعلم شرح صحيح مسلم -للقاضى عياض، ج۶، ص ۴۴۲، باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا)

قال الحنابلة وغيرهم :لا يكره إذا كانت مدة الانتباذ قريبة أو يسيرة، وهي يوم وليلة .أما إذا بقى النبيذ مدة يحتمل فيها إفضاؤه إلى الإسكار، فإنه يكره، ولا يثبت التحريم عند المالكية والشافعية إلا بالإسكار، فلم يعتبروا المدة أو الغليان. ولا يثبت التحريم عند الحنابلة ما لم يغل العصير، أو تمض عليه مدة ثلاثة أيام بلياليها .وإن طبخ العصير أو النبيذ قبل فورانه واشتداده، أو قبل أن تمضى عليه ثلاثة أيام حتى صار غير مسكر كالدبس، ونحوه من المربيات، وشراب الخروب، فهو مباح، لأن التحريم إنما ثبت فى المسكر، فبقى ما عداه على أصل الإباحة . واستدلوا بحديث ابن عباس (أن النبى صلى الله عليه وسلم كان ينقع له الزبيب، فيشربه اليوم والغد وبعد الغد إلى مساء الثالثة، ثم يأمر به فيسقى أو يهراق) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۲۰، مادة "اشربة")

[۱] ج -الخليطان:

الخليطان شراب خلط عند النبذ أو الشرب من ماء الزبيب والتمر، أو بسر مع رطب، أو تمر وحنطة مع شعير، أو أحدهما مع تين(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹ ص ۲۶۰، مادة"خل")

[۲] رقم الحديث ۵۶۰۲، كتاب الاشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا، وأن لا يجعل إدامين فى إدام،مسلم، رقم الحديث ۱۹۸۸ "۲۴" .

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

یا کشمش) کا علیٰحدہ علیٰحدہ نبیذ بنایا جائے (بخاری، مسلم)

اورحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا، أَوْ تَمْرًا فَرْدًا، أَوْ بُسْرًا فَرْدًا (مسلم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی نبیذ بنا کر پیئے، تو وہ کشمش کا نبیذ الگ بنا کر پیئے، یا پکی کھجور کا نبیذ الگ بنا کر پیئے، یا کچی کھجور کا نبیذ الگ بنا کر پیئے (مسلم)

اس طرح کی احادیث حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [2]

مذکورہ احادیث کے پیشِ نظر بعض فقہائے کرام نے فرمایا کہ اس طرح ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے کے منع کرنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ ان کے جمع ہونے سے نبیذ میں جلدی تغیر پیدا ہوجاتا ہے، اور اس میں نشہ کی کیفیت پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، لہٰذا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص برتنوں

---

[1] رقم الحدیث ۱۹۸۷ "۲۲"، کتاب الاشربة، باب کراھة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین.

[2] حدثنا جابر بن عبد الله الأنصاری، أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یخلط الزبیب والتمر، والبسر والتمر (مسلم، رقم الحدیث ۱۹۸۶ "۱۶، ۱۷")

عن أبی هریرة، قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الزبیب والتمر، والبسر والتمر، وقال: ینبذ کل واحد منهما علی حدته (مسلم، رقم الحدیث ۱۹۸۹ "۲۶")

عن ابن عباس، قال: نهی النبی صلی الله علیه وسلم أن یخلط التمر والزبیب جمیعا، وأن یخلط البسر والتمر جمیعا، وکتب إلی أهل جرش ینهاهم عن خلیط التمر والزبیب (مسلم، رقم الحدیث ۱۹۹۰ "۲۷")

عن ابن عمر، أنه کان یقول: قد نهی أن ینبذ البسر والرطب جمیعا، والتمر والزبیب جمیعا (مسلم، رقم الحدیث ۱۹۹۱ "۲۸")

عن النجرانی، قال: قلت لعبد الله بن عمر: إنا بأرض ذات تمر وزبیب، فهل یخلط التمر والزبیب فننبذهما جمیعا؟ قال: لا، قلت: لم؟ قال: إن رجلا سکر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم، فأتی به النبی وهو سکران، فضربه، ثم سأله عن شرابه، قال: شربت نبیذا، قال: أی نبیذ؟ قال: نبیذ تمر وزبیب، قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: لا تخلطوهما، فإن کل واحد منهما یکفی وحدهُ (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۲۴۴۸۹، فی الخلیطین من البسر والتمر والزبیب، من نهی عنه)

Idara Ghufran

میں ابتداءً نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا، اسی طرح دو چیزوں کو جمع کرکے نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔ ؎۱
یا پھر اسراف اور فضول خرچی لازم آنے کی وجہ سے اُس زمانہ میں منع فرمایا، جبکہ مسلمان تنگ دستی کی حالت میں تھے، اور اس وقت دوسرے تنگ دست مسلمانوں کی مدد کی ضرورت تھی، کہ کہیں ایک شخص تو مخلوط ومرکب یعنی کئی چیزوں کا نبیذ استعمال کرے، اور اس کے ضرورت مند پڑوسی محروم رہیں، لہٰذا اس کے بجائے مناسب یہ ہے کہ ایک چیز کا تو خود نبیذ بنا کر استعمال کرے، اور دوسری چیز ضرورت منداور تنگ دست مسلمان کو دے دے۔

اور اگر اس طرح کی کوئی خرابی لازم نہ آئے، مثلاً اس میں نہ تو تغیر پیدا ہو، اور نہ وہ نشہ آور بنے، اور نہ ہی فضول خرچی واسراف اور کسی کی حق تلفی لازم آئے، تو پھر حنفیہ کے نزدیک ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کرکے نبیذ بنانے اور استعمال کرنے میں حرج نہیں، اگرچہ احادیث پر عمل کے زیادہ لائق اور اختلاف سے بچنے اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ نبیذ مختلف چیزوں کو جمع کرکے بنانے کے بجائے، تنہا کسی ایک چیز کا ہی بنا کر استعمال کیا جائے۔ ؎۲

؎۱ ولوسلم فهو غيرمضر لنا، لان النهى على هذا يكون من باب النهى عن الانتباذ فى الحنتم، والدباء، والمزفت، ويكون منسوخا كالنهى عن الانتباذ فى الظروف المذكورة (اعلاء السنن، ج۱۷، ص ۱۱۸۳، كتاب الاشربة، باب اباحة الخليطين)

؎۲ والعلة فيه إما توقع الإسكار بالاختلاط، وإما تحقق الإسكار بالكثير، وإما الإسراف والشره، والتعليل بالإسراف مبين فى حديث النهى عن القرآن فى التمر، هذا والتمرتان نوع واحد فكيف بالتعدد؟(عمدة القارى للعينى، ج۲۱ ص۱۸۳، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا وأن لا يجعل إدامين فى إدام)

وإنما نهى عنه لتسارُعِ الفساد فيه، فالنهى فيه لسدِّ الذرائع(فيض البارى، ج۶ص۱۰، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا وأن لا يجعل إدامين فى إدام)

وقوله (محمول على الشدة وكان ذلك فى الابتداء) يعنى أن النهى عن الجمع بين التمر والزبيب كان فى الابتداء فى وقت كان بين المسلمين ضيق وشدة فى أمر الطعام لئلا يجمع بين الطعامين ويترك جاره جائعا بل يأكل أحدهما ويؤثر بالآخر على جاره، ثم لما وسع الله على عباده النعم أباح الجمع بين النعمتين(العناية شرح الهداية، ج۱۰ ص۱۰۰، ۱۰۱، كتاب الاشربة)

مقصود من قال اذا يحل كل واحد منفرداً فلايحرم مجتمعاً، ان الاجتماع بين الحلالين ليس من اسباب الحكم بالكراهة اذا لم يعتبر معه امر آخر، فلابد من ملاحظة ذلك الامر، كمايلاحظ فى جمع الاختين انه سبب لقطعية الرحم، وهذا طريقة مسلوكة بين الفقهاء الذين وفقهم تعالىٰ بفضله فهم الحكم والعلل للاحكام، فلاينبغى ان يجترىء غيرهم عليم (بذل المجهود، ج۱۶، ص۳۸، وص۳۹، كتاب الاشربة، باب فى الخليطين)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

البتہ بہت سے دیگر فقہائے کرام مخلوط ومرکب یعنی اس طرح ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے کو مکروہ تنزیہی جبکہ بعض حرام قرار دیتے ہیں۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وحدثنا عبد الباقي بن قانع قال حدثنا المعمرى قال حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب قال حدثنا عمر قال حدثني عطاء بن أبي ميمونة عن أنس بن مالك عن أم سليم وأبي طلحة أنهما كانا يشربان نبيذ الزبيب والتمر يخلطانه فقيل له يا أبا طلحة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا فقال إنما نهى عنه للعوز في ذلك الزمان كما نهى عن الإقران(احكام القرآن جصاص، ج۴ص ۱۲۶، باب تحريم الخمر)

قال :حدثنا يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة، عن أبي إسحاق، عن عقبة بن زياد، قال :سقاني ابن عمر رضى الله عنهما شربة فما كدت أهتدى إلى أهلي، فرجعت إليه من الغد فذكرت له ذلك فقال :ما زدناك على عجوة وزبيب (كتاب الآثار،لابى يوسف، رقم الحديث ۱۰۰۱)

۱؎ ملحوظ رہے کہ امام نووی وغیرہ نے مرکب ومخلوط نبیذ کے مکروہِ تنزیہی ہونے کے قول کو جمہور کی طرف منسوب کیا ہے،اور شیخین (یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف) کے غیر مکروہ قرار دینے کے قول کو احادیث کے خلاف قرار دیا ہے، حالانکہ نشہ آور یا متغیر ہونے کی صورت میں حنفیہ بھی منع فرماتے ہیں، اور جواز ومباح یا غیر مکروہ ہونے کا قول اسی صورت تک محدود رکھتے ہیں، جبکہ اس قسم کے خدشات سے محفوظ ہو، لہٰذا شیخین (یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف) پر یہ الزام بظاہر درست معلوم نہیں ہوتا، ورنہ تو کراہتِ تنزیہی کے قول پر بھی ایک حیثیت سے اعتراض وارد ہوسکتا ہے، کیونکہ کراہتِ تنزیہی کا ارتکاب بھی گناہ نہیں ہوتا، اور اہلِ علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ کراہتِ تنزیہی اور جواز کے مابین زیادہ تفاوت نہیں ہوا کرتا۔

قال أصحابنا وغيرهم من العلماء سبب الكراهة فيه أن الإسكار يسرع إليه بسبب الخلط قبل أن يتغير طعمه فيظن الشارب أنه ليس مسكرا ويكون مسكرا ومذهبنا ومذهب الجمهور أن هذا النهى لكراهة التنزيه ولايحرم ذلك مالم يصر مسكرا وبهذا قال جماهير العلماء وقال بعض المالكية هو حرام وقال أبوحنيفة وأبو يوسف في رواية عنه لاكراهة فيه ولابأس به لأن ما حل مفردا حل مخلوطا وأنكر عليه الجمهور(شرح النووى على مسلم، ج۱۳ ص ۱۵۴، كتاب الاشربة،باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين)

شرب الخليطين والمنصف إذا لم يصر مسكرا ليس بحرام لكن يكره فالخليطان ما نقع من بسر أو رطب أو تمر أو زبيب والمنصف ما نقع من تمر ورطب وسبب الكراهة أن الإسكار يسرع إليه بسبب الخلط قبل أن يتغير طعمه فيظن الشارب أنه ليس مسكرا وهو مسكر(المجموع شرح المهذب، ج۲ ص ۵۶۶،باب ازالة النجاسة)

أ -الخليطان:

ذهب المالكية إلى تحريم الخليطين من الأشياء التي من شأنها أن تقبل الانتباذ، كالبسر والرطب، والتمر والزبيب ولو لم يشتدا، لأن الرسول صلى الله عليه وسلم (نهى أن ينبذ الرطب والبسر جميعا) . والنهى يقتضي التحريم، إذا لم يكن هناك قرينة تصرفه إلى غير ذلك كالكراهة .أى أخذا بظاهر هذا الحديث وغيره يحرم الخليطان، وإن لم يكن الشراب منهما مسكرا سدا للذرائع. وقال الشافعية :يكره من غير المسكر :المنصف، وهو ما يعمل من تمر ورطب، والخليط :وهو ما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ آج کل جو بازاروں میں مختلف قسم کے ایک سے زیادہ اشیاء کے مرکب جوس ومشروبات تیارشدہ ملتے ہیں، اور مختلف پھلوں اور میووں کے تازہ جوس ومشروبات بھی بنا کر استعمال کرنے کا رواج ہے، تو حنفیہ کے نزدیک اس طرح کے مرکب نبیذ اور جوس کا استعمال جائز ہے، جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(جاری ہے..........)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

یعمل من بسر ورطب، لأن الإسكار يسرع إلى ذلک بسبب الخلط قبل أن يتغير، فيظن الشارب أنه ليس بمسكر، ويكون مسكرا، فإن أمن سكره ولم تكن فيه شدة مطربة فيحل .

وقال الحنابلة :يكره الخليطان، وهو أن ينبذ فى الماء شيئان، لأن النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الخليطين وعن أحمد :الخليطان حرام، قال القاضى :يعنى أحمد بقوله " :هو حرام ."إذا اشتد وأسكر، وهذا هو الصحيح إن شاء الله، وإنما نهى النبى صلى الله عليه وسلم لعلة إسراعه إلى السكر المحرم، فإذا لم يوجد لم يثبت التحريم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۱۹،۲۰، مادة"اشربة")

قلت: ان القول بكراهة التنزيه، كما اختاره النووى، يجمع به بين الروايات جمعاً حسناً، فماورد فى ذلک من اثبات الخلط محمول على الاباحة، واحاديث الباب محمولة على كراهة التنزيه، وذلک خوفاً من الاسراع الى الاسكار، وان المكروه تنزيها قسم من المباحات، والله سبحانه اعلم (تكملة فتح الملهم، كتاب الاشربة، ج۳، ص ۵۱۵)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین　　(جنت اوراس کی بہاریں: قسط۱۸)　　مفتی محمد امجد حسین

جنت کے قرآنی مناظر

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ، تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ (سورہ الرعد، آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس کے میوے اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے (سورہ رعد)

آیت میں بالکل واضح طور پر ایمان اور کفر دونوں راستوں کا آخری نتیجہ بتلادیا گیا ہے، ایک کے نتیجے میں دائمی، سکون وراحت، سکھ واطمینان، انعام واکرام، جنت میں جانے کی صورت میں، حاصل ہوں گے، جبکہ دوسرے کا نتیجہ ناکامی، نامرادی، مستقل دکھ اور عذاب، ہمیشہ کی آفت، اور مصیبت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَظِلُّهَا

جنت کی ہر نعمت، ہر حالت دائمی اور مستقل ہوگی، فانی دنیا کی عارضی نعمتوں اور وقتی راحتوں کو ان سے کیا نسبت؟　چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہ دنیا اے دوستو! ایک جھولے کی سواری ہے　　اترنا، اور چڑھنا، اس میں سب کا باری باری ہے
یہاں کا ہر دکھ ہر نعمت، ہر آفت، ہر راحت　　یوں سمجھو کہ اک امرِ اعتباری ہے

جنت اوراس کی نعمتوں میں دو عجیب اور عظیم صفتیں اور خصوصیتیں پائی جاتی ہیں، ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ایک ان میں بقا کی صفت ہونا، جنت کی کوئی نعمت، کوئی حالت زوال آشنا اور فنا پذیر نہ ہوگی، درخت پر کوئی پھل اور کوئی میوہ ایسا نہ ہوگا کہ توڑنے، کاٹنے، کھانے، برتنے اور استعمال کرنے سے ختم ہوجائے، بلکہ کچھ یوں حال ہوگا کہ مثلاً سیب کے درخت کی کسی شاخ سے جو سیب توڑا، تو توڑنے کے باوجود، وہاں دوسرا سیب آن موجود ہوگا، سو دفعہ، ہزار دفعہ اور بے شمار دفعہ کسی جگہ اور کسی موقعہ کی کوئی نعمت برتنے، اور

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

استعمال کرنے کے باجود اس جگہ سے وہ نعمت، وہ چیز ناپید اور نابود نہ ہوگی۔

دنیا کی مادی چیزوں، عنصری اشیاء، میں یہ صفت نہیں، جو چیز برت لی، وہ ختم ہوجاتی ہے، تو جنت میں ایسا نہ ہوگا، وہاں کوئی چیز برتنے سے فنا اور زائل نہ ہوگی۔ ۱

دنیا میں مادی اور عنصری چیزوں میں تو نہیں، البتہ غیر مادی چیزوں میں اس کا نمونہ اور نظیر موجود ہے، جس سے جنت کی نعمتوں کی یہ خصوصیت اور خاصیت سمجھ میں آ سکتی ہے، مثلاً کوئی کتاب ہے، اس کو جو کوئی پہلی دفعہ پڑھے گا، تو اس کتاب میں جو کچھ ذخیرہ معلومات اور معانی ومطالب، کتاب کی تحریر کے پیچھے، اور الفاظ کے اندر مخفی وموجود ہیں، مطالعہ کرنے والے کو یہ معلومات یہ علوم حاصل ہوجائیں گے، اب باوجودیکہ پڑھنے والے کے حافظہ اور دماغ میں، معلومات کا، علم کی باتوں کا ایک ذخیرہ، اس کتاب کے الفاظ سے نکل کر منتقل ہوگیا، حاصل ہوگیا، جس سے اس کا دل ودماغ، ذہن وحافظہ اس کتاب کے مطالعہ سے پہلے خالی تھا، لیکن کتاب کے الفاظ وتحریر میں کوئی کمی نہیں آئی، حالانکہ کتاب کے الفاظ وکلمات اور تحریر کے اندر جو کچھ، علم ومعلومات تھیں، پوری پوری اس کے دماغ میں منتقل ہوگئیں، لیکن یہاں نہ کوئی حرف مٹا، نہ کوئی جملہ وپیراگراف گھِسا، نہ اس کی تحریر ولکھائی، اور نقوش پھیکے اور مدہم پڑے، اس طرح اس کتاب سے سو آدمی یا ہزار، یا لاکھ، یا لاکھوں آدمی بھی مستفید ہوں، اس کا مطالعہ کر کے کتاب کے سارے، علم و معلومات کو اخذ کرلیں، ہضم کرلیں، اپنے دماغ کو اس کتابی علم سے بھرلیں، تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کم یا زیادہ استعمال سے، جو کہ ہر شخص کے حق میں، اس کتاب کا پورا پورا اور بھرپور استعمال ہے، کتاب

---

۱ (أکلھا)ای ثمرھا دائِمٌ لا ینقطع، اخرج البزار والطبرانی عن ثوبان انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا ینزع رجل من اھل الجنة ثمرھا الا أعید فی مکانھا مثلھا، وفی ھذه الایة والحدیث رد علی الجھمیة حیث قالوا ان نعیم الجنة یفنی وَظِلُّھا ای وظلھا کذلک لا ینسخ کما ینسخ فی الدنیا بالشمس، اخرج البیھقی عن شعیب بن الجیحان قال خرجت انا وابو العالیة الریاحی قبل طلوع الشمس فقال نبّئت ان الجنة ھکذا ثم تلا وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ...تِلْکَ ای الجنة الموصوفة بما ذکرنا عُقْبَی الَّذِینَ اتَّقَوْا ای جزاؤھم او مالھم ومنتھی أمرھم وَعُقْبَی الْکَافِرِینَ النَّارُ ، ان کان العقبی بمعنی الجزاء فاستعماله ھاھنا علی سبیل الاستعارة -کما فی قوله تعالی: ھَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ ما کانُوا یَفْعَلُونَ ،وفَبَشِّرْھُمْ بِعَذابٍ أَلِیمٍ(تفسیر المظھری، سورة الرعد، تحت رقم الآیة ۳۵)

وقوله: أکلھا دائم وظلھا أی فیھا الفواکه والمطاعم والمشارب لا انقطاع ولا فناء ، وفی الصحیحین من حدیث ابن عباس فی صلاة الکسوف، وفیه قالوا: یا رسول الله رأیناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا، ثم رأیناک تکعکعت، فقال: إنی رأیت الجنة، أو أریت الجنة -فتناولت منھا عنقودا، ولو أخذته لأکلتم منه ما بقیت الدنیا(تفسیر ابن کثیر، سورة الرعد، تحت رقم الآیة ۳۵)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کی تحریر یا لکھت ونقوش میں کوئی کمی پیدا ہوگئی؟ ظاہر ہے کہ نہیں، کتاب کے علاوہ یہی حال ایک صاحبِ علم کا بھی ہے، اس کے سینے میں اس کے آئینۂ قلب، اور لوحِ دماغ پر جتنے علوم ومعلومات محفوظ ہیں، وہ ہزاروں لوگوں کو سکھائے، پڑھائے، سنائے، اس طرح اپنے اندر محفوظ علوم کا خزینہ ودفینہ پورا پورا، ایک ایک شخص کو، اور ہر ہر شخص کو منتقل کرے، لیکن کیا اس کے باطن میں جو علوم محفوظ ہیں، وہ اس کثرتِ استعمال اور اس برتاؤ، سے ختم ہوجائیں گے؟ اگر نہیں، تو پھر سمجھ لو کہ دنیا میں ان غیر مادی اشیاء (جیسے کہ علم ہے) کا جو حال ہے، جنت میں حسی اور جوہری اشیا میں بھی اللہ تعالیٰ یہی صفت یہی حالت، اور ایسی شان پیدا فرمادیں گے، آخر دنیا کی ان غیر مادی اشیاء میں بھی تو یہ کیفیت اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے، جو اس صفت میں ان لطیف اور غیر حسی اشیاء کو عام مادی، اور جوہری اشیاء سے ممتاز کرتی ہیں۔

سورہ واقعہ کی آیت "لامقطوعة ولا ممنوعة" میں شاید جنت کی اسی خصوصیت کا راز لپٹا ہوا ہے۔ [۱]

[۱] لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ(سورة الواقعة، رقم الآية ۳۳)

ترجمہ: جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے گا (سورہ واقعہ)

لا مَقْطُوعَةٍ وَلا مَمْنُوعَةٍ قال البغوی قال ابن عباس لا تنقطع إذا جنيت ولا تمنع من أحد أراد أخذها ويؤيده حديث ثوبان انه سمع رسول الله، صلى الله عليه وسلم، يقول لا ينزع رجل من اهل الجنة من ثمرها الا أعيد مكانها مثلها رواه البزاز والطبرانی وذكر البغوی الحديث بلفظه ما قطعت من ثمار الجنة الا أبدل الله مكانها ضعفين وقال بعضهم لا مقطوعة بالا زمان ولا ممنوعة بالأثمان كما ينقطع اكثر ثمار الدنيا إذا جاء الشتاء ولا يتوصل إليها الا بثمن.(تفسير المظهری، سورة الواقعة، تحت رقم الآية ۳۳)

(لَا مَقْطُوعَةٍ)فی غاية الحسن ، لأن فيه إشارة إلى دليل عدم القطع ، كما أن فی(لا مَمْنُوعَةٍ) دليلاً على عدم المنع ، وبيانه هو أن الفاكهة فی الدنيا لا تمنع إلا لطلب العوض ، وحاجة صاحبها إلى ثمنها لدفع حاجة به ، وفی الآخرة مالكها الله تعالى ولا حاجة له ، فلزم أن لا تمنع الفاكهة من أحد كالذی له فاكهة كثير ، ولا يأكل ولا يبيع ، ولا يحتاج إليها بوجه من الوجوه لا شك فی أن يفرقها ولا يمنعها من أحد، وأما الانقطاع فنقول الذی يقال فی الدنيا :الفاكهة انقطعت ، ولا يقال عند وجودها:امتنعت ، بل يقال:منعت ، وذلك لإن الإنسان لا يتكلم إلا بما يفهمه الصغير والكبير ، ولكن كل أحد إذا نظر إلى الفاكهة زمان وجودها يرى أحداً يحوزها ويحفظها ولا يراها ينفسها تمتنع فيقول :إنها ممنوعة ، وأما عند انقطاعها وفقدها لا يرى أحداً قطعها حساً وأعدمها فيظنها منقطعة بنفسها لعدم إحساسه بالقاطع ووجود إحساسه بالمانع ، فقال تعالى :لو نظرتم فی الدنيا حق النظر علمتم أن كل زمان نظراً إلى كونه ليلاً ونهاراً ممكن فيه الفاكهة فهی بنفسها لا تنقطع ، وإنما لا توجد عند المحقق لقطع الله إياها وتخصيصها بزمان دون زمان ، وعند غير المحقق لبرد الزمان وحره ، وكونه محتاجاً إلى الظهور والنمو والزهر ولذلك تجری العادة بأزمنة فهی يقطعها الزمان فی نظر غير المحقق فإذا كانت الجنة ظلها ممدوداً لا شمس هناك ولا زمهرير استوت الأزمنة والله تعالى يقطعها فلا تكون مقطوعة بسبب حقيقی ولا ظاهر ، فالمقطوع يتفكر الإنسان فيه ويعلم أنه مقطوع لا منقطع من غير قاطع ، وفی الجنة لا قاطع فلا تصير مقطوعة (تفسير الرازی، سورة الواقعة، تحت رقم الآية ۳۳)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۲) دوسری صفت اور خصوصیت دارِ جنت کی یہ ہے کہ وہاں اہلِ جنت کو اللہ تعالیٰ اپنی "کن فیکونی" شان میں سے کوئی حصہ عطا فرمائیں گے، کہ جنت میں اہل جنت کے ارادے اور خواہش سے اشیاء کو وجود ملے گا، اسباب و مسببات اور علت و معلول کے مرحلہ وار سلسلے درمیان سے اٹھ جائیں گے۔

دنیا کا نظام اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کے ماتحت ہونے کی وجہ سے یہاں اشیاء کا وجود میں آنا، اور تکمیل تک پہنچنا، تدریجاً اور مرحلہ وار ہوتا ہے، اور مختلف اسباب و مؤثرات کے ماتحت ہوتا ہے، مثلاً زمین کا غلہ اُگانے کے لئے بارش بھی درکار ہے، کھیتی بھی، بونا بھی، سینچنا، رکھوالی کرنا، کاٹنا، گاہنا، پیسنا، اور پھر بونے، سینچنے، کاٹنے، گاہنے کے متعلقہ آلات و سامان کا ہونا، اور پھر ایک عرصہ اور زمانہ درکار ہونا کہ یہ سب چیزیں تدریجاً وجود میں آئیں، نشو و نما پائیں، پلیں، بڑھیں، اور تکمیل تک پہنچیں، اور پھر اپنا متعلقہ فائدہ اور ثمرہ، متعلقہ طریقہ پر متعلقہ مخلوقات تک پہنچائیں، تو جنت میں یوں نہ ہوگا۔

بلکہ کچھ یوں ہوگا، کہ اہلِ جنت نے مثلاً کسی غلہ اور پیدوار کا ارادہ کیا یا کسی بُھنے ہوئے، گوشت کے کھانے کا داعیہ جنتی کے دل میں پیدا ہوا، تو یہ خواہش و داعیہ اور اس چیز کے حصول کا یہ شوق و ارادہ ہی، باذن اللہ اس چیز کو آناً فاناً، وجود میں لانے کے لئے کافی ہوگا۔

درمیانی سارے مرحلے اسباب کے اور تدریجاً ایک طویل زمانے، اور سلسلہ ہائے، روز و شب، ہفتوں اور مہینوں کے اُٹھ جائیں گے، ادھر چیز کی خواہش و ارادہ کیا، ادھر حسبِ خواہش و اشتہا چیز کو وجود مل گیا۔

غالباً آیت کریمہ " **ولكم فيها ماتشتهى انفسكم، ولكم فيها ما تدعون**" کی گہرائیوں میں، جنت کے اسی کن فیکونی یا بالفاظ دیگر خودکار نظام (آٹو میٹک) ومعاملے کا راز لپٹا ہوا ہے۔ [۱]

---

[۱] نَحۡنُ أَوۡلِيَاؤُكُمۡ فِي الۡحَيَاةِ الدُّنۡيَا وَفِي الۡآخِرَةِ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِي أَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُون نُزُلًا مِنۡ غَفُورٍ رَحِيمٍ (سورة فصلت، رقم الآيات ۳۱ و ۳۲)

ترجمہ: ہم تمہارے دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں تمہارے لیے ہر چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تم جس چیز کی وہاں طلب کرو گے، ملے گا، (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔

(وَلَكُمۡ فِيها) اى فى الجنه (ما تَشۡتَهِي أَنۡفُسُكُمۡ) من اللذات والكرامات (وَلَكُمۡ فِيها ما تَدَّعُونَ) اى ما تتمنون من الدعاء بمعنى الطلب وهو أعم من الاول، (نُزُلًا) كائنا (مِنۡ غَفُورٍ رَحِيمٍ) نزلا حال من ما تدّعون وفيه اشعار بان ما يتمنون بالنسبة الى ما يعطون مما لا يخطر ببالهم كالنزل للضيف اخرج البزار وابن ابى الدنيا والبيهقى عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انک لتنظر الى الطير فى الجنة فتشتهيه فيخر بين يديک مشويا -واخرج ابن ابى الدنيا عن ابى امامة ان الرجل من اهل الجنة ليشتهى الطير فى الجنة فيخر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

آج کے ٹیکنالوجی اور مشینی عہد میں اس کی ایک بہت معمولی جھلک، ہم خودکار نظام (آٹومیٹیکل سسٹم) کی صورت میں جانتے ہیں، جو ہمارے تجربے اور مشاہدے کی چیز ہے، تو جنت میں غالباً سارا نظام خودکار (آٹومیٹک) ہوگا، اور اسباب وذرائع، تدریج وترتیب، محنت وجدجہد کی بجائے صرف اہلِ جنت کے جنتی کے ارادہ اور خواہش سے چیزوں کو وجود ملے گا۔

وہاں شاید آٹومیٹیکل سسٹم (خودکار نظام) اپنی کامل ترین شکل میں جلوہ گر ہوگا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مثل البختی حتی یقع علی خوانه لم نصبه دخان ولا تمسه نار فیأکل منه حتی یشبع ثم یطیر -وأخرجه الترمذی وحسنه والبیهقی قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم المؤمن إذا اشتهی الولد فی الجنة کان حمله ووضعه وسنه فی ساعة کما یشتهی(المظهری)

بسلسلہ:طبِّ نبوی

حجامہ یا سینگی Cupping Therapy

کے فوائد واحکام

حجامہ وفصد کی تعریف وتحقیق، قولی وفعلی احادیث اور سنت سے حجامہ کا ثبوت اور اس کی افادیت واہمیت، قدیم وجدید طب اور میڈیکل سائنس کے فن میں حجامہ کے فوائد ومنافع، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف اعضاء میں حجامہ کرانا، حجامہ کی افضل تاریخیں، اور حجامہ کے دنوں سے متعلق احادیث وروایات، حجامہ سے متعلق مختلف احادیث کی اسنادی حیثیت، حجامہ سے متعلق شرعی احکام، حجامہ کا طریقہ، حجامہ سے متعلق ہدایات وآداب، اور مختلف بیماریوں میں حجامہ کے مقامات وتعداد

مصنِّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین (23مارچ کے حوالہ سے خصوصی تحریر) محمد امجد حسین

بیسویں صدی اور مذہبی ریاستوں کا قیام

اٹھارہویں اور انیسویں صدی عیسوی یورپ اور مغرب کی نشأۃِ ثانیہ اور صنعتی انقلاب کا زمانہ ہے، لیکن مغرب کی نشأۃِ ثانیہ (مسخ شدہ دینِ مسیحی سے پیچھا چھڑا کر) لادینیت، خالص مادیت، دہریت اور اباحیت کے جلو میں ہوئی ہے، نتیجتاً ان دو صدیوں میں صنعتی ترقی اور سائنسی پیش رفت کے قدم بقدم مادیت اور لادینیت بھی مضبوط سے مضبوط اور وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی، اس عرصے میں سائنسی اور مشینی تجربات وایجادات کے ساتھ ساتھ مغرب میں لادینی افکار ونظریات کی بنیاد پر فکری ونظریاتی مکاتبِ فکر اور تحریکات بھی ایک کے بعد ایک ابھرتے اور پھلتے پھولتے رہے، اور کم یا زیادہ عرصہ کے لئے مقبول عام وخاص ہوتے رہے، پھر تاریخ کے کباڑ خانے کی نذر ہوتے رہے ہیں۔

مغرب کی لادینی تحریکات

ان مغربی، لادینی مکاتبِ فکر اور فلسفیانہ تحریکات ونظریات میں سے چند قابلِ ذکر یہ ہیں:

ماکیاویلی (Machiay elli) کا نظریہ قومیت ووطنیت۔ بوڈن (Bodin) اور ہربرٹ (Herbert) وغیرہ کا نظریہ "فطری مذہب" ہیگل (Hegel) (1770ء تا 1831ء) کا تناقضات کا شاہکارہ فلسفہ۔ جین جیک روسو (Jean Jacques Rousseau) (1712ء تا 1778ء) اور ایمینول کانٹ (Immanuel Kent) (1724ء تا 1804ء) کے مقالات اور پیش کردہ نظریات۔ والٹیر (Voltaire) (1694ء تا 1778ء) کے روسو کے برعکس ومقابل نظریات وفلسفہ زندگی۔ بارکلے (Berkeley) (1685ء تا 1753ء) ڈیوڈ ہیوم (David Hume) (1711ء تا 1776ء) اور لاک کے فلسفیانہ خیالات ونظریات۔ میکڈو گل (Mcdougall) (پیدائش 1817ء) کا نظریہ جبلّت۔ چارلس ڈارون (Chrles Darwin) (1809ء تا 1882ء) کا نظریہ ارتقاء۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

فرائڈ(Sigmund Freud)(1809ء تا1882ء) کا نظریہ جنسیت اور شعور وتحت الشعور کے مباحث۔کارل مارکس(Karl Marx)(1818ء تا1883ء) کا نظریہ اشتراکیت(Comunist Manifesto)

یہ نظریات اوران کے حامل فلاسفہ ومفکرین، وحی الٰہی کی روشنی سے محروم مغرب کے لادینی عہداورنشأۃِ ثانیہ کے مشینی دور کےفکری امام اورلادینیت کے داعی وپیامبر ہیں،اوران کےنظریات یکے بعددیگرے یورپ کے لئے وحی کا مقام اوران کا لٹریچر مقدس صحائف کی حیثیت رکھتے رہے ہیں،لیکن درحقیقت قرآن مجید کی تعبیر میں ''ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ'' کےمصداق ثابت ہوئے ہیں۔

انیسویں صدی کی تین اہم تحریکیں

مؤخرالذکر تین نظریات(جنسیت،ارتقاءاوراشتراکیت) کی گونج یورپ کی انیسویں صدی میں سب سے زیادہ بلندآہنگی کے ساتھ گونجی،ان کی صدائے بازگشت ملکوں ملکوں میں سنائی دی،اور مشارق ومغارب میں پھیلی،ان نظریات کے اگرایک جانب بے شمار حامی ومعتقدین پیداہوئے،تو ان کے مخالفین بھی کچھ کم نہیں تھے،ایک طرف اگرڈارون کے نظریہ ارتقاء نے سوسال سے زیادہ عرصہ تک دنیا کے لائق فائق دماغوں کواپنی سحرفریبی میں جکڑے رکھا،تو دوسری طرف کارل مارکس کے کمیونسٹ مینی فیسٹو کی بنیاد پر بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں روس میں اشتراکیت وکمیونزم کا انقلاب برپا ہوا،جو لادینیت ، دہریت،خداکےانکار،سب مذاہب سے بغاوت اور مادیتِ خالصہ کی بنیاد پر غالباً انسانی تاریخ کا سب سے بڑایا بہت بڑاانقلاب تھے،جس نے مادیت اور معاشی فلسفے کی بنیاد پر پوری انسانی تاریخ کی توجیہ وتشکیل کی اورانسانیت کے ہرانفرادی واجتماعی مسئلےکومعاشیات کے گرد گھمایا،اس کے طوفانی ریلے اور سیلابی موجیں روس سے جب بلند ہوئے،تو پورے وسطی ایشیا،مشرقی یورپ اورمتمدن دنیا کےبہت بڑے حصے میں انسانیت کوبےننگ ونام کرگئیں،مذاہب،اخلاقیات،روحانیت اورروحانی اقدار،فطرت سےہم آہنگ مسلّمہ انسانی روایات سب چیزوں کوخس وخاشاک کی طرح بہالےگئیں،وسطی ایشیااورمشرقی یورپ میں کئی کروڑ انسان خود کیمونسٹوں کے دستاویزات واعترافات کے مطابق اس انقلاب کی نذر ہوئے،سترسال تک انسانیت کی مٹی پلید کرنے کے بعد 90ء کےعشرہ میں جب خودروس نے اشتراکیت سے ہاتھ اٹھالئے،تو گورباچوف کوکہناپڑا کہ کیمونزم نے انسانیت کےسترسال برباد کئے،اورکاش کہ ہم یہ

Idara Ghufran

تجربہ دنیا کے اتنے بڑے حصے اور رقبے میں کرنے کے بجائے افریقہ کے کسی صحرا میں کر لیتے۔

یہی حال ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا ہوا کہ ارتقاء کا کلمہ پڑھنے والی سائنس اور جدید مادی ذہن آج اسے ایک غیر سائنسی اور خلافِ واقع نظریہ ماننے پر مجبور ہو رہی ہے کہ بیسویں صدی (خصوصاً اس کے نصف آخر میں) اور اکیسویں صدی میں سائنسی تجربہ گاہوں اور لیبارٹریوں نے مادہ، ایٹم، اثر و تاثیر اور سبب و مسبب کے متعلق جو نئے مشاہدات اور انکشافات کئے ہیں، ان کی رُو سے ارتقاء کا وہ تصور جو ڈارون نے پیش کیا (''انتخابِ طبعی'' اور ''بقائے اصلح'' وغیرہ اصولوں پر مبنی زندگی اور حیاتیات کی میکانکی توجیہ) وہ محض ایک شخص کی دماغی اپچ اور مفروضہ تھا، نفس الامری حقائق اسے قبول کرنے سے انکاری ہیں۔

چار مذہبی ریاستوں کا قیام

بیسویں صدی میں جہاں ایک طرف لادینیت و دہریت اور اشتراکی کو چہ گردوں کی جدلی مادیت اپنی انتہاء کو پہنچ کر سرمایہ دارانہ برٹش ایمپائر (British Empire) کی حشر سامانیوں کے مقابلے میں اشتراکی، سوشلسٹ ایمپائر، رشین فیڈریشن کی شکل میں قائم کرتی ہے، تو دین اور مذہب کی بنیاد پر سلطنتوں اور ریاستوں کا قیام بھی اسی بیسویں صدی میں ہوا، بیسویں صدی میں مذہب کی بنیاد پر چار سلطنتوں کی شیرازہ بندی اور تشکیل ہوئی، اس صدی کے پانچویں عشرے میں ''پاکستان'' کا قیام مذہبِ اسلام کی بنیاد پر عمل میں آیا۔

اور اس کے معاً بعد اسی عشرے میں اسرائیل کا قیام یہودیت وصیہونیت کی بنیاد پر عمل میں آیا، اسی صدی کی اسّی کی دہائی میں ایران میں اسلام کے شیعی تصور کی بنیاد پر انقلاب ہوا اور ایران شیعہ مذہبی اسٹیٹ بنا اور اسی صدی کے آخری عشرہ میں افغانستان میں طالبان نے روس کی شکست و ریخت اور قربانیوں کے ایک طولِ طویل مرحلے کے بعد امارتِ اسلامی افغانستان کے نام سے انقلاب برپا کیا۔

اسرائیل تو اپنی مذہبی شناخت پر پوری شدت وقوت کے ساتھ وقت کے طواغیت اور سامراجی قوتوں کی آشیرباد سے ان قوتوں کی معاشی، سیاسی اور عسکری چھتری وسائبان کے نیچے ڈَٹا اور جما ہوا ہے، اور طاغوت کی ہلّہ شیری سے پورے عالمِ اسلام کے لئے ناسور بنا ہوا ہے، ایران بھی اپنے انقلاب کی پاسداری پورے مذہبی جوش وجذبے کے ساتھ کر رہا ہے، امارتِ اسلامی افغانستان کے طالبان اپنے انقلاب کو یرغمال بنانے اور ہائی جیک کرنے والوں کے مقابلے میں بے سروسامانی کے عالم میں گزشتہ بارہ سال سے سینہ سپر ہیں، اور تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہیں، نتیجتاً پچاس بھیسوں میں ملبوس عالمِ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کفر، پچاس کے قریب ملکوں کی عسکری طاقت (وصلیبی آرمی) پر مشتمل اپنے پورے لاؤ لشکر، جدید ترین ٹیکنالوجی، بھرپور مادی وسائل اور ساری دنیا کی سیاسی، سفارتی، اخلاقی، صحافتی پشت پناہی اور حمایت کے باوجود آج ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق فرار کے راستے تلاش کررہا ہے۔

دوقومی نظریہ پاکستان کی اساس

23 مارچ 1940ء کا دن قیامِ پاکستان کی تحریک کا اس لحاظ سے نقطۂ آغاز ہے کہ اس دن لاہور کے منٹو پارک میں ''قراردادِ پاکستان'' پیش ہوئی (موجودہ مینارِ پاکستان کے گرد پھیلا ہوا میدان اور اس کے وسط میں ایستادہ مینارِ پاکستان اسی قراردادِ پاکستان کے تاریخی دن اور تاریخی موقع کی یادگار ہے) جہاں مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام جلسہ عام ہورہا تھا، جس میں خیبر سے راس کماری تک پھیلی ہوئی ملتِ اسلامیہ کے نمائندے حاضر وشریک تھے، اور انہوں نے مولوی فضلِ حق (شیرِ بنگال) کی پیش کی ہوئی قراردادِ پاکستان کو اتفاقِ رائے سے منظور کیا اور اس کی تائید کی، اسی جلسے میں بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے تقریر کرتے ہوئے قراردادِ پاکستان کی تشریح کی، جس کا ایک اقتباس درجِ ذیل ہے:

> ''ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی فلسفے، معاشرتی رسوم اور ادب ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، وہ نہ تو آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں، اور نہ مل کر کھاتے ہیں، یہی نہیں وہ دو مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں، جو ایک دوسرے سے متصادم نظریات وتصورات پر مبنی ہیں، زندگی کے بارے میں ان کا نقطۂ نظر اور طرزِ عمل دونوں الگ الگ ہیں، وہ تاریخ کے مختلف ماخذ سے تحریک ووجدان حاصل کرتے ہیں، ان کی رزمیہ داستانیں، ان کے ہیرو، اور ان کے لوک گیت ایک دوسرے سے مختلف ہیں، اکثر ایسا ہے کہ ایک کا ہیرو دوسرے کا دشمن ہے، ان میں سے کسی ایک کی فتح دوسرے کی شکست ہے، ایسی دو قوموں کو جبکہ تعداد کے لحاظ سے ان میں سے ایک اقلیت اور دوسری اکثریت ہے، ایک ریاست کے جوئے میں جوت دینے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان کے درمیان بے اطمینانی بڑھتی چلی جائے گی، اور اس ریاست کی حکومت کا جو ڈھانچہ تعمیر ہوگا، وہ بالآخر تباہ ہو کر رہ جائے گا (بحوالہ منزل مراد از آبادشاہ پوری، صفحہ ۱۵۵)

اسلامی ریاست کے حصول کے لئے مسلمانانِ برصغیر کی قربانیاں

غرضیکہ دوقومی نظریہ کی بنیاد پر برصغیر کی ملت اسلامیہ نے آگ اور خون کے دریا عبور کرکے، مملکت خداداد

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پاکستان کی صورت میں آزاد وطن حاصل کیا، دوقومی نظریہ کی بنیاد پر قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کرنا اور پاکستان کے معروضِ وجود میں آنے کے وقت گھر بار، وطن وعلاقہ، اہل وعیال، عہدہ، منصب، مال ومتاع سب چیزوں کوایک بڑے مقصد کے لئے قربان کر کے بےسروسامانی کی حالت میں ہجرت کرنا یہ تاریخ اسلام کا ایک یادگار اور تاریخی واقعہ ہے، دوقومی نظریہ کی بنیاد پر مسلمانانِ برصغیر کی یہ ہجرت اور قربانیاں، پاکستان کو اساس اور بنیاد فراہم کرتی ہیں، مسلمانانِ برصغیر کی ان بےلوث قربانیوں اور مخلصانہ جدوجہد ہی کا شائد یہ ثمرہ اوراثر ہے، کہ باوجودیکہ اپنی تاریخ کے آغاز سے اورعین تقسیم کے وقت سے ہی یہ ملک خداداد طرح طرح کے مصائب ومشکلات، ابتلاء وآزمائشوں میں مبتلا رہا ہے، اور ناگفتہ بہ حالات کا اسے سامنا رہا ہے، لیکن آج تک یہ قائم ودائم ہے، اور چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں اور اندرونی بیرونی سازشوں وسازشیوں کی چنگل میں گھرنے کے باوجود بھی عالمی برادری میں اور بین الاقوامی سیاست میں فیصلہ کن حیثیت کا حامل ہے، اللہ اسے ہمیشہ سلامت اور اپنے حفظ وامان میں رکھے، کہ اس کی بقا سے ہماری بقاء اور اس کی سلامتی سے ہماری سلامتی وابستہ ہے، اور یہ مسلمانانِ برصغیر کی لازوال قربانیوں کی یادگار ونشانی ہے۔

پاکستان کا عالمی کردار اور یہاں اسلامیت کے روشن پہلو

(۱)...... دنیا کو اشتراکیت اور کمیونزم کے سرخ عفریت سے نجات دلانے میں پاکستان کا نمایاں حصہ ہے، یہ اسّی کے عشرے میں پاکستان ہی کی کامیاب خارجہ پالیسی اور مناسب عسکری منصوبہ بندی تھی، جس کے نتیجے میں سرخ ریچھ افغانوں کے کہساروں میں سرپھوڑ پھوڑ کر اپنا خون چاٹتا رہا، اور اس کی فرعونیت وقہرمانت کا سورج دریائے آموکے کنارے ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا، اگر پاکستان نامی مملکت دنیا کے نقشہ پر موجود نہ ہوتی، فرض کریں روس کے افغانستان پر حملے کے وقت اکھنڈ ہندوستان ہوتا (جس میں نہرو کی کانگریسی پالیسی کارفرما اور نافذ العمل تھی، جو اشتراکیت کی ہم نوا اور بنیادی طور پر کمیونزم سے ہم آہنگ تھی) تو شائد آج کی تاریخ بہت مختلف ہوتی، پاکستان سے خلیج تک اور ملائشیا، انڈونیشیا سے مراکش وسوڈان تک عالمِ اسلام کا کچھ اور نقشہ اور رنگ وروپ ہوتا۔

(۲)...... عالمِ اسلام کے بین الاقوامی مسائل اور ان کی مشکلات میں پاکستان نے ہمیشہ سیاسی، سفارتی، اور اخلاقی سطح پر ان کی ہمدردی وغم خواری کی ہے، فلسطین کا مسئلہ ہو، قبرص کا مسئلہ ہو، خلیجی خطہ کے مسائل ومشکلات ہوں، ایران عراق جنگ کا مرحلہ ہو یا نہرِ سویز کے قضیہ کا نازک موقعہ، پاکستان نے عالمی صورت

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

حال میں ممکنہ حد تک مناسب خارجہ پالیسی اور حکمتِ عملی اپنائی ہے، جو اسلامیت کا مظہر رہی ہے نہ کہ قومیت یا علاقائیت کا۔

(۳)...... ایٹمی قوت کا حامل ہونا پاکستان کو عالمِ اسلام میں ممتاز کرتا ہے، عالمِ اسلام پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو فخر اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور پاکستان کی جوہری صلاحیت کو مسلم امہ کے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔

(۴)...... یہاں دنیا کی بہترین آرمی اور فوج ہے، جس میں عمومی فضا و رجحان (خصوصاً نچلی سطح پر) اسلام اور عالمِ اسلام کے ساتھ ذہنی و قلبی وابستگی، اپنائیت اور عقیدت پر مبنی ہے، ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ پاکستان آرمی کا ماٹو ہے، جو اسلامیت کا مظہر ہے، پچھلے کچھ سالوں میں بعض ناعاقبت اندیش طالع آزماؤں نے جو اس آرمی کو نامناسب رخ دیا، وہ بادِ صرصر کا ایک جھونکا تھا، جو گزر گیا، جس کا خمیازہ ہم نے بھگت لیا، اور بھگت رہے ہیں، اللہ کرے اب ایسا نہ ہو، اور آرمی اپنے ماٹو اور منشور کی صحیح معنیٰ میں لاج رکھے۔

(۵)...... پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل ہے، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور اس کے ذیلی ادارے (ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، دعوہ اکیڈمی، شریعہ اکیڈمی، جیسے مؤقر ادارے ہیں) وفاقی شرعی عدالت ہے۔

(۶)...... بلوچستان (سابقہ ریاست قلات کے علاقے) میں دیوانی اور آزاد کشمیر میں فوجداری قوانین کی حد تک اسلامی شریعت پر مبنی نظام قضا ہے، 1973ء کے آئین میں قرار دادِ مقاصد کی شکل میں مثالی اسلامی دفعات شامل ہیں، جن پر عمل درآمد ہو جائے تو پاکستان دورِ حاضر کی صحیح معنوں میں فلاحی اسلامی ریاست بن جائے۔

(۷)...... دینی مدارس کا وسیع نیٹ ورک ہے، جو اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ اسلامی روایات اور مسلمانوں کی سادہ اور فطری تہذیب و ثقافت کو محفوظ رکھنے اور معاشرے میں زندہ رکھنے کے امین و علمبردار ہیں، اور اسی نظام کی برکات ہیں کہ معاشرہ میں اسلامی اقدار اور تہذیب و روایات زندہ ہیں، اور پھل پھول رہی ہیں، اور باطل جو اس میدان میں ہر طرح کے حربے اور ہتھکنڈے آزما چکا ہے، اور آزما رہا ہے، پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکا۔

(۸)...... یہاں تبلیغی جماعت کی شکل میں احیاءِ اسلام اور اشاعتِ دین کی عالمگیر مؤثر ترین تحریک ہے، اور اس کے مراکز ہیں، جس نے عالمِ اسلام میں خصوصاً اور پورے عالم میں عموماً محمد عربی (فداہ ابی وامی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

علیہ الصلاۃ والتسلیمات) کی شریعت کو زندہ کیا ہے، اور اس کو اعتبار و اعتماد اور پہچان وشناخت دی ہے۔

(۹)...... یہاں دینی جماعتیں اور اسلامی تحریکات ہیں، جن میں بہت کچھ کمزوریاں اور کمی کوتاہیاں ہونے اور کئی فروعی امور میں باہم نزاع و خلفشار ہونے کے باوجود پاکستان کے لئے خصوصاً اور عالمِ اسلام کے لئے عموماً ان کی بہت کچھ عمدہ خدمات اور کارنامے بھی ہیں، ان تحریکات کی بدولت پاکستان میں بددین، سیکولر و لبرل حلقے (اپنے وسیع نیٹ ورک اور بین الاقوامی سامراجی قوتوں کی آشیرباد کے باوجود) پاکستان کو اسلامیت کی پٹری سے اتارنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔

کہیں ادھورے چاند کی چاندنی بھی اندھیری رات میں کم نہیں ابھی روشنی ہے چلے چلو، چلے چلو

پاکستان کی قابلِ اصلاح چیزیں

درجِ ذیل چیزیں یہاں منفی نوعیت کی ہیں، جنھوں نے ملک کی تباہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

(۱)...... یہاں سیاسی، نظریاتی، اقتصادی اور معاشرتی سطح پر بہت سے ایسے گروہ اور طاقت ور مافیا ہیں، کہ جن کے سامنے شائد حکومت اور قانون بھی بے بس ہے، حکومت ان کے گھر کی لونڈی تو قانون ان کے لئے موم کی ناک ہے، حکومت اور قانون کے بے بس ہونے کی وجوہات میں سے کچھ قابلِ ذکر یہ ہیں:

میڈیا کی کالی بھیڑوں اور زرد صحافت کی بلیک میلنگ اور پروپیگنڈا مہم، مختلف بے شمار این جی اوز کی زَن زَر زمین کے سنہرے جال اور پہلودار چالیں، ان منفی گروہوں کو بین الاقوامی قوتوں، عالمی سامراج اور اس کے ذیلی اداروں فنڈنگ، مانیٹرنگ کرنا، ان کو گائیڈ لائن دینا ہیں، ان کی سپورٹ اور سرپرستی کی وجہ سے کنٹرولڈ میڈیا، اس کے بلیک میلر اینکر پرسن اور این جی اوز کے سامنے قرضوں کے جال میں جکڑے مقروض پاکستان کے متعلقہ ادارے بے بس نظر آتے ہیں، خصوصاً جبکہ یہ ادارے کرپٹ اور کمیشن خور بیوروکریسی اور نااہل سیاستدانوں کی چنگل میں ہوں۔

(۲)...... ملک کے اندر اوپر سے نیچے تک پائی جانے والی بدعنوانی اور کرپشن۔

(۳)...... جاگیرداری، موروثی سیاست اور اجارہ داری واستحصال کا ناسور۔

(۴)...... طبقاتی تقسیم اور کشمکش اور تفرق وانتشار، تفرق وانتشار میں سیاسی جماعتوں کی باہم سرپھٹول اور جا و بے جا نزاع واختلافات، اسی طرح نسل ولسانیت کی بنیاد پر تعصّبات اور گروہ بندی، نیز صوبائیت اور علاقائیت کے نعرے پر تقسیم وخلفشار شامل ہے (بلوچستان، کراچی کے موجود المیوں کی بنیاد یہی ہے)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۵)...... عالمی مالیاتی اداروں اور سامراجی طاقتوں کا مقروض اور دستِ نگر ہونے کی وجہ سے پاکستان مقتدرہ کا مسلسل ان اداروں اور قوتوں کی بلیک میلنگ اور دھونس و دھمکی کا شکار ہونا، اور اپنی قومی پالیسیوں کا خون کر کے ان قوتوں سے سمجھوتہ کرنا۔

ان مذکورہ منفی و مخالف امور کی وجہ سے پاکستان کا اقتصادی و معاشی، معاشرتی و اجتماعی اور قومی و ملّی ڈھانچہ بری طرح مفلوج اور ڈانواڈول ہوا ہے، مہنگائی کا بے قابو جن اور عفریت ننگا ناچ دکھا رہا ہے، متوسط اور غریب پاکستانی جو اس ملک کی غالب اکثریت ہے، ان کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے، بجلی، گیس، جیسی ناگزیر چیزوں کا کال پڑ جانے کی وجہ سے پورا نظامِ زندگی متأثر ہو رہا ہے۔

پس چہ بائد کرد

ان سب ناگفتہ بہ احوالِ واقعی کو اس تناظر میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ دو قومی نظریہ جو اس ملک وملت کی اساس ہے، اور قراردادِ مقاصد کی صورت میں اس ملک کے آئین و دستور کی بنیاد اور حصہ ہے، اس میں ہم سے اجتماعی اور قومی سطح پر انحراف اور وعدہ شکنی تو نہیں ہو رہی؟ کیونکہ آخر ہم مغرب کی طرح مادر پدر آزاد اور لادین قوم وملت نہیں، بلکہ بحمداللہ توحید و رسالت کی حامل اور آسمانی و قرآنی روشنی سے نہال امت ہیں، قرآن مجید میں بنی اسرائیل کی تاریخ محفوظ ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ آسمانی شریعتوں کی حامل امت اور قوم جن کا دین و مذہب اللہ کے دربار کا سکہ رائج الوقت ہو، منسوخ و کالعدم اور ایکسپائر نہ ہوا ہو، ان کے ساتھ اللہ کا معاملہ و برتاؤ اور اس کی سنت و عادت منسوخ و کالعدم ادیان کی حامل یا غیر آسمانی ادیان و ملل کی حامل امتوں اور قوموں سے مختلف ہوتی ہے، ان کو عہد شکنی اور غدر کی شدید سزا دنیا میں ہی ملتی ہے، تا آنکہ وہ راہِ راست پر نہ آ جائیں، وہ قدرت کے مسلسل تازیانوں کی زَد میں رہتے ہیں۔

اللہ کرے ہم اس بات کو سمجھیں، پاکستان کی صورتِ حال کے دونوں پہلو مثبت و منفی ایک حد تک جو ہم نے ذکر کئے، اس سے مایوسی کے اندھیروں کے مقابلے میں روشنی کے بہت سے چراغ بھی ہمارے سامنے روشن ہوتے ہیں، بہت کچھ امکانات کے دروازے ہمارے سامنے کھلے ہیں، آیئے مایوسی اور منفی جذباتیت و قنوطیت کا شکار ہونے کے بجائے امید کی شمعیں جلائیں، اپنے حصے کا تیل اس میں ڈالیں، اور روشنی کے دیپ جلا کر یہاں وہاں رکھتے جائیں۔

میرا یہ مشغلہ ہے ظلمتوں کی حکمرانی میں دیے کرتا رہوں روشن ادھر رکھ دوں ادھر رکھ دوں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بسلسلہ :تاریخی معلومات **6** مولانا طارق محمود

ماہِ صفر: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

r ...... ماہِ صفر ۵۵۱ھ: میں حضرت ابوالقاسم اسماعیل بن علی بن حسین بن ابونصر نیشاپوری اصبہانی صوفی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۲۴۶)

r ...... ماہِ صفر ۵۵۶ھ: میں حضرت ابوالفتح عبدالوہاب بن محمد بن حسین مالکی بغدادی صابونی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۳۵۵)

r ...... ماہِ صفر ۵۵۷ھ: میں حضرت ابویعلیٰ حمزہ بن احمد بن فارس بن منجا بن کروس سلمی دمشقی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۳۹۳)

r ...... ماہِ صفر ۵۶۱ھ: میں حضرت ابوعبداللہ حسن بن عباس بن علی بن حسن بن علی بن حسن بن محمد بن حسن بن علی بن رستم اصبہانی شافعی زاہد رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۴۳۵)

r ...... ماہِ صفر ۵۶۳ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن بن محمد بن رافع طوسی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۴۷۹)

r ...... ماہِ صفر ۵۶۵ھ: میں حضرت ابوالقاسم محمود بن عبدالکریم بن علی بن محمد بن ابراہیم اصبہانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۵۰۲)

r ...... ماہِ صفر ۵۶۷ھ: میں حضرت ابوعلی احمد بن محدم بن احمد بن ہبۃ اللہ بن رجبی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۵۱۱)

r ...... ماہِ صفر ۵۶۸ھ: میں شاعر ابوالمعالی سعد بن علی بن قاسم حظیری کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۵۸۱)

r ...... ماہِ صفر ۵۷۰ھ: میں حضرت ابوالمعالی عبدالملک بن روح رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء ج۲۱ ص ۵۱)

r ...... ماہِ صفر ۵۷۲ھ: میں حضرت ابومحمد صالح بن مبارک بن محمد بن عبدالواحد کرخی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء ج۲۰ ص ۵۴۱)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

r ...... ماہِ صفر ۵۸۴ھ: میں حضرت ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ بن یوسف انصاری اندلسی مریی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۱۲۰)

r ...... ماہِ صفر ۵۸۷ھ: میں حضرت ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد بن مغاور بن حکم بن مغاور سلمی شاطبی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۱۵۱)

r ...... ماہِ صفر ۵۸۹ھ: میں صلاح الدین ابوالمظفر یوسف بن نجم الدین ایوب بن شاذی بن مروان بن یعقوب دوینی تکریتی کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۲۸۷)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۰ھ: میں حضرت ابومحمد عبدالوہاب بن علی بن خضر اسدی دمشقی شروطی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۲۳۱)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۱ھ: میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عبیداللہ بن سعید بن محمد بن ذی النون رعینی حجری اندلسی مالکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۲۵۴)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۲ھ: میں حضرت ابوالمفاخر محمد بن ابوعلی بن ابونصر نوقانی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۲۴۹)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۲ھ: میں حضرت ابومنصور عبداللہ بن محمد بن احمد بن حمد یہ عکبری بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۲۷۳)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۳ھ: میں حضرت جلال الدین ابوالمظفر عبیداللہ بن یونس بن احمد بغدادی فقیہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۳۰۰)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۷ھ: میں حضرت ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن عیسیٰ قصری بواب رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۳۱۰)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۸ھ: میں حضرت ابوطاہر برکات بن ابراہیم بن برکات بن ابراہیم دمشقی خشوعی انماطی ذہبی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۳۵۸)

r ...... ماہِ صفر ۵۹۸ھ: میں حضرت ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن علی بن سعود بن ثابت بن ہاشم بن غالب انصاری خزرجی بوصیری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء ج ۲۱ ص ۳۹۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

علم کے مینار　　مولانا محمد ناصر

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

P امام احمد رحمہ اللہ خلیفہ واثق اور خلیفہ متوکل کے زمانہ میں

(قسط ۴)

خلیفہ معتصم کی وفات سنہ ۲۲۸ھ میں ہوئی، خلیفہ معتصم کے بعد خلافت اس کے بیٹے واثق کو حاصل ہوئی، واثق بھی خلقِ قرآن کے مسئلہ میں اپنے باپ معتصم کے نظریہ پر قائم تھا، چنانچہ ایک مرتبہ پھر اہلِ سنت کے خلاف اس فتنہ کا آغاز ہوا، جس کا مقابلہ صبر اور ہمت کے ساتھ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ واثق سے پہلے مامون اور معتصم کے زمانہ میں کر چکے تھے، لیکن اس مرتبہ لوگوں نے امام صاحب سے آ کر شکایت کی کہ ابنِ ابی داؤد کے لوگ بچوں کو قرآن کے بارے میں غلط نظریات پڑھا رہے ہیں، اس لئے ہم اس خلافت پر راضی نہیں ہیں، مگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے بجائے لوگوں صبر کرنے کا مشورہ دیا، اس زمانہ میں امام صاحب رحمہ اللہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جاتے تھے، لیکن واپس آ کر نماز دوبارہ پڑھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ میں جمعہ کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے جمعہ کی نماز میں شرکت کرتا ہوں، اور نماز دوبارہ اس لئے پڑھتا ہوں، کیونکہ نماز پڑھانے والے کے نظریہ سے میں متفق نہیں ہوں۔

واثق جانتا تھا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے نظریہ کے پختہ ہیں، چنانچہ خلیفہ واثق کی طرف سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ پیغام آیا کہ آپ کو کوئی اجتماع منعقد کرنے کی اجازت نہیں ہے، لہٰذا اب آپ کے پاس دو آدمی بھی جمع نہیں ہونے چاہئیں، بلکہ آپ یہ شہر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے خلیفہ واثق کا زیادہ زمانہ روپوشی کی حالت میں گزارا، اور امام صاحب رحمہ اللہ قریب کی کسی بستی میں چلے گئے۔

روایت ہے کہ امام صاحب نے تین دن اپنے ایک ساتھی کے یہاں گزارے، تیسرے دن امام صاحب نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اب میں کہیں اور جا کر رہوں گا، اُن کے ساتھی نے کہا کہ باہر حالات ٹھیک نہیں ہیں، اس لئے یہیں قیام کیجئے، تو امام صاحب نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غار میں تین دن

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

روپوش ہوکر گزارے تھے، گویا کہ امام صاحب نے اس حالت میں بھی سنت کی اتباع نہیں چھوڑی۔

اس کے بعد جلد ہی امام صاحب اپنے گھر واپس تشریف لے آئے اور گھر میں ہی روپوشی کی زندگی گزارنے لگے، یہاں تک کہ آپ نماز وغیرہ کے لئے بھی گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے، اس طرح چار سال گزرے، اور سنہ ۲۳۲ھ میں واثق کا انتقال ہوگیا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۱، ص ۲۶۳، وص ۲۶۴، ومقدمۃ الناشر لمسند احمد، ج۱، ص۴۳)

سنہ ۲۳۲ھ میں خلیفہ واثق کے فوت ہونے کے بعد متوکل کو خلافت حاصل ہوئی، متوکل اپنے سے پہلے خلیفہ مامون اور خلیفہ معتصم اور خلیفہ واثق کے مقابلہ میں قرآن وسنت کے قریب اور علم دوست آدمی تھا، خلیفہ متوکل کے ابتدائی زمانہ میں امام صاحب رحمہ اللہ کے بعض اُن مخالفین نے جو خلیفہ متوکل کے قریب تھے، متوکل کو امام صاحب کے خلاف بھڑکاتے ہوئے کہا کہ احمد بن حنبل اپنے گھر میں آپ کے خلاف بغاوت کے لئے تیاری کررہے ہیں، خلیفہ متوکل نے اپنے سپاہی امام احمد بن حنبل کے گھر بھجوائے، چنانچہ سپاہیوں نے امام صاحب کے گھر کی تلاشی لی، یہاں تک کہ کتابوں کے بکسوں کی، اور زنان خانہ کی بھی تلاشی لی، لیکن امام صاحب کے پاس سے ایسی کوئی چیز بھی دستیاب نہ ہوسکی، جو کہ خلیفہ کے خلاف بغاوت میں کام آسکتی تھی، بلکہ خلیفہ کو یہ اطلاع دی گئی کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تنگی اور فراوانی ہر حال میں خلیفہ کی اطاعت ہی کا درس دیتے ہیں، اس پر خلیفہ متوکل نے امام صاحب کے پاس کچھ مال ہدیہ کے طور پر بھجوایا، لیکن امام صاحب رحمہ اللہ نے معتصم کے ہدیہ کو قبول کرنے سے انکار کردیا، اس پر امام صاحب کے بعض خیرخواہوں نے امام صاحب سے عرض کیا کہ اگر آپ متوکل کے ہدیہ کو ٹھکرائیں گے تو متوکل آپ سے بدگمان ہوجائے گا، چنانچہ امام صاحب نے متوکل کا وہ ہدیہ وصول کرلیا، اور بعد میں اس ہدیہ کو صدقہ کردیا (سیر اعلام النبلاء، ج۱۱، ص ۲۶۵، تا ص ۲۶۸)

اس کے بعد سنہ ۲۳۴ھ میں متوکل کے زمانہ میں ہی خلقِ قرآن سے متعلق شورش اور فتنہ اختتام پذیر ہوا، اور علماء ومحدثین نے اطمینان کے ساتھ اپنی اپنی درس کی مجلسیں قائم کیں، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی بغداد میں اپنے تلامذہ کو حدیث کا درس دینے کی مجلس قائم فرمائی۔

لیکن اگلے سال یعنی سنہ ۲۳۵ھ میں متوکل نے امام صاحب کو اپنے دارالحکومت سامرّا میں بُلوالیا، امام صاحب سامرّا جانے کے لئے راستہ میں تھے کہ متوکل کا ارادہ بدل گیا، اور امام صاحب کو واپس بغداد

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

جانے کا حکم نامہ مل گیا، پھر سنہ ۲۳۷ھ میں متوکل نے دوبارہ امام صاحب کو سامرّا آنے کی دعوت دی۔ امام صاحب نے تقریباً سولہ دن سامرّا میں گزارے، لیکن متوکل سے ملاقات نہ ہوئی، امام صاحب کے واپس بغداد آنے کی خواہش اور اصرار کی وجہ سے متوکل نے آپ کو واپس بغداد آنے کی اجازت دیدی، چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ بغداد واپس آ گئے۔

سنہ ۲۳۷ھ کے زمانہ میں امام صاحب حدیث صرف اپنے بیٹے اور چچازاد بھائی حنبل بن اسحاق سے ہی بیان کرتے تھے، مشہور ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسند کی مکمل سماعت صرف آپ کے دونوں بیٹے عبداللہ، صالح، اور چچازاد بھائی حنبل بن اسحاق نے ہی کی ہے، تو اس سماعت کا دورانیہ سنہ ۲۲۵ھ سے سنہ ۲۳۷ھ یعنی بارہ سال کے عرصہ پر محیط ہے۔

روایت ہے کہ سنہ ۲۳۷ھ میں امام صاحب نے آئندہ حدیث نہ بیان کرنے کا عہد بھی کیا تھا، اور حدیث بیان کرنا ترک کر دیا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں آپ نے حدیث کے علاوہ باقی ہر طرح کی روایت بیان کرنے سے بھی انکار کر دیا ہو، بلکہ آپ باقی عمر بھی علم کی نشر واشاعت اور فقہ وآثار اور تراجمِ رجال کا مذاکرہ کرتے رہے (مقدمۃ الناشر لمسند احمد، ج۱، ص۴۴، و ص۴۵، وسیر اعلام النبلاء، ج۱۱، ص۳۱۶)

بسلسلہ: اصلاحِ معاشرہ

شراب ونشہ Wine and Hangover کے نتائج واحکام

اسلام میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کی ممانعت اور اس کی حکمت، شراب اور نشہ کے دنیاوی واخروی نتائج واثرات، خمر وشراب (Wine and Bear) اور نشہ کی مختلف قدیم وجدید صورتوں اور طریقوں کے احکام، خمر وشراب اور منشیات کی صنعت، تجارت، اعانت وملازمت اور علاج ومعالجہ اور دواء کے طور پر استعمال کا حکم، خمر وشراب نوشی کی اسلامی قانونی سزا سے متعلق احکام، خمر وشراب کو حلال قرار دیا جانا اور اس کے دوسرے نام رکھے جانا، خمر وشراب، نشہ اور شرابی سے متعلق اہم شرعی احکام، اور تمباکو نوشی کے احکام، غیر نشہ آور، پاک مشروبات و نبیذ اور جوس وسرکہ وغیرہ کے بارے میں شرعی وفنی احکام ومعلومات پر مشتمل مفصل ومدلل کتاب

مصنّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تذکرۂ اولیاء مفتی محمد امجد حسین

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ (قسط ۲)

(جن کا فیض شام وروم، مصر، حجاز اور عراق تک پھیلا)

دُرالمعارف میں شاہ رؤوف احمد مجددی رحمہ اللہ نے صرف ایک روز خانقاہ میں آنے والے مریدین، طالبین کے مقامات کی فہرست دی ہے کہ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ کو دہلی کی اس دوکانِ عشق ومعرفت میں مرید ہونے اور آپ کا فیض پانے کے لئے کن کن علاقوں اور مقامات کے لوگ حاضر ہوئے، ملاحظہ ہو:

سمرقند، بخارا، غزنی، تاشقند، حصار، قندھار، کابل، پشاور، رام پور، بریلی، لکھنؤ، جائس، بہرائچ، گورکھپور، عظیم آباد، ڈھاکہ، حیدرآباد، پونا وغیرہ (بحوالہ تاریخ دعوت وعزیمت، ج۴ ص۳۶۷)

ہندوستان کے ہر شہر میں آپ کے خلفاء پھیلے ہوئے تھے، اور آپ کا فیضِ روحانی پھیلا رہے تھے، صرف ایک انبالہ شہر میں آپ کے پچاس خلفاء کی خبر تذکروں میں ملتی ہے۔

آپ کے خلفاء کا مختصر حال

(۱):......حضرت شاہ ابوسعید مجددی: (ولادت ۱۱۹۶ھ، وفات ۱۲۲۵ھ) جامع الکمالات، ظاہری وباطنی، حضرت شاہ ابوسعید بن حضرت صفی القدر بن حضرت عزیز القدر بن محمد عیسیٰ بن حضرت سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی (گویا حضرت مجدد صاحب کی چھٹی پشت ہیں) آپ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے ممتاز اور باکمال خلیفہ ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کے دو فرزندانِ گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین رحمہما اللہ سے حدیث میں سند لی، اور بعض علومِ درسیہ بھی پڑھے، حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ نے اپنے آخری مرض میں شاہ ابوسعید کو مسلسل کئی خطوط لکھے، اور ان کو طلب فرمایا، مقصد اپنا جانشین بنانا تھا، ایک خط میں (منجملہ اور تحریر کے) لکھتے ہیں:

میں دیکھتا ہوں کہ اس خاندان عالی شان (سلسلہ مجددیہ) کے مقامات کا آخری فیض تمہیں سے متعلق ہے، اس سے پہلے بھی میں نے پہلی بیماری کے دوران دیکھا تھا کہ تم میری چارپائی پر بیٹھے ہو، اور قیومیت تمہیں عطا ہوئی ہے، ان عجیب وغریب توجہات کے لئے تمہارے سوا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کوئی نہیں ہے،اس خط کے ملتے ہی تم اکیلے یہاں چلے آ ؤاور برخوردار احمد سعید (شاہ ابوسعید کے بیٹے، جو والد کی وفات کے بعد جانشین ہوئے ، اوران سے سلسلے کا فیض ملکوں ملکوں پھیلا) کو وہاں اپنی جگہ پر چھوڑ آ ؤ،اور دعائے حسنِ خاتمہ، درود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ وقرآن مجید، ختم پیرانِ کبار، لقائے جاں افزا اور اتباعِ حبیبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدد فرمائیں

(مقاماتِ مظہری، ص۵۵۰)

شاہ ابوسعید آپ کے حکم سے آپ کے جانشین ہوئے، لگ بھگ نو سال طالبین ومتوسلین کو فیض یاب کرتے رہے، تلخی، سختی، فقروفاقہ، جو کہ اس راستے کا، اس طریقے کا مرغوب مشغلہ ہے، سے خوب خوب گزرے، عین عیدالفطر کے دن وفات ہوئی، وفات سے پہلے اپنے دوسرے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی (جو سندِ حدیث کے سلسلہ میں مسندوقت شمار ہوتے ہیں، اور علمائے ہند خصوصاً اکابر علمائے دیوبند کے استاد ہیں، ان تمام اکابر علماء کی حدیث کی اسناد شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ کے واسطہ سے اوپر شاہ ولی اللہ تک اور آگے مصنفینِ کتبِ حدیث تک جاتی ہیں) کو وصیت فرمائی کہ اتباعِ سنت لازم ہے، اور اہلِ دنیا سے اجتناب کرنا، اہلِ دنیا کے در پر جاؤ گے، تو ذلیل ہو جاؤ گے، نہیں تو وہ کتوں کی طرح تیرے دروازے پر لوٹیں گے (مقاماتِ مظہری، ص۵۵۳)

(۲)......شاہ احمد سعید: شاہ ابوسعید کے صاحبزادے ہیں، اور حضرت شاہ غلام علی اور اپنے والد کے جانشین وخلیفہ بنے، آپ کی ذات سے (پورے ۲۳ سال ۱۲۵۰ھ تا ۱۲۷۳ھ) سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کا فیض برصغیر میں خصوصاً اور باہر کی دنیا میں عموماً بہت کثرت، عمومیت اور وسعت کے ساتھ پھیلا، حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے فیض کو پھیلانے اور آپ کے کام کو ترقی دینے میں شاہ احمد سعید کا نام بہت بلند اور خاص طور پر برصغیر میں سرفہرست ہے، 1857ء کے ہنگامے میں مجبوراً ہجرت کر کے حجاز جا کر متوطن ہوئے، مدینہ طیبہ میں مستقل قیام اختیار کیا، دو سال حیات مستعار کے گزار کر وہیں وفات پائی۔

شاہ احمد سعید کے خلفاء بھی کثرت سے ہوئے ہیں، جن کا احاطہ دشوار ہے، مناقبِ احمدیہ (تالیف شاہ محمد مظہر) میں ۸۰ خلفاء کا ذکر ہے، ہندوستان میں ان کے سلسلۂ فیض کی اشاعت شیخ دوست محمد قندھاری کے ذریعہ ہوئی، انہی شیخ دوست محمد قندھاری رحمہ اللہ کے خلیفہ خواجہ عثمان دامانی (وفات ۱۳۱۴ھ) تھے، جنہوں نے ڈیرہ اسماعیل خان کے قصبہ موسیٰ زئی میں بیٹھ کر سلسلہ نقشبندیہ کے فیض سے سارے خطہ کو معمور ومخمور کر دیا، پھر خواجہ عثمان کے خلیفہ خواجہ سراج الدین (وفات ۱۳۳۳ھ، لگ بھگ 1915ء) نے اس سلسلہ کے فیض کو دور تک

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور دیر تک پھیلایا، میانوالی میں کندیاں شریف کی سو سالہ قدیم خانقاہ سراجیہ آپ ہی کی یادگار ہے، جہاں کے خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ نصف صدی تک سلسلہ نقشبندیہ کا فیض لنڈھانے کے بعد ۱۴۳۱ھ، بمطابق مئی 2010ء میں فوت ہوئے ، مفسرِ قرآن اور داعی الی التوحید حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ (واں بچھراں، میانوالی، وفات ۱۳۸۲ھ) بھی آپ ہی کے خلیفہ تھے، جو شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ (تعلیم القرآن، راولپنڈی) کے استاد اور امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ (گکھڑ، گوجرانوالہ، وفات مئی 2009ء) کے مرشد اور شیخ تھے۔

(۳)......حضرت شاہ رؤف احمد مجددی: شاہ ابوسعید کے خالہ زاد بھائی ہیں، انہی کے ہمراہ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے تھے، حضرت شاہ غلام علی کے ملفوظات، مکتوبات اور مقامات آپ نے دُرُّ المعارف کے نام سے کتابی صورت میں جمع کئے، جو شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے حالات اور تذکرے کے لئے ماخذ اور سند کی حیثیت رکھتے ہیں (اس مضمون کے شروع میں اسی دُرُّ المقامات کے حوالے سے ایک دن کے مریدین وطالبین کا حال اوپر ہم لکھ آئے ہیں کہ کن کن مقامات سے یہ لوگ پروانہ وار کھِچے چلے آتے تھے)

(۴)......شاہ خطیب احمد: شاہ رؤف احمد کے فرزند ہیں، بھوپال میں جمادی الاولی ۱۲۶۶ھ میں فوت ہوئے، یہیں آپ کا اور آپ کے والد شاہ رؤف احمد رحمہ اللہ کا فیض مدت العمر نشر ہوا۔

(۵)......شاہ عبدالرحمٰن مجددی جالندھری: آپ کے والد بڑے حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمہ اللہ کے مرید ومتوسل تھے، اور آپ حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے، آپ کا فیض پنجاب میں خوب پھیلا، ۱۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

(۶)......مولوی بشارت اللہ: حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کی آپ کی طرف خاص توجہ اور نظر تھی، حضرت کے مکتوبات میں ان کا بڑا عمدہ تذکرہ ہوا ہے، ایک مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> مولوی صاحب (بشارت اللہ) میرے اصحاب میں ممتاز ہیں، علمِ ظاہری میں بھی کمال رکھتے ہیں (مقامات ص ۵۵۸)

(۷)......مولوی کرم اللہ محدث: ان کے والد نومسلم تھے، اللہ نے اسلام کی دولت سے سرفراز کیا، سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے تفسیر عزیزی انہی کی وجہ سے تصنیف کی تھی، مولوی کرم اللہ فنِ قرأت اور ساتوں قرأتوں میں سندِ وقت اور امام تھے، اکثر اہلِ دہلی بالواسطہ یا بلاواسطہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

قرأت میں انہی کے شاگرداور خوشہ چین رہے ہیں۔

(۸)......مولانا خالد رومی: حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ کے وہ ممتاز اور سربرآوردہ خلیفہ جنہوں نے ترکی سے آکر آپ سے فیض پایا، اور پھر یہاں سے جاکر ترکی، شام، مصر، عراق، حجاز میں ان کے ذریعہ سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کا فیض پھیلا اور خوب پھیلا، لاکھوں لوگوں نے آپ سے بیعت کی، اور سلسلہ ارادت میں شامل ہوئے، خاتمۃُ المحققین علامہ ابنِ عابدین شامی رحمہ اللہ بھی انہی مولانا خالد رومی کے مرید و متوسل ہیں۔ (جاری ہے......)

عباسی الیکٹرونکس

نینداور خواب SLEEP AND DREAM کے احکام وآداب

سونے، جاگنے اور خواب کے مسنون و مدلّل احکام وآداب

نینداور موت میں مشابہت، اللہ تعالیٰ کا نیند سے پاک ہونا، نیند کا عبادت وضرورت ہونا، رات ودن کی عظمت واہمیت، سونے، جاگنے کے لئے رات ودن کی فطری تقسیم، رات کی اہمیت، سونے، لیٹنے اور رات کے احکام وآداب، رات کی عبادت کی فضیلت واہمیت، سوکر اُٹھنے کے احکام وآداب، نماز کے وقت سونا اور طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنا، صبح وشام کے مسنون اذکار ودعائیں، نیند سے وضو ٹوٹنے اور نیند میں احتلام کے احکام۔

خواب کے احکام وآداب، خواب کی اقسام وانواع، انبیائے کرام اور صالح مومن کے خواب کی حیثیت، خواب نظر آنے کے بعد مسنون اعمال، جھوٹا خواب بیان کرنے اور خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کا حکم، استخارہ میں خواب نظر آنے کی حیثیت، نبی ﷺ کے پاکیزہ خواب، دوسروں کے خوابوں پر نبی ﷺ کی تعبیرات، صحابۂ کرام کے مبارک خواب۔

مصنّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پیارے بچو! مولانا محمد ناصر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

پیارے بچو! آپ جانتے ہو کہ پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے اونچے درجے کے صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کے امام اور خلیفہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے، تو انہوں نے دوسرے صحابہ سے مشورہ کیا، کہ میرے بعد مسلمانوں کا امام اور خلیفہ کون ہو؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے مشورہ کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد مسلمانوں کا امام اور خلیفہ بنادیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ صحابہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اور باقی سب صحابہ سے اونچا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی بہت خدمت کی۔

بچو! کیا آپ جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کب اور کہاں پیدا ہوئے تھے؟

مکہ کے جس خاندان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے، اُسی خاندان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی پیدا ہوئے تھے، یعنی قریش کے خاندان میں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطّاب تھا، اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ عمر بن خطّاب بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عمر کے والد خطّاب قریش کے سرداروں میں سے تھے، اور مکہ میں خطّاب کی بڑی عزت تھی، خطّاب لوگوں کے لڑائی جھگڑوں میں اُن کے فیصلہ بھی کرتے تھے، اور اُن میں صلح کراتے تھے۔

مکہ میں بہت کم لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے، اس لئے خطّاب نے اپنے بیٹے عمر کو لکھنا پڑھنا سکھایا۔

اور اس طرح حضرت عمر لکھنا پڑھنا بھی جان گئے، حضرت عمر بہت اچھی تقریر کرلیتے تھے، اور بہت بہادر تھے، گھوڑے پر بہت اچھی سواری کرلیتے تھے، اور بہت اچھی تیراندازی بھی کرتے تھے، کُشتی بھی لڑلیتے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تھے، اور جو حضرت عمر کے ساتھ کُشتی لڑتا تھا، حضرت عمرؓ اسے شکست دیدیتے تھے۔

حضرت عمر تجارت بھی کرتے تھے، اور تجارت کے لئے دوسرے ملکوں کا سفر کرتے تھے، اس لئے حضرت عمر میں بہت ساری خوبیاں تھیں۔

شروع میں مکہ کے عام لوگوں کی طرح حضرت عمر نے بھی اسلام قبول نہیں کیا تھا، اور حضرت عمر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تھے، جب مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف بُلانا شروع کیا، تو حضرت عمر کی بہن اور اُن کے شوہر دونوں نے اسلام قبول کرلیا، حضرت عمر نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا، بلکہ اس وقت تک حضرت عمر اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔

پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر کی بہادری اور سمجھداری کے بارے میں جانتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ عمر یا ابوجہل میں سے کسی کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیجئے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کی دعاء قبول فرمالی، اور حضرت عمر کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے دی۔

حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہوا کہ ایک سخت گرمی کے دن حضرت عمر نے مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے غصہ میں مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ کرلیا، اور تلوار لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگے، راستہ میں حضرت عمر کو ایک شخص ملا، جس نے عمر سے پوچھا کہ تلوار لے کر اتنے غصہ میں کہا جارہے ہو؟

حضرت عمر نے جواب دیا کہ اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے محمد کو ختم کرنے جارہا ہوں؟

اس شخص نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، آپ کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

حضرت عمر کو اور غصہ آ گیا، اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے بجائے پہلے اپنی بہن کے گھر کی طرف جانے لگے، حضرت عمر کی بہن اور اُن کے بہنوئی اس وقت اپنے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے، انہیں جب حضرت عمر کے آنے کا پتہ چلا تو انہوں نے قرآن کی تلاوت بند کردی، حضرت عمر کو اُن کے قرآن پڑھنے کی آواز آ چکی تھی، حضرت عمر نے گھر میں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، بہن نے دروازہ کھولا، تو حضرت عمر نے اپنی بہن سے کہا کہ اپنی جان کی دشمن، مجھے پتہ چل چکا ہے کہ تو نے اسلام قبول کرلیا ہے، اور ہمارے بتوں کی عبادت چھوڑ دی ہے، یہ کہہ کر حضرت عمر نے انہیں اور اُن کے شوہر کو سخت مارا، حضرت عمر کی بہن نے کہا کہ اے خطّاب کے بیٹے تو نے جو کرنا ہے، کرلے، ہم نے اسلام قبول کرلیا

Idara Ghufran

ہے، اور تو ہمیں اسلام سے نہیں ہٹا سکتا، جب حضرت عمر نے اپنی بہن کا یہ جواب سُنا تو انہوں نے اپنی بہن سے کہا کہ تم جو پڑھ رہی تھی، مجھے بھی سُناؤ۔

پہلے تو بہن نے اپنے بھائی عمر سے کہا کہ آپ ناپاک ہو، اور قرآن کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں، حضرت عمر نے ہاتھ منہ دھویا، پھر حضرت عمر نے بسم اللہ اور قرآن مجید کی کچھ دوسری آیتیں دیکھیں۔

قرآن میں تھا کہ اللہ پر ایمان لاؤ، اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ، حضرت عمر کا قرآن کی آیتوں کو دیکھنا تھا کہ حضرت عمر کا دل نرم ہوگیا، اور حضرت عمر نے اونچی آواز سے کلمہ:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

پڑھا، اور اسلام قبول کرلیا، اور پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ میں ایک گھر میں کچھ مسلمانوں کے ساتھ موجود تھے، جب مسلمانوں کو حضرت عمر کے آنے کا پتہ چلا، تو کچھ مسلمان گھبرا گئے کہ معلوم نہیں عمر کیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ جو بہت بہادر تھے، وہ بھی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، حضرت حمزہ نے کہا کہ عمر کو آنے دو، اگر عمر نے اسلام قبول کرلیا، تو ہم اُس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے، اور اگر عمر مسلمانوں کے ساتھ لڑنے آرہا ہے، تو ہم عمر کے ساتھ مقابلہ کریں گے، اور عمر کو ختم کردیں گے، لیکن حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک مسلمان مکہ میں چھپ کر عبادت کرتے تھے، جب حضرت عمر نے اسلام قبول کرلیا، تو حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم مسلمان سچے دین کو مانتے ہیں، اس لئے ہم چُھپ کر عبادت کیوں کریں؟ مجھے اجازت دیجئے کہ میں کعبہ میں جا کر سب کے سامنے اللہ کی عبادت کروں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر کی بہادری کو جانتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کعبہ میں عبادت کرنے کی اجازت دیدی۔

حضرت عمر نے کعبہ میں جا کر سب کے سامنے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، مکہ کے لوگ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہادری کو جانتے تھے، اور حضرت عمر سے ڈرتے تھے، اس لئے حضرت عمر سے مقابلہ کرنے کی کسی میں ہمت نہ ہوئی، اور حضرت عمر نے کعبہ میں کُھلم کُھلا اللہ تعالیٰ کی عبادت شروع کردی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بزمِ خواتین   ابوصہیب

آزمائش (دوسری وآخری قسط)

معزز خواتین! قرآنی آیات کے علاوہ احادیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا دنیا میں آنا آزمائش کے لئے ہے، چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک حدیث شریف اس طرح نقل فرمائی ہے:

عَنْ أَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ: لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (مسلم، رقم الحديث ۲۷۴۲ "۹۹")

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز وشاداب ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو، پس دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، اس لئے کہ بے شک بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے (ظاہر ہوا) تھا، اور ابنِ بشار کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو (مسلم)

تشریح: اس حدیث کو یہاں ذکر کرنے سے اصل مقصود تو یہ بتانا ہے کہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے، اور یہاں ہم انسانوں کا آنا اس لئے ہے کہ دیکھا جائے کہ ہم کیسے اعمال کرتے ہیں، لیکن حدیثِ مذکور میں اور بھی کئی فوائد اور کام کی باتیں ہیں، اسی لئے ان باتوں کا ذکر بھی ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ دنیا حُلوہ (یعنی میٹھی) اور خَضِرۃ (یعنی سرسبز وشاداب) ہے، حُلوۃ کا لفظ ح ل و سے بنا ہے، جس کے معنیٰ لغت میں میٹھے کے بھی آتا ہے، اور لذیذ کے بھی، حاصل یہ کہ جس طرح میٹھی اور لذیذ چیز کی طرف ہر انسان کی رغبت ہوتی ہے، اور ہر انسان اس کی طرف لپکتا ہے، اسی طرح دنیا کی چیزوں (مال، پیسہ، سونا، چاندی، زمین، مکان، کھیت، مویشی، گاڑیاں وغیرہ) کو حاصل کرنے کا ہر انسان کو شوق ہوتا ہے، اور ان کی طرف ہر انسان کا دل للچاتا ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور خَضِرۃ کا لفظ خ ض ر سے بنا ہے، جس کا معنیٰ لغت میں سر سبز و شاداب ہونے کا بھی آتا ہے، اور تازہ ہونے کا بھی، حاصل یہ کہ جس طرح تازہ چیزوں (یعنی تازہ پھل، پھول، سبزیوں وغیرہ) اور سرسبز وشاداب لہلہاتی ہوئی فصلوں اور سبزہ زاروں کو دیکھنے سے آدمی کی نگاہیں سَیر نہیں ہوتیں، اسی طرح دنیا کے سازوسامان خصوصاً نئے سازوسامان (مثلاً نئے گھر، نئی گاڑی، نئے زیور، نئے فرنیچر وغیرہ) کو دیکھ دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے، اور دیکھ دیکھ کر سیر نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ دنیا کو حُلوۃ اور خَضِرۃ فرمانے کی یہ ہے کہ جس طرح میٹھی چیز جلدی خراب ہوتی ہے اور سڑتی ہے، اسی طرح دنیا کی چیزیں بھی جلد خراب ہو کر فنا ہونے والی ہیں، نیا زیور پرانا ہو جاتا ہے، نئی گاڑی کا بعض اوقات ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، نئے برتن ٹوٹ جاتے ہیں، وغیرہ، اور خَضِرۃ فرمانے میں یہ بات بھی ہے کہ جس طرح تازہ پھول، تازہ پھل اور تازہ سبزی جلدی باسی ہو جاتی ہے، اور سبزہ زار ویران اور خشک ہو جاتے ہیں، اسی طرح دنیا کی رونقیں بھی جلد ماند پڑنے والی ہیں، غرضیکہ دنیا کے سازوسامان اور اس کی رنگینیوں پر فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ یہ جلد بگڑ جانے والی اور ویران ہونے والی اشیاء ہیں۔

دوسری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ "وان اللہ مستخلفکم فیھا" (یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے) مستخلف کا لفظ استخلاف سے بنا ہے، اور استخلاف کا معنیٰ لغت میں جانشین بنانے اور قائم مقام بنانے کے آتے ہیں، اور شارحینِ حدیث نے اس جملے کے دو مفہوم بتائے ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی چیزوں میں تصرف کرنے کے اعتبار سے انسانوں کو اپنا نمائندہ بنایا ہے، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تم سے پہلے گزرے ہوئے انسانوں کا قائم مقام اور جانشین بنایا ہے، دونوں معنوں کا امکان ہے، تیسری بات یہ فرمائی کہ "فینظر کیف تعلمون" (یعنی پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو) اس کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی چیزوں میں تصرف کرنے کی طاقت و اختیار انسان کو اس لئے عطا فرمایا ہے تاکہ انسان کی آزمائش کرے کہ وہ اس دنیا کی چیزوں کو کس طرح سے استعمال کرتے ہیں، آیا اللہ کے حکم اور اس کی رضا کو پیشِ نظر رکھ کر استعمال کرتے ہیں، یا اس کے حکم و رضا کو پسِ پشت ڈال کر، پہلی صورت میں انہیں کامیابی اور دوسری صورت میں ناکامی کا سامنا کرنا ہوگا۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ "فاتقوا الدنیا و اتقوا النساء" (یعنی دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو) اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے سازوسامان اور مال واسباب کی وجہ سے دھوکے میں مبتلا

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہونے سے بچو کہ دنیا کی سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں، کہیں ان سے دل لگا کر آخرت کی دائمی نعمتوں سے محروم نہ ہو جاؤ، یہ چیزیں دنیا کی زندگی گزارنے کے لئے جائز طریقے پر استعمال کرو، ایسا نہ ہو کہ دنیا کی اشیاء سے قلبی تعلق، دِلی لگاؤ اور محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف کرنے لگو کہ فرائض واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے لگو، یا حرام اور گناہ کے کاموں میں مبتلا ہونے لگو۔

پھر فرمایا ”واتقوا النساء“ (یعنی اور عورتوں سے بچو) اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کی وجہ سے ناجائز کاموں میں مبتلا ہونے سے بچو، کہیں ایسا نہ ہو کہ عورتوں کی محبت کی وجہ سے خلافِ شرع کاموں کا ارتکاب کرنے لگو، اس سے معلوم ہوا کہ مَردوں کو عورتوں کی وجہ سے نافرمانی میں مبتلا ہونے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ وہ مَردوں کو گناہ میں مبتلا ہونے کے مواقع مہیا نہ کریں، چنانچہ کوئی عورت اپنے شوہر سے کوئی ایسی فرمائش نہ کرے، جس کو پورا کرنا حلال آمدن میں مشکل ہو، پھر وہ اس فرمائش کو پورا کرنے کے لئے جھوٹ، دھوکہ وغیرہ کے ذریعہ پیسہ حاصل کرنے کی کوشش کرے، یا سود، رشوت حاصل کرنے کی کوشش کرے، اسی طرح کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی ناجائز کام یا گناہ کے کام کا مطالبہ نہ کرے کہ کہیں وہ اس کی محبت میں آ کر گناہگار ہو جائے، اسی طرح عورتوں کو چاہئے کہ وہ مَردوں کو شادی بیاہ وغیرہ کی ناجائز مروجہ رسومات پوری کرنے پر بھی اصرار نہ کریں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان رسومات سے بچنا چاہیں، مگر عورتوں کی باتوں میں آ کر کرنے لگیں، بلکہ عورتوں کو چاہئے کہ وہ مَردوں کو سمجھا بجھا کر ان رسومات سے باز رکھنے کی کوشش کریں، اسی طرح عورتوں کو چاہئے کہ وہ بے پردہ اور نیم عریاں ہو کر گھروں سے باہر نہ نکلیں، اور نہ ہی اس طرح غیر محرموں کے سامنے آئیں، کیونکہ بہت سے مرد اس طریقہ سے بھی خلافِ شرع کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور یہ خیال نہ کیا جائے کہ اس میں صرف مرد ہی گناہگار ہوں گے کہ ایسی عورتوں کی طرف نظریں اٹھانا اور دیکھنا مَردوں کا فعل ہے، اس لئے کہ حدیث شریف میں ایسی عورت پر بھی لعنت آئی ہے، جس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا جائے، جبکہ وہ کسی شرعی مجبوری کے بغیر بے پردہ و نیم عریاں ہو کر اجنبی مَردوں کے دیکھے جانے والی جگہ پر آ جائے، چنانچہ ارشاد ہے:

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ " (رواہ البیهقی فی شعب الایمان ، رقم الحدیث ۷۳۹۹)

ترجمہ: حضرت حسن رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے، دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

طرف دیکھا جارہا ہے۔[1]

اس کے بعد حدیث کے آخر میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **”فان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء“** (یعنی اس لئے کہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے ہوا تھا) اس جملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل میں عورتوں کی وجہ سے کھڑی ہوجانے والی آزمائش سے عبرت دلائی ہے کہ جس طرح اس قوم میں عورتوں کی وجہ سے فتنہ پیدا ہوگیا تھا، اسی طرح اس امت میں بھی عورتوں کی وجہ سے فتنہ پیدا ہوسکتا ہے، لہٰذا گزشتہ اقوام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اس قوم کے افراد کو اس طرح کی گمراہی میں پڑنے سے چوکنا اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

الغرض یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے، اور اس آزمائش میں کامیاب ہونے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے۔فقط۔واللہ الموفق۔

---

[1] قال الملا علی القاری رحمه الله فی شرح هذا الحديث:(وعن الحسن) أی البصری (مرسلا قال : بلغنی) أی عن الصحابة (أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال :لعن الله الناظر) أی بالقصد والاختيار (والمنظور إليه) أی من غير عذر واضطرار، وحذف المفعول ليعم جميع ما لا يجوز النظر إليه تفخيما لشأنه (رواه البيهقی فی شعب الإيمان)(مرقاة المفاتيح، ج۵ص ۲۰۵۹، باب النظر)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہر قرض صدقہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُلُّ قَرْضٍ صَدَقَۃٌ (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۳۴۹۸، ورواہ المعجم الصغیر، وشعب الایمان)

رواہ الطبرانی بإسناد حسن والبیھقی (الترغیب والترھیب للمنذری، تحت رقم الحدیث ۱۳۳۱)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرضہ صدقہ ہے (طبرانی، بیہقی)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

قَرْضُ الشَّیْءِ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَتِہٖ (السنن الکبریٰ للبیھقی، رقم الحدیث ۱۰۹۵۴، وإسنادہ صحیح، ارواء الغلیل، تحت رقم الحدیث ۱۳۸۹)

ترجمہ: کسی چیز کو قرض دینا اُس کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے (بیہقی)

مذکورہ احادیث میں کسی کو قرض دینے کے عمل کو صدقہ بلکہ صدقہ سے بہتر قرار دیا گیا ہے، جبکہ ابنِ ماجہ، بیہقی وغیرہ کی بعض دوسری احادیث میں مذکورہ تفصیل کے برعکس صدقہ کے ثواب کا قرض کے ثواب سے دوگنا ہونا زیادہ بتلایا گیا ہے، محدثین نے فرمایا ہے کہ بعض حالات میں دوسرے کو قرض دینا صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوتا ہے، اور بعض حالات میں صدقہ کرنا قرض دینے سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوتا ہے، بہرحال قرض دینا یا صدقہ کرنا دونوں ہی نیکی کے کام ہیں، اور موقع کی مناسبت سے قرض دینے یا صدقہ کرنے، جس عمل کو بھی اختیار کیا جائے، اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

دوبار قرض دینے کی فضیلت

حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ:

أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، وَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَوْلًى لِلنَّخَعِ تَاجِرٍ، فَإِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ قَضَاهُ، وَأَنَّهُ خَرَجَ عَطَاؤُهُ، فَقَالَ لَهُ الْأَسْوَدُ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتَ عَنَّا، فَإِنَّا قَدْ كَانَتْ عَلَيْنَا حُقُوقٌ مِنْ هٰذَا الْعَطَاءِ. فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: لَسْتُ فَاعِلًا. فَنَقَدَهُ الْأَسْوَدُ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ، حَتّٰى إِذَا قَبَضَهَا قَالَ لَهُ التَّاجِرُ: دُونَكَ فَخُذْهَا. قَالَ لَهُ الْأَسْوَدُ: قَدْ سَأَلْتُكَ هٰذَا فَأَبَيْتَ. قَالَ لَهُ التَّاجِرُ: إِنِّي سَمِعْتُكَ تُحَدِّثُنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَقْرَضَ قَرْضَيْنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَحَدِهِمَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ (الترغيب لابن شاهين، رقم الحديث ۴٦۴، ورواه ابن حبان، حديث حسن)

ترجمہ: اسود بن یزید، نخعی تاجر کے غلام سے قرض لے لیا کرتے تھے، پھر جب مالِ غنیمت میں سے انہیں حصہ ملتا، تو وہ قرض واپس کردیا کرتے، چنانچہ اُن کو مالِ غنیمت میں سے حصہ ملا، تو اسود نے تاجر سے کہا کہ اگر آپ چاہو تو ہمیں کچھ مہلت دے دو، اس لئے کہ اس مالِ غنیمت میں ہمارے اوپر کچھ اور بھی حقوق ہیں، تاجر نے کہا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا، چنانچہ اسود نے پانچ سو درہم (قرض) نقد ادا کردیے، جب تاجر نے یہ وصول کرلیے، تو اسود سے کہا کہ لیجئے، اب دوبارہ قرض لے لیں، اسود نے کہا کہ پہلے جب میں نے آپ سے قرض مانگا تھا، تو آپ نے انکار کردیا تھا، تاجر نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا تھا، آپ نے ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس کسی نے دو مرتبہ قرض دیا، اس کے لئے اس مال کے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کی طرح ثواب ہوتا ہے، اگر وہ حقیقت میں اس مال کو صدقہ کرے (ابن حبان)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

دومرتبہ قرض دینا ایک مرتبہ صدقہ کی طرح ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ - ﷺ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً (ابن ماجه، رقم الحديث ۲۴۳۰، حديث حسن)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی دوسرے مسلمان کو دومرتبہ قرض دیتا ہے، تو یہ اتنا مال ایک مرتبہ صدقہ کرنے کی طرح ہے (ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَقْرَضَ وَرِقًا مَرَّتَيْنِ كَانَ كَعِدْلِ صَدَقَةٍ مَرَّةً (شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ۳۲۸۲، صحيح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دومرتبہ چاندی صدقہ کی، تو وہ ایک مرتبہ صدقہ کرنے کے برابر ہے (بیہقی)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ السَّلَفَ يَجْرِي مَجْرٰى شَطْرِ الصَّدَقَةِ

(مسند احمد، رقم الحديث ۳۹۱۱، ومسند ابى يعلىٰ، إسناده حسن)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرض آدھے صدقے کے قائم مقام ہوتا ہے (مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

افضل صدقہ والے اعمال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَتَدْرُوْنَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : اَلْمَنِيْحَةُ، أَنْ يَّمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الدِّرْهَمَ، أَوْ ظَهْرَ الدَّابَّةِ، أَوْ لَبَنَ الشَّاةِ، أَوْ لَبَنَ الْبَقَرَةِ (مسند احمد، رقم الحديث ۴۴۱۵، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۵۳۲۶، حسن لغيره)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہو کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درہم (یعنی رقم) کا وہ قرض جو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو پیش کرے، یا جانور کی پشت (سواری کے لئے) اپنے بھائی کو پیش کرے، یا بکری کا دودھ یا گائے کا دودھ اپنے بھائی کو پیش کرے (تو یہ افضل صدقہ ہے) (مسند احمد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت مند مسلمان بھائی کو مالی قرض دینا، یا کسی ضرورت مند مسلمان بھائی کو سواری پیش کرنا وغیرہ افضل صدقہ ہے۔

اس حدیث سے مذکورہ اعمال کی اہمیت معلوم ہوئی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

آپ کے دینی مسائل کا حل " ادارہ

استنجاء واستبراء سے متعلق چند پہلوؤں کی تحقیق

ماہنامہ ''التبلیغ'' شمارہ دسمبر 2013ء - محرم۱۴۳۵ھ میں ''پانی یا ڈھیلے سے استنجاء کا تفصیلی حکم'' کے عنوان سے ایک تفصیلی مسئلہ شائع ہوا تھا، جس کے کسی حصہ پر ایک صاحبِ علم نے کچھ اشکال لکھ کر بھیجا تھا، اور ''استبراء'' کی اہمیت کو ذکر کرکے استنجاء کے مذکورہ مضمون پر کچھ شبہ ظاہر کیا تھا، جس کے جواب میں مندرجہ ذیل تحریر ارسال کی گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ ''التبلیغ'' شمارہ دسمبر 2013ء - محرم۱۴۳۵ھ میں ''پانی یا ڈھیلے سے استنجاء کا تفصیلی حکم'' کے عنوان سے جو مسئلہ شائع ہوا ہے، وہ مسئلہ دراصل ہماری ایک حال ہی میں شائع ہونے والی مفصل کتاب ''وساوِس اور حقائق'' طباعت: ربیع الاول ۱۴۳۵ھ۔ جنوری 2014ء، کے ایک حصہ کا اقتباس ہے، جو اس کتاب کے باب نمبر۲، بعنوان ''وسوسوں کی اقسام اور اُن کے احکام'' کی فصل نمبر۱۱ میں ''استنجاء سے متعلق وسوسوں کا حکم'' کے عنوان سے (صفحہ ۵۸۷ سے صفحہ ۵۹۵ تک) شائع ہوا ہے، جس میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل اور بعض متعلقہ پہلو ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

اس کتاب کے صفحہ ۵۹۴ پر مندرجہ ذیل عبارت بھی شائع ہوئی ہے کہ:

> استنجاء کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اعتدال پر رہتے ہوئے ایک مرتبہ اطمینان سے پیشاب و پاخانہ سے فراغت حاصل کرلی جائے اور ذہن پر بتکلف زور ڈالنے اور زور لگا لگا کر پیشاب کے قطروں کو خارج کرنے کے بجائے ذہن کو بوجھ سے فارغ کرکے بقدرِ ضرورت پانی کے استعمال پر اکتفاء کیا جائے، اور اگر کسی کو وسوسے آتے ہوں، تو اسے شرمگاہ پر بقدرِ ضرورت تین مرتبہ پانی بہانے پر اور اگر لوٹے وغیرہ سے مسلسل پانی ڈالا جارہا ہو، تو اتنا پانی ڈالنے پر اکتفاء کرنا چاہئے کہ تین مرتبہ شرمگاہ سے پانی گزر جانے یا نجاست دور ہوجانے کا گمان ہوجائے (وساوِس اور حقائق، صفحہ ۵۹۴)

اس عبارت میں اطمینان سے پیشاب و پاخانہ سے طہارت کا اطمینان حاصل کرلینا ہی مراد ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ماہنامہ ''التبلیغ'' کے محدود صفحات کے پیشِ نظر اس میں بعض اوقات مفصل مضمون کو مکمل طریقہ پر شائع کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

ماہنامہ ''التبلیغ'' میں شائع ہونے والے اس مضمون میں پانی یا ڈھیلے سے استنجاء کا مسئلہ اور اس سلسلہ میں وسوسہ کا علاج زیرِ بحث ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ استنجاء اسی وقت کیا جاتا ہے، جبکہ پیشاب یا پاخانہ سے مکمل طریقہ پر فراغت حاصل کرلی جائے، نہ یہ کہ ابھی تک پیشاب، پاخانہ کی آمد بند نہ ہو، اور استنجاء کرلیا جائے۔

اور منسلکہ تحریر میں جو چند عبارات نقل کی گئی ہیں، وہ استنجاء سے پہلے ''استبراء'' سے متعلق ہیں ''فھو خارج عن ماھیۃ الاستنجاء، کما سیجیئ''

لہٰذا ماہنامہ ''التبلیغ'' میں شائع شدہ مضمون کا ان سے درحقیقت کوئی تعارض نہیں۔

پھر استبراء کے بارے میں مشائخِ حنفیہ کی آراء مختلف ہیں، بعض فرض، بعض واجب، اور بعض استحباب کے قائل ہیں۔

لیکن اس سلسلہ میں ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ جب انقطاعِ بول وبراز کا امن واطمینان حاصل ہوجائے، تو پھر کسی چیز سے استبراء فرض یا واجب نہیں، البتہ بعض صورتوں میں مندوب ہوسکتا ہے۔

اور وسوسہ، فرض، واجب، سنت بلکہ مندوب ومشکوک سے بھی کمزور درجہ کی چیز ہوتی ہے، جس کی تردید کو فرض، واجب یا مندوب کے خلاف سمجھنا درست نہیں، اور اسی موضوع کو منقح کرنے لئے ''وساوِس اور حقائق'' کے عنوان سے مفصل کتاب لکھی گئی ہے، جس میں مختلف ابواب سے متعلق وساوس اور حقائق پر فرداً فرداً اور مفصلاً بحث کی گئی ہے۔

جہاں تک خاص نوم، بائیں کروٹ پر اضطجاع، مشی، تنحنح، مسِ ذکر، عضوِ تناسل کی تحریک وجھٹکنا وغیرہ کے ذریعہ سے استبراء حاصل کرنے کا تعلق ہے، تو اس بارے میں بھی صحیح وراجح یہی ہے کہ بذاتِ خود یہ چیزیں مقصود نہیں، بلکہ اہلِ علم حضرات کے اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں استبراء کو حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں، اور اصل مقصود ہر ایک کا اپنے طریقہ پر استبراء حاصل کرنا ہے، اگر کسی کو ان چیزوں میں سے کسی چیز کو اختیار کئے بغیر بھی استبراء کا امن واطمینان ہوجائے، تو اس کو ان میں سے کسی چیز پر عمل کرنا ضروری نہیں، لقول الفقہاء ''ومنھم من لایحتاج الی شیئ من ھذا'' کما سیجیئ، بلکہ اپنی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

طبیعت وعادت کے مطابق استبراء وطہارت کا حصول کافی ہے، کیونکہ ہر ایک اپنی حالت کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر جانتا ہے، اور اس اصول میں ''بطیئ الاستبراء'' بھی داخل ہے کہ وہ بھی اپنی عادت اور طبیعت کے مطابق استبراء وطہارت حاصل کرے گا۔

''والصحیح أن طباع الناس وعاداتهم مختلفة فمن حصل فی قلبه أنه صار طاهرا جاز له أن یستنجی لأن کل أحد أعلم بحاله. کما سیجیئ''

اور اس کا گھوم پھر کر مآل وہی اطمینان ہے، جس کا ذکر گزرا۔

اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ہر پاکی حاصل کرنے والا مومن استنجاء اسی وقت کیا کرتا ہے، جبکہ وہ اپنی عادت اور طبیعت کے مطابق اپنے قلب میں پیشاب، پاخانہ سے طہارت کا اطمینان حاصل کرلے، جو کہ فقہائے کرام کی طرف سے تصحیح شدہ موقف کے عین موافق ہے، اور اس کے بجائے اضطجاع علی شقه الایسر، تنحنح، نوم وغیرہ، ایسی چیزیں ہیں کہ عوام تو درکنار خواص کا بھی ان پر عمل نہیں، بلکہ علم بھی نہیں۔

لہٰذا ''بطیئ الاستبراء'' کے لئے روئی وغیرہ رکھنے کے طریقہ کی تخصیص بھی ہمارے نزدیک مناسب نہیں۔

بلکہ طب ومیڈیکل سائنس کے اعتبار سے ایک ہی شخص کے مختلف اوقات وادوار میں پیشاب کا اخراج کرنے والے غدود Prostate gland کی کیفیت اور اس کے نتیجہ میں پیشاب کی نالی یعنی ''مجری البول'' Urethra سے پیشاب کی کیفیت اور اس کے اخراج کی رقت وشدت اور آمد وانقطاع کی حالت اور دورانیہ وزمانہ یکساں نہیں ہوتا، غذا، مزاج واخلاط اور گرمی وسردی اور تری وخشکی کے اختلاف سے بھی طبیعت مختلف رہتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ شرعی وطبی اعتبار سے سب کے لئے استبراء وطہارت کا یکساں طریق مقرر نہیں ہے، اور کسی ایک طریق کو ذکر کرکے سب کو اس کا مکلّف وپابند بنانا درست نہیں، بلکہ بلاضرورت ایسے نکات عوام کے سامنے چھیڑنے سے وہ تشویش اور وسوسوں کا شکار ہوجاتے ہیں، خاص طور پر جبکہ وساوس کا موضوع زیرِ بحث ہو، اور شریعت نے وسوسوں پر عمل کرنے سے روکا ہے، اور اسی وجہ سے اس کے لئے پانی کے چھینٹے مارنے کے نسخہ کو تجویز کیا ہے، اور فقہائے کرام نے بھی اس قسم کے وساوِس سے بچنے کے لئے مذکورہ نسخہ کو ذکر کیا ہے۔

الاستبراء لغة: طلب البراء ة، وفی الاصطلاح: طلب البراء ة من الخارج بما تعارفه الإنسان من مشی أو تنحنح أو غیرهما إلی أن تنقطع المادة، فهو خارج عن ماهیة الاستنجاء، لأنه مقدمة له (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۴ ص ۱۱۳، مادة ''استنجاء'')

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

الاستبراء إما أن يكون من الغائط، وإما أن يكون من البول، فإذا كان من الغائط فإنه يكفيه أن يحس من نفسه أنه لم يبق شيء في المخرج مما هو بصدد الخروج.

وأما إذا كان من البول، فهو إما من المرأة، وإما من الرجل، فأما المرأة فإنه لا استبراء عليها عند الحنفية، ولكن إذا فرغت تنتظر قليلا ثم تستنجي، وذهب الشافعية والحنابلة إلى أن المرأة تستبرء بعصر عانتها.

وأما الرجل فاستبراؤه يحصل بأي أمر اعتاده دون أن يجره ذلك إلى الوسوسة .

آداب الاستبراء :

للاستبراء آداب منها :أن يطرد الوسواس عن نفسه .قال الغزالي :ولا يكثر التفكر في الاستبراء ، فيتوسوس ويشق عليه الأمر .

ومن وسائل طرد الوسواس النضح، وهو رش الماء ، واختلف في موضع النضح، فحكى النووي أنه نضح الفرج بماء قليل بعد الوضوء لدفع الوسواس.

وقيل :هو أن ينضح ثوبه بالماء ، بعد الفراغ من الاستنجاء ؛ لدفع الوسواس أيضا .

قال الغزالي :وما يحس به من بلل، فليقدر أنه بقية الماء ، فإن كان يؤذيه فليرش عليه الماء حتى يقوى في نفسه ذلك، ولا يسلط عليه الشيطان بالوسواس، وفي الخبر أنه صلى الله عليه وسلم فعله.وهذا الحديث أخرجه النسائي عن الحكم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم :كان إذا توضأ أخذ حفنة من ماء فقال بها هكذا وفي رواية أخرى عن الحكم بن سفيان قال :رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ونضح فرجه قال أحمد :فنضح فرجه، علق عليه السندي فقال :وقيل :نضح أي استنجى بالماء ، وعلى هذا فمعنى إذا توضأ أراد أن يتوضأ، وقيل :رش الفرج بالماء بعد الاستنجاء ليدفع به وسوسة الشيطان، وعليه الجمهور وكأنه يؤخره أحيانا إلى الفراغ من الوضوء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳ص ۱۲۹ ، مادة "استبراء")

(ويجب الاستبراء بالمشي أو التنحنح أو النوم) أي الاضطجاع على شقه الأيسر حتى يستقر قلبه على انقطاع العود كذا في الظهيرية (وقيل يكتفي بمسح الذكر واجتذابه ثلاث مرات) ، والصحيح أن طباع الناس وعاداتهم مختلفة فمن وقع في قلبه أنه صار طاهرا جاز له أن يستنجي لأن كل أحد أعلم بحاله كذا في التتارخانية (دررالحكام شرح غرر الاحكام، ج ۱ ص ۴۹،۵۰، كتاب الطهارة، باب تطهير الانجاس)

ويستحب الاستبراء من البول بتنحنح، أو مشي، أو مسح ذكر .ولا يبالغ فيه، لأنه يورث الوسوسة الموجبة للشبهة(شرح النقاية، ج ۱ ص ۱۷۴، كتاب الطهارة)

والمراد طلب الخ "أفاد أن السين والتاء فيه للطلب ويصح جعلهما للمبالغة وهو الأبلغ قوله" :حتى يزول أثر البول "خصه لأن الغالب أن يتأخر أثر البول وإلا فالغائط كذلك إذ لا فرق قوله " :ولا تحتاج المرأة إلى ذلك "أي الاستبراء المذكور في الرجل لاتساع محلها وقصره قوله" :وعصر ذكره برفق "وما قيل أنه يجذب الذكر بعنف مرة بعد أخرى فيه نظر لأنه يورث الوسواس ويضر بالذكر كما في شرح المنكاة قوله : "فلا يقيد بشيء "قال في المضمرات ومتى وقع في قلبه أنه صار طاهرا جاز له أن يستنجي لأن كل أحد أعلم بحاله اهـ ولو عرض له الشيطان كثيرا لا يلتفت إليه بل ينضح فرجه وسراويله بالماء حتى إذا شك حمل البلل على ذلك النضح ما لم يتيقن خلافه كذا في الفتح(حاشية الطحطاوي على المراقي، ج ۱ ص ۴۳، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء)

الاستبراءُ قبل الاستنجاء، وفي المشكلات:إنه فرض، وطباع الناس، وعاداتُهم مختلفة، فَمنْ حصل في قلبه أنه صار طاهراً، جاز له أن يستنجيَ، لأن كلَّ أحد أعلمُ بحاله (الدررالمباحة للنحلاوي، ج ۱ ص ۳۲۱،الباب

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

الخامس فی الأخلاق، والصفات الذمیمة، وغوائلها)

ویجب الاستبراء والتنحنح، وقیل :یکفی بمسح الذکر واجتذابه ثلاث مرات والصحیح أن طباع الناس وعاداتهم مختلفة فمن غلبه أنه صار طاهرا جاز له أن یستنجی؛ لأن کل أحد أعلم بحاله(مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر، ج ۱، ص ۶۷، کتاب الطهارة، باب الانجاس)

(فروع فی الاستبراء)مطلب فی الفرق بین الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء (قوله :یجب الاستبراء إلخ) هو طلب البراءة من الخارج بشیء مما ذکره الشارح حتی یستیقن بزوال الأثر .وأما الاستنقاء هو طلب النقاوة :وهو أن یدلک المقعدة بالأحجار أو بالأصابع حالة الاستنجاء بالماء .وأما الاستنجاء :فهو استعمال الأحجار أو الماء ، هذا هو الأصح فی تفسیر هذه الثلاثة کما فی الغزنویة .وفیها أن المرأة کالرجل إلا فی الاستبراء فإنه لا استبراء علیها، بل کما فرغت تصبر ساعة لطیفة ثم تستنجی، ومثله فی الإمداد .وعبر بالوجوب تبعا للدرر وغیرها، وبعضهم عبر بأنه فرض وبعضهم بلفظ ینبغی وعلیه فهو مندوب کما صرح به بعض الشافعیة، ومحله إذا أمن خروج شیء بعده فیندب ذلک مبالغة فی الاستبراء أو المراد الاستبراء بخصوص هذه الأشیاء من نحو المشی والتنحنح، أما نفس الاستبراء حتی یطمئن قلبه بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب، ولذا قال الشرنبلالی :یلزم الرجل الاستبراء حتی یزول أثر البول ویطمئن قلبه . وقال :عبرت باللزوم لکونه أقوی من الواجب؛ لأن هذا یفوت الجواز لفوته فلا یصح له الشروع فی الوضوء حتی یطمئن بزوال الرشح .اهـ .(قوله :أو تنحنح) لأن العروق ممتدة من الحلق إلی الذکر وبالتنحنح تتحرک وتقذف ما فی مجری البول .اهـ .ضیاء .(قوله :ویختلف إلخ) هذا هو الصحیح فمن وقع فی قلبه أنه صار طاهرا جاز له أن یستنجی؛ لأن کل أحد أعلم بحاله ضیاء (ردالمحتار، ج ۱ ص ۳۴۴، ۳۴۵، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء)

والاستبراء عموماً یختلف باختلاف الناس .والقصد أن یظن أنه لم یبق بمجری البول شیء یخاف خروجه، فمنهم من یحصل هذا بأدنی عصر، ومنهم من یحتاج إلی تکرّره، ومنهم من یحتاج إلی تنحنح، ومنهم من لا یحتاج إلی شیء من هذا .ویکره حشو مخرج البول من الذکر بنحو قطن، وإطالة المکث فی محل قضاء الحاجة، لأنه یورث وجعاً فی الکبد(الفقه الاسلامی وادلتهٗ للزحیلی، ج ۱ ص ۳۴۷،کتاب الطهارة، القسم الاول، الفصل الثانی)

یہ تفصیل اس سلسلہ میں منسلکہ تحریر کے پیشِ نظر عرض کردی گئی ہے، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ کئی مشائخ اور متاخرین کی کتب میں بعض ایسے اقوال بھی درج ہیں کہ جن کی نصوص بلکہ متقدمین فقہائے کرام کے اقوال سے تائید نہیں ہوتی، علامہ شامی رحمہ اللہ کے بھی متعدد اقوال ایسے نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا شریعتِ مطہرہ کی منصوص تعلیمات کے مقابلہ میں اس طرح کے اقوال اور ان میں ذکر کردہ پہلوؤں کو زیادہ اہمیت دینے اور نصوص کو نظر انداز کرنے کا طریقہ کار کم از کم ہم اپنے لئے موزوں نہیں سمجھتے، کوئی دوسرا سمجھے اور اس پر عمل کرے، تو یہ اس کا اپنا عمل ہے۔

ایک مدت سے تجربات کے بعد ہمیں اس طریقہ میں امت کی عمومی و ہمہ جہتی افادیت محسوس ہوئی کہ متعلقہ وپیش آمدہ مسئلہ میں شریعتِ مطہرہ کی منصوص تعلیمات کو مقدم رکھ کر اُمت کی رہنمائی کی جائے، اور علمی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

نکات اور باریکیوں یا مخصوص اصطلاحات وتعبیرات میں عوام کو مبتلا نہ کیا جائے، اور جو پہلو مفید سمجھا جائے، اس کو بقدرِ ضرورت عام فہم انداز میں بیان کرنے پر اکتفاء کیا جائے۔

اسی طریقۂ کار کے مطابق ماہنامہ ''التبلیغ'' کا مذکورہ مضمون بھی ملاحظہ کرنا چاہیے۔ فقط

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان

۱۰/ ربیع الآخر/ ۱۴۳۵ھ 11/ فروری/ 2014ء بروز منگل

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ (اضافہ واصلاح شدہ جدید ایڈیشن)

وساوِس اور حقائق

قرآن وسنت، فقہاء ومحدثین اور اہل السنۃ والجماعۃ کی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں وسوسوں کی حقیقت اور ان کے احکام، وسوسوں کی اقسام وانواع، وسوسوں کے گناہ ہونے نہ ہونے کا حکم، وسوسوں پر عمل اور ان کی تصدیق کے نتائج ونقصانات، وہم اور مالیخولیا کی بیماری کی حقیقت اور اس سے متعلق واقعات، ایمان، گناہ، ناپاکی، حرمت، طہارت، استنجاء، وضو، غسل، نماز، طلاق اور خواب وغیرہ سے متعلق وسوسوں پر تفصیلی کلام، پاکی وناپاکی اور حلت وحرمت سے متعلق اہم اصول اور مسائل، اور ناپاک چیز کو پاک کرنے کی سہل وآسان صورتیں، وسوسوں کے ضرر ونقصان سے حفاظت کا طریقہ۔

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی

Idara Ghufran

کیا آپ جانتے ہیں؟　مفتی محمد رضوان

* 1 دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

تمباکو نوشی (Tobacco and Smoking) کے احکام (قسط ۱)

تمباکو یا تنبا کو کو عربی زبان میں ''تبغ'' اور ''تتن'' یا ''تنباک'' اور انگریزی زبان میں ''Tobacco'' کہا جاتا ہے، جس میں حقہ، بیڑی، سگریٹ نوشی اور ناک میں تمباکو چڑھانے اور منہ کے ذریعہ سے تمباکو کھانے اور نسوار کھانے یا ناک سے سونگھنے کی تمام صورتیں داخل ہیں، کیونکہ یہ تمباکو نوشی کی مختلف شکلیں ہیں، اور آج کل تمباکو نوشی کے بہت سے طریقے استعمال کیے جارہے ہیں، جن میں پینے، سونگھنے اور کھانے وچبانے کی مختلف شکلیں ہیں، مثلاً مختلف طرح کی سگریٹ، حقہ، بیڑی، اور تمباکو کا چوس کر استعمال کرنا، جس میں خشک نسوار، نمدار نسوار، عام نسوار، ست والی نسوار، سبز نسوار، کالی نسوار، گٹکا، گھینی، نرم پتہ، چیموں، مشری، مراس، پلگ، شمع، تمباکو ٹکیہ اور تمباک، پان، سپاری، اک مک، کھیوام، ماوا، ینگ، نرم پتہ، تمباکو چیونگم اور زرہ، اور خشک اور مائع نسوار کو باریک پیس کر خوشبودار فلیور ملا کر ناک کے ذریعے سونگھنا، اور پیسٹ کے طور پر استعمال کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

تمباکو نوشی کی معروف ومشہور شکلوں کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

بیڑی وسگریٹ کی شکل میں تمباکو نوشی Smoking

تمباکو نوشی کی ایک شکل، بیڑی وسگریٹ نوشی کی شکل میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان میں Smoking کہا جاتا ہے، اور سگریٹ کو عربی زبان میں ''سیجارہ'' یا ''دخینہ'' یا ''دخان'' یا ''تدخین'' اور انگریزی زبان میں Cigarette کہا جاتا ہے۔

سگریٹ یا بیڑی میں دراصل کسی کاغذ، یا پتے وغیرہ میں تمباکو کو لپٹا ہوتا ہے، جس کو آگ میں سلگا کر اور منہ کے سانس کے ذریعہ سے دھواں کھینچ کر پیا جاتا ہے، دھواں منہ کے اندر لے جا کر منہ اور ناک سے سانس کے ساتھ دھویں کو واپس باہر پھینکا جاتا ہے۔

بیڑی وسگریٹ، دنیا میں مختلف طرح کی رائج ہیں، بعض سستی، بعض مہنگی، بعض زیادہ مہنگی، اور تمباکو بھی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مختلف طرح کے ہوتے ہیں، بعض ہلکے، بعض شدید، پھر بعض سگریٹ میں تمباکو کے ساتھ دوسری چیزوں کے ہلکے یا تیز اجزاء بھی شامل کئے جاتے ہیں، اور سگریٹ و بیڑی نوش بھی مختلف طرح کے ہیں۔

حُقّہ Hookah یا شیشے کی شکل میں تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ایک شکل، حقہ نوشی کی شکل میں رائج ہے، جس کو عربی زبان میں ”نارجیلة“ اور ”الشیشة“ اور فارسی زبان میں ”قلیان“ ”قلیون“ یا ”غلیون“ اور انگریزی زبان میں ”Hookah“ یا ”Hubble“ کہا جاتا ہے، اور بعض علاقوں میں اس کے لئے ہبلی ببلی hubbly-bubbly کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔

حقہ دراصل ایک آلہ ہوتا ہے، جس کے اوپر والے حصہ میں تمباکو آگ پر سلگا کر رکھا جاتا ہے، اور مخصوص نالی سے منہ لگا کر اندر کی طرف کو سانس کھینچنے کے نتیجہ میں پانی اور نالی سے گزرتا ہوا دھواں منہ میں داخل ہوتا ہے، اور سگریٹ وغیرہ کی طرح اس میں مختلف قسم کے تمباکو مفرد یا مرکب انداز میں استعمال کئے جاتے ہیں، اور حقہ نوشی کرنے والے بھی مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔

حقہ کے ذریعہ سے تمباکو یا تمباکو کے کشید کردہ عرق کے ساتھ مختلف دوسرے انتہائی مضر اور زہریلے اجزاء کیمیکلز بھی شامل کر کے حقہ نوشی کی جاتی ہے، اور اس طرح کی حقہ نوشی کو آج کل ہمارے عرف میں ”شیشہ“ کہا جاتا ہے۔

سگار Cigar کی شکل میں تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ایک شکل، سگار کی شکل میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان میں ”Cigar“ اور عربی زبان میں ”السیجار“ اور فارسی زبان میں ”سیگار“ کہا جاتا ہے۔

یہ بھی تمباکو یا سگریٹ نوشی کی ایک مخصوص صورت ہے، جس میں سگریٹ کے مقابلہ میں دیر تک سلگتے رہنے اور زیادہ تیز ہونے کی تاثیر پائی جاتی ہے، اور عموماً قیمت کے اعتبار سے بھی یہ سگریٹ کے مقابلہ میں مہنگا ہوتا ہے، اسی لئے سگریٹ کے مقابلہ میں سگار نوشی کرنے والوں کی تعداد میں کچھ کمی پائی جاتی ہے۔

پائپ کی شکل میں تمباکو نوشی Tobacco pipe

تمباکو نوشی کی ایک شکل مخصوص پائپ کے ذریعہ تمباکو نوشی کی صورت میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

میں ’’Tobacco pipe‘‘ اور عربی زبان میں ’’غلیون التدخین‘‘ اور فارسی زبان میں ’’پیپ‘‘ کہا جاتا ہے۔

اس میں بھی سگریٹ کی طرح تمباکونوشی کی جاتی ہے، اوراس میں سگریٹ وحقہ کی طرح مختلف قسم کے تمباکو، استعمال کئے جاتے ہیں۔

نسوار کی شکل میں تمباکونوشی Chewing or Snuff tobacco

تمباکونوشی کی ایک شکل، نسوار کی شکل میں رائج ہے، ’’نسوار‘‘ کو بھی تمباکو سے تیار کیا جاتا ہے، جس میں بعض اوقات دوسرے اجزاء بھی شامل کر لئے جاتے ہیں، اوراس کا استعمال ناک کے ذریعہ سونگھ کر یا ناک میں چڑھا کر بھی ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں ’’Snuff tobacco‘‘ اور عربی زبان میں ’’الشـــمة‘‘ کہا جاتا ہے، اور بعض اوقات نسوار کا استعمال منہ میں رکھ کر یا چبا کر ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں ’’Chewing tobacco‘‘ کہا جاتا ہے۔

نسوار کے اندر بھی اصل جوہر تمباکو کا ہوتا ہے، اوراس میں بھی مختلف قسم کے ہلکے اور تیز تمباکو شامل کئے جاتے ہیں، اور بعض اوقات شدت وتیزی پیدا کرنے کے لئے دوسری چیزوں کے اجزاء وکیمیکلز بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

پان Paan کی شکل میں تمباکونوشی

تمباکونوشی کی ایک شکل پان کی شکل میں رائج ہے، پان دراصل ایک مخصوص درخت (تنبول) کا غیرنشہ آور پتہ ہے، جس میں چھالیہ (Areca catechu) اور کتھا، چونا وغیرہ اور بعض اوقات تمباکو شامل کر کے منہ میں چبایا جاتا ہے، جس سے منہ میں غیر معمولی لعاب پیدا ہوتا ہے۔

اور یہاں ہماری مراد پان کے ساتھ تمباکونوشی کرنا ہی ہے۔

پان یا نسوار کے ذریعہ تمباکونوشی کی متبادل صورتیں آج کل مختلف خشک جوہر واجزاء کی شکل میں بھی رائج ہوگئی ہیں، جن کو آج کل کی سادی زبان میں ہمارے یہاں ’’گٹکا‘‘ وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے، اوراس میں بھی ہلکی اور تیز مختلف طرح کی قسمیں رائج ہیں۔

تمباکونوشی کے شرعی حکم میں اہلِ علم کی آراء

تمباکونوشی کی یہ سب صورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے زمانہ میں رائج نہیں تھیں، بلکہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بعد میں ان کا رواج ہوا، اور بعض حضرات کے بقول دسویں صدی ہجری میں تمبا کونوشی کا آغاز ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ [1]

علاوہ ازیں تمبا کونوشی کی مختلف صورتیں اور ہلکے یا تیز مختلف طریقے رائج ہیں، اوران کا استعمال بھی سب لوگ یکساں طریقہ پرنہیں کرتے۔

اس وجہ سے تمبا کونوشی کے شرعی حکم کی تعیین کے متعلق بعد کے اہلِ علم حضرات میں اختلافِ رائے پیدا ہوا۔

بعض نے تمبا کونوشی کی مذکورہ صورتوں کوحرام قراردیا، اور بعض نے مکروہ قرار دیا، اور بعض نے مباح وجائز قرار دیا، اور ہرایک نے اپنی رائے پر دلائل بھی پیش کئے، اوراس موضوع پر بعض اہلِ علم حضرات نے مستقل رسائل بھی تحریر وتصنیف کئے، ہم اجمالی اور مختصر انداز میں اس سلسلہ میں پائے جانے والے مختلف اقوال کا ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔ [2]

(۱)......تمبا کونوشی کی حُرمت کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمبا کونوشی کوحرام قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق

---

[1] التبغ (بتاء مفتوحة) لفظ أجنبى دخل العربية دون تغيير، وقد أقره مجمع اللغة العربية .وهو نبات من الفصيلة الباذنجانية يستعمل تدخينا وسعوطا ومضغا، ومنه نوع يزرع للزينة، وهو من أصل أمريكى، ولم يعرفه العرب القدماء .

ومن أسمائه :الدخان، والتتن، والتنباک.

لكن الغالب إطلاق هذا الأخير على نوع خاص من التبغ كثيف يدخن بالنارجيلة لا باللفائف.

ومما يشبه التبغ فى التدخين والإحراق :الطباق، وهو نبات عشبى معمر من فصيلة المركبات الأنبوبية الزهر، وهو معروف عند العرب، خلافا للتبغ، والطباق :لفظ معرب .وفى المعجم الوسيط :الطباق: الدخان، يدخن ورقه مفروما أو ملفوفا -وقال الفقهاء عن الدخان :إنه حدث فى أواخر القرن العاشر الهجرى وأوائل القرن الحادى عشر، وأول من جلبه لأرض الروم (أى الأتراک العثمانيين) الإنكليز، ولأرض المغرب يهودى زعم أنه حكيم، ثم جلب إلى مصر، والحجاز، والهند، وغالب بلاد الإسلام (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۱، مادة "تبغ")

[2] الأحكام المتعلقة بالتبغ:

حكم استعماله :منذ ظهور الدخان -وهو الاسم المشهور للتبغ -والفقهاء يختلفون فى حكم استعماله، بسبب الاختلاف فى تحقق الضرر من استعماله، وفى الأدلة التى تنطبق عليه، قياسا على غيره، إذ لا نص فى شأنه.فقال بعضهم :إنه حرام، وقال آخرون :إنه مباح، وقال غيرهم :إنه مكروه.

وبكل حكم من هذه الأحكام أفتى فريق من كل مذهب، وبيان ذلک فيما يلى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۱، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [1]

ان حضرات نے تمباکونوشی کے حرام ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

(۱)......تمباکونوشی کی وجہ سے ابتداءً بہت تیز نشہ پیدا ہوتا ہے، اسی وجہ سے جس شخص کو اس کی عادت نہ ہو، اس کو تمباکونوشی کرنے سے چکر آتے ہیں، متلی ہوتی ہے، اور سخت جی گھبراتا ہے، اور شدید بے چینی ہوتی ہے، اور پھر رفتہ رفتہ عادت ہوجانے کی وجہ سے نشہ اور مذکورہ کیفیات کا احساس کم یا ختم ہوجاتا ہے، اور پھر یہ نشہ ایک ظاہری سرور اور لذت آمیز کیفیت سے تبدیل ہوجاتا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ تمباکو، نشہ آور چیزوں میں داخل ہے، جن کو شریعت نے مخدرات یا مفترات کا نام دیا ہے، جیسا کہ بھنگ، افیون وغیرہ۔ [2]

(۲)......تمباکو، بنیادی طور پر نشہ آور چیز ہونے کی وجہ سے شراب کے مثل ہے، اور اسی وجہ سے اول وہلہ میں اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی جائز نہیں۔

البتہ ان حضرات نے تمباکو کو ناپاک قرار نہیں دیا، اور نہ ہی اس کے پینے والے پر شراب نوشی

---

[1] القائلون بتحريمه وأدلتهم:
ذهب إلى القول بتحريم شرب الدخان من الحنفية :الشيخ الشرنبلالى، والمسيرى، وصاحب الدر المنتقى، واستظهر ابن عابدين أنه مكروه تحريما عند الشيخ عبد الرحمن العمادى.
وقال بتحريمه من المالكية :سالم السنهورى، وإبراهيم اللقانى، ومحمد بن عبد الكريم الفكون، وخالد بن أحمد، وابن حمدون وغيرهم.
ومن الشافعية :نجم الدين الغزى، والقليوبى، وابن علان، وغيرهم.
ومن الحنابلة الشيخ أحمد البهوتى، وبعض العلماء النجديين.
ومن هؤلاء جميعا من ألف فى تحريمه كاللقانى والقليوبى ومحمد بن عبد الكريم الفكون، وابن علان .
واستدل القائلون بالحرمة بما يأتى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۲، مادة "تبغ")

[2] أ -أن الدخان يسكر فى ابتداء تعاطيه إسكارا سريعا بغيبة تامة، ثم لا يزال فى كل مرة ينقص شيئا فشيئا حتى يطول الأمد جدا فيصير لا يحس به، لكنه يجد نشوة وطربا أحسن عنده من السكر .أو أن المراد بالإسكار :مطلق المغطى للعقل وإن لم يكن معه الشدة المطربة، ولا ريب أنها حاصلة لمن يتعاطاه أول مرة . وهو على هذا يكون نجسا، ويحد شاربه، ويحرم منه القليل والكثير (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۲، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کی اسّی (۸۰) کوڑوں کی شکل میں حد والی اسلامی، قانونی سزا جاری ہونے کا حکم لگایا۔ [1]

(۳)......تمباکو نوشی کی وجہ سے صحت اور بطورِ خاص عقل کو ضرَر و نقصان لاحق ہوتا ہے، چنانچہ اس سے دل پر بھی بُرے اثرات پڑتے ہیں، اور اعضاء وقویٰ میں کمزوری پیدا ہوتی ہے، اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، جیسا کہ کھانسی جوٹی بی کے مرض کا باعث بنتی ہے، اور اس کے نتیجہ میں موت تک بھی واقع ہوجاتی ہے۔

اور اسی وجہ سے اطباء کا تمباکو نوشی کے مضر اور صحت کے لئے نقصان دہ ہونے پر اتفاق ہے، اور اس کو اطباء نے سخت مہلک چیز قرار دیا ہے، اور اب تمباکو نوشی کے مختلف نقصانات مسلسل تجربات کے بعد ظاہر ہوچکے ہیں، جس سے تمباکو نوشی کا ناجائز وحرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ [2]

(۴)......تمباکو نوشی میں اسراف، فضول خرچی اور مال کا بے جا ضیاع اور حقوق اللہ وحقوق العباد کا تلف کرنا لازم آتا ہے، جو کہ قرآن وسنت کی رُو سے گناہ، بلکہ حرام ہے۔

---

[1] ب -إن قيل :إنه لا يسكر، فهو يحدث تفتيرا وخدرا لشاربه، فيشارك أولية الخمر فى نشوته، وقد قالت أم سلمة رضى الله تعالى عنها :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر قال العلماء : المفتر :ما يحدث الفتور والخدر فى الأطراف وصيرورتها إلى وهن وانكسار، ويكفى حديث أم سلمة حجة، ودليلا على تحريمه .ولكنه على هذا لا يكون نجسا ولا يحد شاربه، ويحرم القليل منه كالكثير خشية الوقوع فى التأثير، إذ الغالب وقوعه بأدنى شىء منها، وحفظ العقول من الكليات الخمس المجمع عليها عند أهل الملل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٣، مادة "تبغ")

[2] ج -أنه يترتب على شربه الضرر فى البدن والعقل والمال، فهو يفسد القلب، ويضعف القوى، ويغير اللون بالصفرة، ويتولد من تكاثف دخانه فى الجوف الأمراض والعلل، كالسعال المؤدى لمرض السل، وتكراره يسود ما يتعلق به، وتتولد منه الحرارة، فتكون داء مزمنا مهلكا، فيشمله قوله تعالى :(ولا تقتلوا أنفسكم) وهو يسد مجارى العروق، فيتعطل وصول الغذاء منها إلى أعماق البدن، فيموت مستعمله فجأة. ثم قالوا :والأطباء مجمعون على أنه مضر، قال الشيخ عليش :أخبر بعض مخالطى الإنكليز أنهم ما جلبوا الدخان لبلاد الإسلام إلا بعد إجماع أطبائهم على منعهم من ملازمته، وأمرهم بالاقتصار على اليسير الذى لا يضر، لتشريحهم رجلا مات باحتراق كبده وهو ملازمه، فوجدوه ساريا فى عروقه وعصبه، ومسودا مخ عظامه، وقلبه مثل إسفنجة يابسة، فمنعوهم من مداومته، وأمروهم ببيعه للمسلمين لإضرارهم . . .قال الشيخ عليش :فلو لم يكن فيه إلا هذا لكان باعثا للعقل على اجتنابه، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الحلال بين والحرام بين، وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه، ومن وقع فى الشبهات وقع فى الحرام، كالراعى يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه . هذا وفى المراجع الحديثة ما يثبت ضرر التدخين (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٣، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

لٰہذااس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمباکونوشی ان حضرات کے نزدیک حرام ہے۔ [1]

(۲)......تمباکونوشی کی اباحت وجواز کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمباکونوشی کو مباح وجائز قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [2]

ان حضرات نے تمباکونوشی کے مباح وجائز ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

(ا)......تمباکونوشی میں جب تک کہ کوئی دوسری نشہ آور چیز مثلاً افیون، بھنگ، وغیرہ شامل نہ ہو، اُس وقت تک یہ نشہ آور چیز شمار نہیں ہوتی، اوراس میں شراب کی طرح نشہ پیدا کرنے کی تاثیر نہیں پائی جاتی، کہ جس کے نتیجہ میں عقل مغلوب ہوجائے، اس لئے یہ ایک مباح وجائز چیز ہے۔

---

[1] د -فی التدخین إسراف وتبذیر وضیاع للمال، قال الشیخ علیش :لو سئل الفقهاء -الذین قالوا: السفه الموجب للحجر تبذیر المال فی اللذات والشهوات -عن ملازم استعمال الدخان، لما توقفوا فی وجوب الحجر علیه وسفهه، وانظر إلی ما یترتب علی إضاعة الأموال فیه من التضییق علی الفقراء والمساکین، وحرمانهم من الصدقة علیهم بشیء مما أفسده الدخان علی المترفهین به، وسماحة أنفسهم بدفعها للکفار المحاربین أعداء الدین، والسفه :بأنه فعل لا غرض فیه أصلا واللعب :فعل فیه لذة .وممن صرح بحرمة العبث فی غیر الصلاة صاحب کتاب الاحتساب متمسکا بقول الله سبحانه وتعالی :(أفحسبتم أنما خلقناکم عبثا) وصاحب الکافی متمسکا بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم :کل شیء یلهو به الرجل باطل إلا رمیة الرجل بقوسه، وتأدیبه فرسه، وملاعبته امرأته، فإنهن من الحق (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۱۰، ص۱۰۲ الی ص۱۰۴، مادة "تبغ")

[2] القائلون بإباحته وأدلتهم:

ذهب إلی القول بإباحة شرب الدخان من الحنفیة :الشیخ عبد الغنی النابلسی، وقد ألف فی إباحته رسالة سماها (الصلح بین الإخوان فی إباحة شرب الدخان) ومنهم صاحب الدر المختار، وابن عابدین، والشیخ محمد العباسی المهدی صاحب الفتاوی المهدیة، والحموی شارح الأشباه والنظائر.

ومن المالکیة :علی الأجهوری، وله رسالة فی إباحته سماها (غایة البیان لحل شرب ما لا یغیب العقل من الدخان ونقل فیها الإفتاء بحله عمن یعتمد علیه من أئمة المذاهب الأربعة، وتابعه علی الحل أکثر المتأخرین من المالکیة، ومنهم :الدسوقی، والصاوی، والأمیر، وصاحب تهذیب الفروق.

ومن الشافعیة :الحفنی، والحلبی، والرشیدی، والشبراملسی، والبابلی، وعبد القادر بن محمد بن یحیی الحسینی الطبری المکی، وله رسالة سماها (رفع الاشتباک عن تناول التنباک).

ومن الحنابلة:الکرمی صاحب دلیل الطالب، وله رسالة فی ذلک سماها (البرهان فی شأن شرب الدخان)

کذلک قال الشوکانی بإباحته (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۱۰، ص۱۰۴، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اورابتداءً یااول وہلہ میں جواس کااثر ہوتاہے،وہ اس کی تیزی کی وجہ سے ہوتاہے،نہ کہ نشہ آور ہونے کی وجہ سے،اس لئے جب تک اس سے نشہ پیدا نہ ہو،اس وقت تک تمباکونوشی کو شراب کی طرح کاحکم دے کرحرام قرار دینا درست نہیں ہے،بالخصوص جبکہ قلیل اورتھوڑی مقدارمیں اوراحتیاط کےساتھ استعمال ہو۔ ۱

(۲)......اشیاء کےاندراصل مباح وحلال ہوناہے،اور جب تک شرعی دلیل سے کسی چیز کا حرام ہونا ثابت نہ ہو،اس وقت تک وہ چیز فی نفسہٖ مباح وجائز سمجھی جاتی ہے۔

اورتمباکونوشی کی حُرمت پرکوئی معقول شرعی دلیل قائم نہیں،لہٰذامذکورہ اُصول کےمطابق اس کا فی نفسہٖ مباح وجائز ہونا قائم وبرقرار ہے۔ ۲

(۳)......اگرتمباکونوشی سے کسی کوضرَر ونقصان ہوتاہو،تو اس سے سب لوگوں کے حق میں اس کاحرام ہونالازم نہیں آتا،کیونکہ اولاً توسب لوگ اتنی زیادہ مقدارمیں استعمال نہیں کرتے کہ جونقصان وضرر کاباعث ہو،دوسرے بعض لوگ دواکےطور پربھی اس کااستعمال کرتے

---

۱ وقد استدل القائلون بإباحته بما يأتى:

أ -أنه لم يثبت إسكاره ولا تخديره، ولا إضراره (عند أصحاب هذا الرأى) وقد عرف ذلک بعد اشتهاره، ومعرفة الناس به،

فدعوى أنه يسكر أو يخدر غير صحيحة، فإن الإسكار غيبوبة العقل مع حركة الأعضاء ، والتخدير غيبوبة العقل مع فتور الأعضاء ، وكلاهما لا يحصل لشاربه .نعم من لم يعتده يحصل له إذا شربه نوع غشيان .وهذا لا يوجب التحريم .كذا قال الشيخ حسن الشطى وغيره .

وقال الشيخ على الأجهورى :الفتور الذى يحصل لمبتدء شربه ليس من تغييب العقل فى شىء ، وإن سلم أنه مما يغيب العقل فليس من المسكر قطعا؛ لأن المسكر يكون معه نشوة وفرح، والدخان ليس كذلک، وحينئذ فيجوز استعماله لمن لا يغيب عقله، وهذا يختلف باختلاف الأمزجة، والقلة والكثرة، فقد يغيب عقل شخص ولا يغيب عقل آخر، وقد يغيب من استعمال الكثير دون القليل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۵، مادة "تبغ")

۲ ب -الأصل فى الأشياء الإباحة حتى يرد نص بالتحريم، فيكون فى حد ذاته مباحا، جريا على قواعد الشرع وعموماته، التى يندرج تحتها حيث كان حادثا غير موجود زمن الشارع، ولم يوجد فيه نص بخصوصه، ولم يرد فيه نص فى القرآن أو السنة، فهو مما عفا الله عنه، وليس الاحتياط فى الافتراء على الله تعالى بإثبات الحرمة أو الكراهة اللذين لا بد لهما من دليل، بل فى القول بالإباحة التى هى الأصل، وقد توقف النبى صلى الله عليه وسلم -مع أنه هو المشرع فى تحريم الخمر أم الخبائث -حتى نزل عليه النص القطعى، فالذى ينبغى للإنسان إذا سئل عنه أن يقول :هو مباح، لكن رائحته تستكرهها الطباع، فهو مكروه طبعا لا شرعا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۶، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہیں، تیسرے بہت سی حلال وجائز چیزیں کچھ لوگوں کو مضر ونقصان دہ ہوتی ہیں، اور اطباء بھی بعض لوگوں یا مریضوں کو ان سے منع کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود وہ چیزیں شرعاً حرام شمار نہیں ہوتیں۔ ۱

(۴)...... مال کا کسی مباح وجائز طریقہ پر استعمال کرنا حرام نہیں کہلاتا، ورنہ تو بے شمار مباح وجائز (مگر غیر مفید) چیزوں کے لئے مال کا استعمال کرنا بھی حرام کہلائے گا، جس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ ۲

(۵)...... بغیر شرعی مستند دلیل کے صرف عقل اور رائے کی بنیاد پر کوئی شرعی اور شدید وسخت

---

۱ ج - إن فرض إضراره لبعض الناس فهو أمر عارض لا لذاته، ويحرم على من يضره دون غيره، ولا يلزم تحريمه على كل أحد، فإن العسل يضر بعض الناس، وربما أمرضهم، مع أنه شفاء بالنص القطعي (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٠، ص ١٠٦، مادة "تبغ")

قلت: وألف في حله أيضا سيدنا العارف عبد الغني النابلسي رسالة سماها (الصلح بين الإخوان في إباحة شرب الدخان) وتعرض له في كثير من تآليفه الحسان، وأقام الطامة الكبرى على القائل بالحرمة أو بالكراهة فإنهما حكمان شرعيان لا بد لهما من دليل ولا دليل على ذلك فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره، بل ثبت له منافع، فهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لا يلزم منه تحريمه على كل أحد، فإن العسل يضر بأصحاب الصفراء الغالبة وربما أمرضهم مع أنه شفاء بالنص القطعي، وليس الاحتياط في الافتراء على الله تعالى بإثبات الحرمة أو الكراهة اللذين لا بد لهما من دليل بل في القول بالإباحة التي هي الأصل، وقد توقف النبي -صلى الله عليه وسلم -مع أنه هو المشرع في تحريم الخمر أم الخبائث حتى نزل عليه النص القطعي، فالذي ينبغي للإنسان إذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه أو لا كهذا العبد الضعيف وجميع من في بيته أن يقول هو مباح، لكن رائحته تستكرهها الطباع؛ فهو مكروه طبعا لا شرعا إلى آخر ما أطال به -رحمه الله تعالى -، وهذا الذي يعطيه كلام الشارح هنا حيث أعقب كلام شيخنا النجم بكلام الأشباه وبكلام شيخه العمادي وإن كان في الدر المنتقى جزم بالحرمة، لكن لا لذاته بل لورود النهي السلطاني عن استعماله ويأتي الكلام فيه (قوله فإنه مفتر) قال في القاموس: فتر جسمه فتورا لانت مفاصله وضعف، والفتار كغراب ابتداء النشوة، وأفتر الشراب فتر شاربه (قوله وهو حرام) مخالف لما نقل عن الشافعية فإنهم أوجبو على الزوج كفايتها منه اهـ أبو السعود فذكروا أن ما ذهب إليه ابن حجر ضعيف، والمذهب كراهة التنزيه إلا لعارض. وذكروا أنه إنما يجب للزوجة على الزوج إذا كان لها اعتياد ولا يضرها تركه فيكون من قبيل التفكه، أما إذا كانت تتضرر بتركه فيكون من قبيل التداوي وهو لا يلزمه ط (ردالمحتار، ج ٦ ص ٤٥٩، وص ٤٦٠، كتاب الاشربة)

۲ د - صرف المال في المباحات على هذا الوجه ليس بسرف؛ لأن الإسراف هو التبذير، وفسر ابن مسعود التبذير بأنه إنفاق المال في غير حقه، فإذا كان الإنفاق في حقه ولو مباحا فليس بسرف، ودعوى أنه إسراف فهذا غير خاص بالدخان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٠، ص ١٠٦، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

حکم لگانا درست نہیں ہوتا۔

اور حُرمت کا حکم لگانے میں بے شمار ایمان اور دینداروں پر جو کسی بھی حیثیت سے تمبا کونوشی کرتے ہیں، فاسق اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے کا حکم لگانا لازم آتا ہے۔ [1]

(۲)......اگر تمبا کونوشی میں کچھ ضَرَر کی چیزیں پائی جاتی ہیں، تو بعض مفید چیزیں بھی پائی جاتی ہیں۔

اسی وجہ سے بعض اہلِ علم حضرات نے تمبا کونوشی کے ضَرَر کی وجہ سے حرمت کا فتویٰ دینے والے کی اتباع کو غیر واجب قرار دے کر رَد کر دیا ہے، اور فرمایا کہ حرمت کا حکم لگانے والوں کا قول، جواز واباحت کا قول اختیار کرنے والوں پر حجت نہیں۔ [2]

لہٰذا اس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمبا کونوشی ان حضرات کے نزدیک جائز ومباح ہے۔

(۳)......تمبا کونوشی کی کراہت کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمبا کونوشی کو مکروہ قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق

---

[1] هـ -اتفق المحققون على أن تحكيم العقل والرأى بلا مستند شرعى باطل، إذ ليس الصلاح بتحريمه، وإنما الصلاح والدين المحافظة بالاتباع للأحكام الواردة بلا تغيير ولا تبديل، وهل الطعن فى أكثر الناس من أهل الإيمان والدين، والحكم عليهم بالفسق والطغيان بسبب شربهم الدخان، وفى العامة من هذه الأمة فضلا عن الخاصة، صلاح أم فساد؟ (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص ۱۰۶، مادة "تبغ")

[2] و- حرر ابن عابدين أنه لا يجب تقليد من أفتى بحرمة شرب الدخان؛ لأن فتواهم إن كانت عن اجتهاد فاجتهادهم ليس بثابت، لعدم توافر شروط الاجتهاد، وإن كانت عن تقليد لمجتهد آخر، فليس بثابت كذلك لأنه لم ينقل ما يدل على ذلك، فكيف ساغ لهم الفتوى وكيف يجب تقليدهم؟

ثم قال :والحق فى إفتاء التحليل والتحريم فى هذا الزمان التمسك بالأصلين اللذين ذكرهما البيضاوى فى الأصول، ووصفهما بأنهما نافعان فى الشرع.

الأول :أن الأصل فى المنافع :الإباحة، والآيات الدالة على ذلك كثيرة.

الثانى :أن الأصل فى المضار :التحريم والمنع لقول النبى صلى الله عليه وسلم :لا ضرر ولا ضرار

ثم قال :وبالجملة إن ثبت فى هذا الدخان إضرار صرف عن المنافع فيجوز الإفتاء بتحريمه، وإن لم يثبت إضراره فالأصل الحل .مع أن الإفتاء بحله فيه دفع الحرج عن المسلمين، فإن أكثرهم يبتلون بتناوله، فتحليله أيسر من تحريمه، فإثبات حرمته أمر عسير لا يكاد يوجد له نصير .نعم لو أضر ببعض الطبائع فهو عليه حرام، ولو نفع ببعض وقصد التداوى فهو مرغوب.

قال ابن عابدين :كذا أجاب الشيخ محيى الدين أحمد بن محيى الدين بن حيدر الكردى الجزرى رحمه الله تعالى .وفى تهذيب الفروق :من عافاه الله من شربه واستعماله بوجه من الوجوه، لا ينبغى أن يحمل الناس على مختاره، فيدخل عليهم شغبا فى أنفسهم وحيرة فى دينهم، إذ من شرط التغيير لأمر ما أن يكون متفقا على إنكاره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۴ الیٰ ص ۱۰۷، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [۱]

ان حضرات نے تمباکونوشی کے مکروہ ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

(۱)......تمباکونوشی اور بطورِ خاص سگریٹ نوشی میں ایذاء پہنچانے والی بدبو پائی جاتی ہے، جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے، اور ایسی چیز کو شریعت نے مکروہ قرار دیا ہے، جیسا کہ کچا پیاز، لہسن کھا کر دوسروں کو تکلیف پہنچانا مکروہ ہے۔

(۲)......تمباکونوشی کی حُرمت شریعت کے ایسے دلائل سے ثابت نہیں ہوسکی کہ جو اس بارے میں واضح اور قطعی ہوں، البتہ بعض دلائل سے حُرمت کا صرف شک یا کراہت ثابت ہوتی ہے، اور ایسی چیز مکروہ ہی کہلایا کرتی ہے۔ [۲]

لہٰذا اس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمباکونوشی، ان حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور اس کے استعمال کی کثرت یا قلت اور استعمال کئے جانے والے تمباکو کی شدت وخفت اور مضرت وغیرہ کے اعتبار سے کراہت کے حکم میں بھی شدت یا خفت کا حکم لگایا جائے گا، چنانچہ بعض صورتوں میں مکروہ تحریمی اور بعض صورتوں میں مکروہ تنزیہی کا حکم ہوگا۔

طبّی اعتبار سے تمباکونوشی کے مضرّات ونقصانات

اب تک کی مذکورہ تفصیل تو تمباکو کے شرعی حکم سے متعلق ذکر کی گئی ہے، جہاں تک طبی اعتبار سے تمباکونوشی کا تعلق ہے تو ماہرین نے تمباکونوشی کو ایسی منشیات میں شمار کیا ہے، جن کا تعلق ''مفترات'' یا ''مخدرات'' (Narcotics) یعنی سُستی یا تیزی پیدا کرنے والی چیزوں سے ہے، اور اطباء نے اس میں نکوٹین Nicotine پائے جانے کی وجہ سے اس کو منشیات میں شمار کیا اور عقل وصحت کے لئے نقصان دہ بلکہ اس کے متواتر استعمال کو انتہائی مضر اور مختلف بیماریوں کا سبب قرار دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل سگریٹ کی ڈبیوں پر بھی سرکاری ادارے ''وزارتِ صحت'' کی طرف سے واضح

---

[۱] القائلون بالكراهة وأدلتهم :ذهب إلى القول بكراهة شرب الدخان من الحنفية :ابن عابدين، وأبو السعود واللكنوى.ومن المالكية :الشيخ يوسف الصفتى.ومن الشافعية :الشروانى.ومن الحنابلة :البهوتى، والرحيبانى، وأحمد بن محمد المنقور التميمى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص ١٠٧، مادة ''تبغ'')

[۲] واستدلوا بما يأتى:أ -كراهة رائحته، فيكره قياسا على البصل النىء والثوم والكراث ونحوها.

ب -عدم ثبوت أدلة التحريم، فهى تورث الشک، ولا يحرم شىء بمجرد الشک، فيقتصر على الكراهة لما أورده القائلون بالحرمة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص ١٠٧، مادة ''تبغ'')

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

طور پر لکھا ہوتا ہے کہ ’’خبردار! سگریٹ نوشی صحت کے لئے مضر یا منہ وغیرہ کے کینسر کا باعث ہے‘‘، اور اسی قسم کا مضمون تمباکو سے تیار شدہ گٹکا وغیرہ کی پیکنگ پر بھی ہوتا ہے، نیز حکومت کی طرف سے ہر کس وناکس کو اور ہر جگہ سگریٹ نوشی کی قانونی طور پر اجازت بھی نہیں، اور بعض ممالک میں صحت کے لئے مضر اور ایذاء رسانی وگندگی پیدا ہونے کے باعث پان اور گٹکا وغیرہ پر پابندی بھی عائد ہے، اور پان میں اگرچہ بعض اجزاء ایک حد تک مفید ہیں، لیکن تمباکو کے ساتھ اس کا استعمال بالخصوص جبکہ کثرت کے ساتھ ہو، مضر ونقصان دہ ہے، جس کا ضرَر سگریٹ نوشی کے برابر بلکہ بقول بعض اس سے بھی زیادہ ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ:

> تمباکو دیہاتی رہن سہن کا جزو بنا ہوا ہے، جب کسی کے ہاں مہمان آتا ہے، تو سب سے پہلے اس کے سامنے تمباکو نوشی کے لیے حقہ پیش کیا جاتا ہے، تقریبات میں حقہ پیش پیش ہوتا ہے، تھکا ماندہ کسان اور مزدور اپنی تھکن دور کرنا چاہتا ہے، تو وہ حقے کا آسرا لیتا ہے، غرض یہ کہ تمباکو کا استعمال دیہاتوں میں اتنا زیادہ ہے، کہ اس کا چھوڑنا محال ہے، تاہم یہ بتادینا ضروری ہے کہ تمباکو ایک سخت زہریلی چیز ہے، اس سے جو زہر نکالا گیا ہے، وہ ’’نکوٹین‘‘ کہلاتا ہے، اور یہ اس قدر قوی زہر ہے کہ اس کے ایک دو قطرے، کتے یا بلی کو مارنے کے لئے کافی ہیں، تمباکو پینے والے اس کے عادی ہونے کی وجہ سے اس کے نقصانات کو نہیں سمجھتے، ورنہ درحقیقت اس کا زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے، اور انسان کے دل ودماغ پر خراب اثر ڈالتا ہے۔
>
> جب کوئی شخص پہلے پہل تمباکو پیتا ہے، اس کا سر چکرانے لگتا ہے، دل دھڑکنے لگتا ہے، متلی ہونے لگتی ہے، یہی اس کی زہریلی علامتیں ہیں، جو اس زہر کے خون میں پہنچنے سے پیدا ہوتی ہیں، جب آدمی اس کو عرصے تک استعمال کرتا رہتا ہے، تو اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے، بینائی کمزور ہوجاتی ہے، اور ان کے علاوہ اور بھی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں، تمباکو پینے والے کی عمر گھٹ جاتی ہے، اگر بچے تمباکو پییں، تو ان کی بڑھوتری میں خلل پڑ جاتا ہے۔
>
> بعض لوگ سگریٹ اور بیڑی پیتے ہیں، بعض لوگ تمباکو پان میں ڈال کر کھاتے ہیں، یا اس کی ہلاس بنا کر سونگھتے ہیں، تمباکو استعمال کرنے کے یہ سب طریقے حقے کی تمباکو نوشی سے زیادہ بُرے ہیں، حقہ پینے کی صورت میں تمباکو کا بہت سا زہر، حقے کی نَے اور حقے کے پانی میں رہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

جاتا ہے، اس لیے وہ اس قدر نقصان نہیں پہنچاتا، جس قدر سگریٹ، بیڑی پینے، یا تمباکو کھانے اور سونگھنے سے پہنچتا ہے، اگر حقہ، کھانا کھانے کے بعد پیا جائے، تو اس کا نقصان کم ہوجاتا ہے، خالی پیٹ حقہ پینا زیادہ مضر ہے (دیہاتی معالج ص ۱۰۰، وص ۱۰۱، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

طبی ماہرین تمباکو نوشی کے متواتر نقصانات کے پیشِ نظر ایک طویل عرصے سے لوگوں کو تمباکو نوشی ترک کرنے کے بارے میں تلقین کررہے ہیں۔

اور 31 مئی کو ہر سال دنیا بھر میں تمباکو نوشی ترک کرنے کا یومِ عزم منایا جاتا ہے، اس دن کی مناسبت سے ہر سال مختلف ادارے وشخصیات عوام کو تمباکو نوشی ترک کرنے کا پیغام دیتے ہیں، اور ساتھ ساتھ اس موذی اور قبیح عادت کو ترک کرنے کے لئے قانون سازی کی طرف بھی اشارہ کیا جاتا ہے۔

دنیا میں بہت سی حکومتیں، خصوصاً ترقی یافتہ ممالک اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تمباکو نوشی کو صحت اور دیگر سماجی وجوہات کی بنا پر معاشرے سے ختم کردیا جائے، کیونکہ تمباکو نوشی سے جڑی ہوئی بیماریاں صحت وتن درستی کے لیے بہت بڑا بوجھ ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومتیں تمباکو کی مصنوعات سے حاصل ہونے والے محصولات بھی گنوانا نہیں چاہتیں، انہی وجوہات کی بنا پر تمباکو نوشی ابھی تک کسی ملک میں مکمل غیر قانونی قرار نہیں دی جاسکی، اس کے بجائے تمباکو نوشی کی حوصلہ شکنی کے لیے حکومتیں اس پر عائد محصولات کی مد میں اضافہ کرتی جارہی ہیں تاکہ ان سے زیادہ آمدنی حاصل کی جاسکے۔

نکوٹین Nicotine تمباکو کے پودے میں پایا جانے والا ایک محرک، زہریلا مادہ، اور تمباکو کا ایک اہم جزو ہے، جو صحت پر انتہائی مضر اثرات مرتب کرتا ہے، اور اس کا شمار منشیات میں ہوتا ہے، اگرچہ نکوٹین بذاتِ خود زیادہ نشہ آور چیز شمار نہیں ہوتی، مگر جب اسے تمباکو میں موجود اور دیگر تیز مادوں اور کیمیکلز کے ساتھ ملایا جاتا ہے، تو یہ بہت نشہ آور چیز بن جاتی ہے، اور اس کی عادت پڑنے کے بعد چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے، اور اس کو چھوڑنے پر وِدڈرال (Withdrawal) ہوتا ہے، یعنی طبیعت پر منفی اثرات پڑتے ہیں، جو اس کے منشیات میں سے ہونے کی علامت ہے۔

صحت کے بڑے بڑے خطرے تمباکو نوشی سے جڑے ہوئے ہیں، اور صحت کے دیگر برے اثرات کے ایک ہجوم کے ساتھ ساتھ یہ دل کی بیماریاں اور سرطان کے خطرات میں حیران کن اضافہ کرنے میں پیش پیش ہے۔

تمباکو نوشی کے ذریعہ زہریلی نکوٹین Nicotine خون میں شامل ہوجاتی ہے، نکوٹین کی زیادہ مقدار سے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

خون کی نالیاں سکڑ کر تنگ ہوجاتی ہیں، جس کی وجہ سے دل کے امراض، بلڈ پریشر اور فالج کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، اس کے علاوہ تمباکو نوشی اور نکوٹین سے منہ کا کینسر، لبلبے کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، دل کی بیماریاں، مثلاً دل کے دورہ، معدے کی بیماریاں، مثلاً معدے کا السر، آنکھوں کی بیماریاں، مسوڑھوں کی بیماریاں اور دانتوں کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔

وہ لوگ جو حالات سے آگہی رکھتے ہیں، اُن میں روز بروز تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے بارے میں شعور بڑھ رہا ہے، اور جدید تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ تمباکو نوشی اور بطورِ خاص سگریٹ نوشی نہ صرف اُس شخص کے لیے جو اِس عادت کا شکار ہے بلکہ اُن افراد کے لیے بھی نقصان دہ ہے جو اُس کے آس پاس موجود ہو کر دھواں سونگھتے ہیں، جسے سیکنڈ ہینڈ سموک Secondhand Smoke کہا جاتا ہے، یعنی جن کو تمباکو کا اثر یا دھواں پہنچتا ہے، وہ بھی ایک طرح سے تمباکو نوشی کے مضر اثرات سے دوچار ہوتے ہیں۔

نکوٹین Nicotine کی عادت چھڑائی جاسکنے والی مشکل ترین عادات میں سے مشہور ہے، نفسیاتی اور جسمانی دونوں لحاظ سے اس کو منشیات میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی عام دستیابی اس کو دوبارہ سے شروع کرنا بہت آسان بنا دیتی ہے، اسی وجہ سے ایک مرتبہ اگر کوئی نکوٹین کا عادی ہوجائے تو اس کے بعد عرصہ تک اس کی طلب کو یکسر ختم کرنا مشکل ہوجاتا ہے، اور اس کو چھوڑنے پر وِدڈرال ہوتا ہے۔

اطبائے کرام وماہرین کے اس طرح کے تجزیات وتحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو نوشی بہرحال عقل وصحت کے لئے مفید نہیں، بلکہ مضر ہے، اس لئے تمباکو نوشی کی کسی بھی قسم سے حتی الامکان ہر شخص کو اجتناب وپرہیز کرنا چاہئے، اور اس کی لت نہیں ڈالنی چاہئے۔

تمباکو نوشی کے حکم کے بارے میں خلاصہ

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ تمباکو نوشی کے بارے میں اہلِ علم حضرات کی مختلف آراء ہیں، اور طبی اعتبار سے تمباکو نوشی اپنی تمام شکلوں کے ساتھ عقل وصحت کے لئے کم وبیش انداز میں مضر ونقصان دہ ہے۔

اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ علم حضرات کا تمباکو نوشی کے بارے میں مذکور اختلاف تمباکو نوشی کی مختلف قسموں اور شکلوں اور اس کے استعمال کے طور طریقوں کے مختلف ہونے پر مبنی ہے، اور یہ بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں مکروہ وغیرہ ہے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے تمباکو نوشی کے بارے میں ایک جامع مضمون

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تحریر فرمایا ہے، جس سے مختلف حالتوں اور طریقوں کا حکم معلوم کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

پینے والوں (یعنی تمباکو وحقہ نوشوں) کی مختلف غرضیں ہیں، مختلف مزاج ہیں، مختلف طور (طریقے) ہیں، اور مختلف خیال اور مختلف عادتیں ہیں۔

کوئی مرض کے لئے پیتا ہے، کوئی شوقیہ پیتا ہے، کسی کو کچھ نافع ہے، کسی کو مضِر (ونقصان دہ) ہے۔

کوئی پی کر منہ صاف کرتا ہے، کوئی سڑا لیتا ہے، کوئی احتیاط سے پیتا ہے، کوئی بے احتیاطی سے پیتا ہے۔

کوئی برا سمجھ کر پیتا ہے، کوئی اچھا جان کر پیتا ہے، یہاں تک کہ بعض روزہ میں پیتے ہیں اور کہتے ہیں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کوئی بہت کثرت سے پیتا ہے، کوئی کبھی کبھی پی لیتا ہے، بعض کو اگر ایک گھنٹہ نہ ملے بے چین ہو جاتے ہیں، بعضوں کو کئی کئی روز تک خیال نہیں آتا۔

پھر تمباکو میں بھی بعض اقسام بہت تیز اور مضِر (ونقصان دہ) ہیں، بعضی کم درجہ میں ہیں، کسی میں بو (یعنی بدبو) زیادہ ہے، کسی میں کم ہے، کسی میں نوبت نشہ یا فتور کی ہے، کسی میں نہیں، کوئی ایسی چیز کے ساتھ مرکب ہے جس سے اس کی خباثت کم ہو جاتی ہے، کوئی نہیں ہے (بلکہ ایسی چیز کے ساتھ مرکب ہے کہ اس کی خباثت میں اضافہ ہو جاتا ہے)

اسی طرح حقہ اور نیچہ میں بھی بعضے نیچہ (یعنی حقہ کی نالیوں) کے کپڑے پاک ہیں، کسی کے ناپاک، کسی کے مشتبہ، کوئی پیچوان ہے (یعنی حقہ پینے والی نالی لمبی اور لچک وپیچ دار ہوتی ہے) اس میں (تمباکو کا) اثر قلیل (اور تھوڑا) آتا ہے، کسی میں زیادہ آتا ہے، کوئی جلد جلد تازہ کیا جاتا ہے، کوئی کئی کئی دن تک سڑتا رہتا ہے، کوئی عام ہے، سب کا منہ لگتا ہے جیسے تکیوں (عام چوپالوں) کے حقے، کوئی (کسی ایک آدمی کے ساتھ) خاص ہے۔

غرض نہ سب پینے والے برابر، نہ سب تمباکو ایک طرح کے، نہ سب حقہ و نیچہ ایک قسم کے، سب متفاوت اور مختلف (اور اسی وجہ سے پھر) ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

پس اگر کسی نے ضرورتِ شدید میں کسی مرضِ دشوار کے علاج کے لئے احتیاط سے بطورِ دوا کے کبھی ایک آدھ بار پی لیا، چنداں جرم نہیں، اور جو بعد ازالہ (یعنی مرض دور ہونے کے بعد

Idara Ghufran

بغیرضرورت شوقیہ پی وے، جیسا آج کل شائع (اور رائج) ہے کہ یہی محفل کی زیب وزینت ہوگئی، اور اسی کی خاطر تواضع رہ گئی، اس کے نہ ملنے کی شکایتیں ہوتی ہیں کہ فلاں نے حقہ بھی نہ دیا، اور زبان سے چاہے برا کہتے ہوں، اور شاید دل میں بھی جانتے ہوں، مگر ظاہر میں بے باکانہ (اور برسرِ بازار ومحفل) اس کو پیتے ہیں، اور ذرا محجوب ومنقبض (یعنی شرمندہ اور نادم) نہیں ہوتے۔

اور آخر میں مضر (ونقصان دہ) بھی ہوتا ہے، اور منہ میں برابر بدبو آتی ہے، اور ہر دم منہ میں گھسا رہتا ہے، اور حواس میں بھی کدورت (بے اعتدالی، خواہ بے حسی کی شکل میں ہو، یا غیر معمولی تحریک کی شکل میں) آجاتی ہے، اور تشبہ اہلِ نار کے ساتھ ہے (یعنی آگ والوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے) کہ منہ اور ناک میں سے دھواں نکلتا ہے، اور خود دھواں اور آگ بھی آلہ (وذریعہ) عذاب کا ہے، اس کے ساتھ متلبس (اور چمٹے) رہتے ہیں۔

اس طور پر اس کا عادی ہوجانا، بسببِ اجتماع اِن امور کے بے شک برا اور سخت مکروہ ہے، پھر امورِ مذکورہ سابق کے تفاوت سے کراہت میں بھی تفاوت ہوگا (یعنی مذکورہ باتوں میں فرق کم زیادہ ہونے کی وجہ سے مکروہ کا درجہ بھی مختلف ہوگا)

اور بعضے پینے والے جو غیر احتیاط والے ہیں اور سڑے ہوئے حقے ناپاک نیچے، تیز تمباکو کو پیتے پیتے (ان کو) نشہ ہوجاتا ہے اور شراب کی سی مدہوشی ہوجاتی ہے، اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

حاصل یہ کہ کوئی حقہ زیادہ مکروہ، کوئی کم مکروہ، کوئی حرام، کوئی ضرورتِ شدیدہ میں بطورِ دوا کے ایک آدھ بار رَوا (وجائز) اور اس تقریر پر ممکن ہے تطبیق، درمیان اقوال علماء وفقہاء کے جو مختلف ہیں، اس کے اباحت (جائز) وکراہت (مکروہ) وحرمت (حرام) میں، پس جیسا کسی نے موقع دیکھا (اور مشاہدہ کیا) ہوگا، ویسا کہہ دیا ہوگا۔

بہرحال پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں (یعنی اکثر حالتوں میں، نہ کہ کل حالتوں میں، نیز یہ امر بھی قابلِ تحقیق ہے کہ اس سے جو مزاج میں تغیر ہوتا ہے، وہ اثر تفتیر کا ہے مثل افیون کے، یا حدت کا مثل مرچ کے) اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے، اور اکثر اہلِ کشف ورؤیائے صالحہ

Idara Ghufran

(یعنی صاحبِ کشف اور سچے خواب دیکھنے والے حضرات) کے اقوال (وارشادات) سے معلوم ہوا کہ اس کا پینے والا محفل مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل نہیں پاتا، اور بعضوں نے اس کے پینے والوں کو معذّب (یعنی عذاب میں مبتلا) بھی دیکھا ہے، اعاذنا اللہ منہ، کسی نے کیا خوب کہا ہے، شعر:

تماکو نوش راسینہ سیاہ است   اگر باورنداری نے گواہ است

(امداد الفتاویٰ ج۴ص ۹۷ تا ۹۹، کھانے پینے کی حلال ومکروہ ومباح چیزوں کا بیان)

خلاصہ یہ ہے کہ عام حالات میں تمباکو نوشی کے مکروہ ہونے میں تو شبہ نہیں، اور جب اس کا کثرت سے اور بے احتیاطی یا مزید تیز اور نشہ آور اجزاء وکیمیکلز کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، تو پھر یہ کراہت، حرمت تک پہنچ جاتی ہے، یعنی مکروہِ تحریمی وحرام درجہ اختیار کر لیتی ہے۔

اور مکروہ، حرام وغیرہ ہونے کے مختلف اقوال، مختلف حالتوں اور طریقوں پر مبنی ہیں۔ [۱]

پس جس تمباکو نوشی سے نشہ ہو جائے، اس کے حرام ہونے میں شبہ نہیں۔ [۲]

---

[۱] وخلاصة المرام فى المقام أنه لا شبهة فى اباحته وعدم تحريمه ولا ريب فى كراهة فإن كانت كراهة تحريمية كان الارتكاب من الكبائر لأن المكروه تحريماً قريب من الحرام على ما صرح به جمع من الاعلام وأن عده بعضهم من الصغائر وأن كانت تنزيهية كان ارتكابه صغيرة لكن يكون بالاصرار عليه واعتياده كبيرة فظهر أن شرب الدخان موجب لارتكاب الكبيرة على راى أكثر العلماء ذوى الشأن وهو الذى يدل عليه البرهان. ومن ذهب إلى الاباحة مع الخلو عن الكراهة فقوله لا يخلو عن شذوذ وخسران (ترويج الجنان بحكم شرب الدخان، مشمولة: مجموعة رسائل اللكنوى ج۲ ص ۳۰۸، وص ۳۰۹)

قدثبت بالادلة الواضحة والبراهين الساطعة ان شرب الدخان لايخلوعن اثم اىّ اثم فانه إن كان حراما فهو كبيرة اتفاقاً ولومرة واحدة يفسق به مرتكبه وترد شهادته وان كان مكروها تحريما فهو ايضاً كبيرة على المذهب الراجح.

لكنها دون كبيرة ارتكاب الحرام الواضح وان كان مكروها تنزيها فهووان كان صغيرة كماانه كذلك على تقدير التحريمية عندجماعة لكنه بالاصرار والاعتياد يكون كبير.

وبالجملة فمداومته والاصرارعليه لايخلوعن ارتكاب كبيرة اعاذنا الله منها ومن امثالها واما القول بالاباحة المطلقة الخالية عن مطلق الكراهة فقل من ذهب اليها وقول محكوم عليه بالشذوذ من جملة الاقوال الغير المعتمدعليها (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج ۲ص ۳۲۳)

[۲] والحق انه ان شرب بحيث اسكراواضره فحرام والافلاوجه لتحريمه نعم لايخلوعن كراهة (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج۲ ص ۳۲۰)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور کبھی کبھار احتیاط کے ساتھ تھوڑی مقدار میں بطورِ خاص دوا کے طور پر عام تمبا کو استعمال کرنا شرعاً فی نفسہٖ مباح و جائز ہوسکتا ہے، بشرطیکہ اس کی عادت اور کثرت نہ ہو، اور یہ بات واضح ہے کہ ابتداء میں احتیاط کے ساتھ تھوڑی مقدار ہی استعمال کی جاتی ہے، جو بعد میں عادت اور کثرت سے تبدیل ہوجاتی ہے، اور اس کو چھوڑنے سے طبیعت و نفس پر سخت گرانی ہوتی ہے، جس کو وِدڈرال (Withdrawal) کہا جاتا ہے۔

اور طبی اعتبار سے بہر حال تمبا کو نوشی کے عقل و صحت کے لئے مضر و نقصان دہ اور محرِّک و علت والا ہونے کے اعتبار سے منشیات میں سے ہونے میں شبہ نہیں۔

اس لئے اس سے بہر حال اجتناب اور پرہیز کرنے میں ہی دنیا و آخرت عافیت و سلامتی ہے۔ [2]

(جاری ہے......)

---

[2] قال اللقانی فی شرح الجوهرة الاختلاف المذكور فی حرمة الدخان وكراهته اذاكان الشرب خاليا عن سائرالمحرمات الشرعية حتى ان كان الشرب باختلاط النساء والامارد اوبمجامع السفهاء والاراذل اوبوجه مخل للمروء ة والعدالة اوبتناوله بالآت محرمة كقصب الذهب والفضة واوانيهما وبطريق ادارته على هيئة تشبه باصحاب الخمرفلا شبهة حينئذفی حرمة استعماله على هذاالطريق قطعاً انتهى (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج ۲ ص ۳۲۷)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

عبرت کدہ ﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ﴾ ابوجویریہ

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت یوسف علیہ السلام (چوالیسویں وآخری قسط)

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعاء

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو نبوت مل گئی، اور بادشاہت عطا ہوگئی، اور دکھ سارے دور ہوگئے، اور والدین اور بھائیوں سے ملاقات ہوگئی، اس کے بعد سب ہنسی خوشی رہتے رہے، یہاں تک کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کا پیمانہ چھلک گیا اور ان کی وفات ہوگئی، تو اس کے بعد حضرت یوسف نے اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائی کہ جس طرح آپ نے مجھے یہ دنیاوی نعمتیں پوری طرح عطا کیں، اسی طرح ان نعمتوں کو آخرت میں بھی عطا فرما، اور جب مجھے موت آئے، تو اسلام پر آئے، اور آپ کی فرمانبرداری کی حالت میں آئے، اور آخرت میں میرا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ وَعَلَّمۡتَنِیۡ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ

(سورة یوسف، رقم الآیة ۱۰۱)

یعنی ''اے میرے رب آپ نے مجھے کچھ سلطنت وحکمرانی میں سے حصہ دیا اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھلایا ہے، اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں آپ ہی میرے ولی (دوست) ہیں، آپ مجھے اسلام پر موت دیں اور مجھے نیک بختوں میں شامل کردیں''

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعاء کا مقصود یہ ہے کہ جب بھی وفات آئے اسلام پر آئے اور نیکوں میں مل جاؤں، یہ نہیں کہ اسی وقت آپ نے یہ دعاء اپنی موت کے لئے کی ہو، اس کی بالکل وہی مثال ہے جو کوئی کسی کو دعاء دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تجھے اسلام پر موت دے، اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ابھی ہی تجھے موت آ جائے، یا جیسے ہم مانگتے ہیں کہ اللہ ہمیں تیرے دین پر ہی موت آئے اور نیک کاروں میں ملا۔ [1]

حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعاء میں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کو دنیا وآخرت میں کتنے ہی اونچے درجات مل جائیں، اور دنیا میں کتنا ہی جاہ ومنصب ان کو حاصل ہوجائے، وہ کبھی اس حالت کی وجہ سے غرور وتکبر میں مبتلا نہیں ہوتے، بلکہ ان کو ہر وقت یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ حالات سلب یا کم نہ ہوجائیں، اس لئے وہ اس کی ہر وقت دعاء مانگتے رہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ظاہری اور باطنی نعمتیں موت تک برقرار رہیں، بلکہ ان میں اضافہ بھی ہوتا رہے۔

حضرت یوسف کا نکاح واولاد

بعض اسرائیلی وتفسیری روایات کے مطابق جب مصر کے بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عظیم منصب ومرتبہ پر فائز کیا (آج کی اصطلاح میں وزیرِ پیداوار یا وزیرِ خوراک بنایا) اور سارے مصر کو ان کی گورنری میں دے دیا، تو اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ۳۰ سال تھی، اور آپ کی حسبِ مرتبہ وشایانِ شان شادی بھی کرادی تھی۔

بعض روایات میں ہے جب عزیزِ مصر کا انتقال ہوا، تو آپ نے اس کی بیوی زلیخا سے نکاح فرمالیا تھا، جس سے آپ کی دو اولادیں ہوئیں، جن میں سے ایک کا نام ''افرائم'' اور دوسرے کا ''منسا'' نام تذکروں میں ملتا ہے۔ [2]

---

[1] ایک مطلب بعض مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ واقعتاً آپ نے موت کی دعا مانگی تھی، ممکن ہے کہ آپ کی شریعت میں موت کی دعا مانگنا جائز ہو، چنانچہ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کے تمام کام بن گئے، آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں، ملک، مال، عزت، آبرو، خاندان، برادری، بادشاہت سب مل گئے، تو آپ کو صالحین کی جماعت میں پہنچنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔

[2] وعند أهل الكتاب :أن فرعون عظم يوسف عليه السلام جدا، وسلطه على جميع أرض مصر، وألبسه خاتمه، وألبسه الحرير وطوقع الذهب وحمله على مركبه الثانى، ونودى بين يديه :أنت رب ومسلط، وقال له :لست أعظم منک إلا بالكرسى.

قالوا :وكان يوسف إذ ذاک ابن ثلاثين سنة، وزوجه امرأة عظيمة الشأن.

وحكى الثعلبى أنه عزل قطفير عن وظيفته.وولاها يوسف.

وقيل إنه لما مات زوجه امرأته زليخا فوجدها عذراء ، لأن زوجها كان لا يأتى النساء ، فولدت ليوسف عليه

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

توارات اوراہل کتاب کی تاریخ میں یہ بات بھی ملتی ہے کہ زلیخا سے حضرت یوسف علیہ السلام کے دولڑکے افرائیم اور منشا اور ایک لڑکی رحمت بنت یوسف پیدا ہوئے، رحمت کا نکاح حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور افرائیم کی اولاد میں حضرت یوشع بن نون پیدا ہوئے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق تھے۔ [۱]

حضرت یوسف کی وفات

حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات ایک سو دس سال کی عمر میں مصر میں ہوئی، اور آپ کو دریائے نیل کے کنارے دفن کیا گیا۔

تاریخ کی بعض کتب میں یہ بات بھی ملتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے چونسٹھ (۶۴) سال پہلے ہوئی۔ [۲]

حضرت یوسف کے واقعہ سے حاصل ہونے والے سبق

حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قصہ سے اخلاقِ فاضلہ اور اعلیٰ انسانی اوصاف کے جو اسباق حاصل ہوتے ہیں، اور ساتھ ساتھ مذموم اور رذیل انسانی خصلتوں کی بے وقعتی اور قباحت و مضرت معلوم ہوتی ہے، ان کا خلاصہ وفہرست ذکر کرکے قرآن مجید کے اس شاہکار قصے کا اختتام کرتے ہیں۔

قوتِ ایمانی، استقامت، نفس پر قابو، صبر، شکر، ہر حال میں اللہ پر اعتماد و بھروسہ، اس کی طرف رجوع، امانت، دیانت، عفو و درگزر، بلند حوصلگی، وسعتِ ظرفی، جذبہ تبلیغ، اللہ کے نام اور اللہ کے دین کی سربلندی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

السلام رجلين وهما :أفرايم .ومنسا.

قال :واستوثق ليوسف ملك مصر، وعمل فيهم بالعدل فأحبه الرجال والنساء .

وحكى أن يوسف كان يوم دخل على الملك عمره ثلاثين سنة، وأن الملك خاطبه بسبعين لغة، وفى كل ذلك يجاوبه بكل لغة منها، فأعجبه ذلك مع حداثة سنه ،فالله أعلم(قصص الانبياء لابنِ كثير، ج ا ص ۳۳۵، ۳۳۶)

[۱] وفى التورية مائة وعشر سنين -وولد ليوسف من امراة العزيز ثلاثة أولاد افرائيم وميشار وكان من أولاد افرائيم يوشع بن نون صاحب موسى عليه السلام) ورحمت بنت يوسف امراة أيوب المبتلى عليهم السلام(التفسير المظهرى، ج۵ ص ۲۰۴ ، سورة يوسف)

[۲] ففى بعض التواريخ أن وفاة يوسف عليه السلام قبل مولد موسى عليه السلام بأربع وستين سنة(روح المعانى، ج ۱۲ ص ۳۲۱، سورة الغافر)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کا جوش وولولہ، عفت وپاکیز گی، تقویٰ وطہارت، انسانی شرف وکمال کے مختلف مقامات ہیں، جن پر فائز ہونے اور جن کے حصول کی کوشش کرنے کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے۔

آدمی کے نیک سرشت ہونے اور نیک طینت ماں باپ، دادا کی اولاد ہونے کی وجہ سے قدم قدم پر اللہ کی طرف سے نگرانی وحفاظت کا غیر معمولی انتظام واہتمام ہوتا ہے، آفات وبلیات، مصائب ومشکلات کے خونین منظر اور ناگفتہ بہ حالات میں بھی اللہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اور اس کے مددگار ہوتے ہیں، کائنات میں قدرت وفطرت کے مخفی قوتیں اس کی پشت پر ہوتی ہیں۔

عزتِ نفس، خودداری اور خود اعتمادی، اخلاقِ عالیہ اور اخلاقِ فاضلہ میں سب سے بڑی اونچی صفت اور خصلت ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کئی سال بے گناہ جیل کاٹ کر بھی عزیزِ مصر کی طرف سے رہائی اور ملاقات کا سندیسہ اور پیغام ملنے پر فوراً جیل سے رہا ہونے پر آمادہ نہیں ہوئے، بلکہ صاف جتلا دیا کہ جب تک زنانِ مصر کے مکر وفریب کے واقعہ کی تحقیق نہ ہو جائے، جنہوں نے مجھ پر جھوٹا الزام دھرا، اور لوگوں کے سامنے میری بے گناہی اور ان عورتوں کی جھوٹی تہمت واضح نہ ہو جائے، میری عزتِ نفس اور خودداری باہر آنے سے انکاری ہے، اور اسی خودداری کی وجہ سے اتنا عرصہ جیل میں رہنا قبول کیا، اللہ کی قربت کی راہوں پر چلنے والوں کو عزتِ نفس اور خودداری اور خود اعتمادی کی ایسی مثالی صفات سے اپنے آپ کو مزین کرنا چاہئے۔

نفسانی خواہش سے مغلوبیت بہت بری خصلت ہے، جہاں انسان کی اپنی سیرت (وکردار) اور زندگی داغدار اور بے وقعت ہو جاتی ہے، اللہ کی نگاہوں میں وہ حقیر اور ناپسندیدہ ہو جاتا ہے، تو معاشرے اور سوسائٹی کو بھی اس سے نقصان پہنچتا ہے، حسد وعداوت کا مظاہرہ کر کے کسی کو مار دیا، لوٹ لیا، یا کسی طرح بھی نقصان پہنچا دیا، تو اس متاثرہ شخص کا پورا خاندان اور اس کے عزیز واقارب کو سخت صدمہ، تکلیف اور نقصان پہنچتا ہے، اور اس حاسد کے ہاتھ پلے بھی کچھ نہیں آتا، بلکہ آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی اس حسد کے مظاہرے اور خلقِ خدا کی ایذا رسانی کی وجہ سے یہ اللہ کی پکڑ میں آجاتا ہے، ذلیل ورسوا ہوتا ہے، جان ومال میں نقصان اٹھاتا ہے۔

ختم شد

بعون اللہ تعالیٰ وبفضلہٖ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

طب وصحت

مفتی محمد رضوان

سرکہ Vinegar کی اہمیت وافادیت

سرکہ کو عربی زبان میں ''خل'' اور انگریزی زبان میں Vinegar کہا جاتا ہے۔

سرکہ حلال وپاکیزہ مشروبات میں سے ہے، اور احادیث میں اس کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ، فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ، وَيَقُوْلُ: نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ (مسلم) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کو طلب فرمایا، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ منگا کر اس کو کھانا شروع کیا، اور یہ فرمانے لگے کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے (مسلم)

اس حدیث سے سرکہ کی حلت اور اس کے کھانے کا جائز، بلکہ مسنون ہونا معلوم ہوا۔

حضرت طلحہ بن نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ إِلٰى مَنْزِلِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ أُدُمٍ؟ فَقَالُوْا: لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ: فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ، قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ طَلْحَةُ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ (مسلم) [2]

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر کی طرف لے گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روٹی کا ایک حصہ نکال کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر

---

[1] رقم الحدیث ۲۰۵۲ "۱٦٦"، کتاب الاشربة، باب فضیلة الخل والتأدم به.

[2] رقم الحدیث ۲۰۵۲ "۱٦۷"، کتاب الاشربة، باب فضیلة الخل والتأدم به.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

والوں سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ کیا کوئی سالن نہیں ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کچھ سرکہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (سرکہ کی خوبی سے متعلق) یہ بات سنی، اسی وقت سے میں سرکہ سے محبت کرنے لگا، اور حضرت طلحہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی، اسی وقت سے میں بھی سرکہ سے محبت کرنے لگا (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ نہ صرف یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ خود استعمال فرمایا ہے، بلکہ دوسروں کو بھی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، اور اس کو عمدہ سالن یعنی روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز قرار دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ (مسند أحمد، رقم الحديث ١٤٨٠٧) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، وہ گھر سالن سے فاقہ کا شکار نہیں ہوگا، جس میں سرکہ ہو (مسند احمد)

حضرت اُمِ ھانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ : لَا، إِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَرِّبِيْهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ أُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر فرمایا کہ کیا آپ کے پاس کچھ (کھانے کے لئے) ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، سوائے خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ کے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قریب لائیے، پس وہ گھر سالن سے فاقہ کا

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح دون قوله : ما أقفر بيت فيه خل، وهذا إسناد حسن فى المتابعات والشواهد (حاشية مسند احمد)

[2] رقم الحديث ١٨٤١، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فى الخل.
قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

شکار نہیں ہوگا، جس میں سرکہ ہو (ترمذی)

اس طرح کی حدیث حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

مذکورہ احادیث سے نہ صرف سرکہ کا جائز وحلال ہونا معلوم ہوا، بلکہ اسی کے ساتھ اس کی گھر میں موجودگی کا باعثِ برکت وافادیت ہونا بھی معلوم ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے (ترمذی، مسلم)

اس طرح کی احادیث اور کئی سندوں سے بھی مروی ہیں۔

سرکہ، انگور، کھجور اور گنے کے علاوہ کئی دوسری چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے، جس کا ذائقہ عموماً کھٹا ہوتا ہے۔

اور سرکہ بہت مفید چیز ہے، طب ومیڈیکل سائنس میں اسے عمدہ مشروبات میں شمار کیا گیا ہے۔ [3]

اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو عمدہ سالن قرار دیا، اور فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہوگا، اس گھر میں سالن کا فاقہ اور کمی واقع نہیں ہوگی۔ [4]

---

[1] عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أقفر بيت، فيه خل (شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ۵۵۴۳، المطاعم والمشارب، اكل اللحم)

[2] رقم الحديث ۱۸۴۰، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فى الخل، مسلم، رقم الحديث ۲۰۵۱ "۱۶۴".

[3] (نعم) كلمة مدح (الإدام) بكسر الهمزة ما يؤتدم به (الخل) لأنه سهل الحصول قامع للصفراء نافع لأكثر الأبدان. واللام فيه للجنس فالخبر حجة فى أن ما خلل من الخمر حلال طاهر: أى بشرطه المعروف فى الفروع وقد كان المصطفى صلى الله عليه وسلم يحبه ويشربه ممزوجا بالعسل وذلك من أنفع المطعومات. قال ابن العربى: ولذلك جمعهما الأطباء وجعلوهما أصل المشروبات ولم يكن فى صناعة الطب شراب سواه ثم حدث عند المتأخرين تركيب آخر ولم يكن عند من تقدم قال: ولم يكن عند الأطباء إلا السكنجبين فلما كان زمان الخلفاء دبروا الأشربة وحركوها عنه والأول أقوى وأخرج الحكيم أن عامة أدم أزواج النبى صلى الله عليه وسلم بعده كان الخل ليقطع شهوة الرجال (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۹۲۶۷)

[4] (ما أقفر من أدم) بسكون القاف وفتح الفاء أى ما صار ذا قفار وهو الخبز بلا أدم ذكره الزمخشرى (بيت فيه خل) ومنه أرض قفراء أى خالية من المارة أو لا ماء بها قال ابن الأثير: أى ما خلا من الإدام ولا عدم أهله الأدم والخل من الأدم العامة المنافع وهو كثير المنافع دينا ودنيا فإنه بارد يقمع حرارة الشهوة ويطفئها (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۷۸۲۹)

قوله: ما أقفر مأخوذ من القفار، وهو كل طعام يؤكل بلا أدم، يقال: أكلت طعاما قفارا، إذا أكلته غير مأدوم، ومنه الأرض القفر التى لا شىء فيها (شرح السنة ـ للبغوى، باب الخل)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

سرکہ کی حقیقت وصفات

دیسی سرکہ کا ذائقہ کھٹا اور تیزابی مائل ہوتا ہے۔دیسی سرکہ مختلف نباتات، زرعیات اور بطورِ خاص پھلوں وغیرہ سے تیار ہوتا ہے، جن میں انگور، کھجور، سیب، گنا، جَو، ناریل، کشمش، شہد وغیرہ جیسی بہت سی نباتات شامل ہیں۔مختلف پھلوں کے رَس یا شیرہ کے سڑ کر ترش اور کھٹا ہوجانے اور نشہ آور نہ رہنے کے نتیجہ میں سرکہ تیار ہوتا ہے۔قدرتی طور پر مختلف پھلوں کی شرابوں کو بھی سرکہ سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

شراب میں خمض الخلیک (Acetic acid) کے بیکٹیریا، تخسید (oxidation) کے عمل کے ذریعے تبدیل ہوجاتے ہیں، اور سرکہ بننے کے بعد شراب اور نشہ کی خصوصیات نہیں رہتیں، اور اسی وجہ سے اس کو بعض اوقات شراب کی اگلی شکل بھی کہا جاتا ہے۔

سرکہ کے بنیادی اجزاء میں خمض الخلیک (Acetic acid) یعنی ایک کمزور تیزاب کا پتلا محلول اور بعض دوسرے اجزاء شمار ہوتا ہے۔[۱]

آج کل سرکہ مصنوعی طریقہ پر بھی تیار کیا جاتا ہے، جس میں مختلف کیمیائی اجزاء شامل کئے جاتے ہیں، مگر یہ سرکہ، دیسی ساخت کے سرکہ کے مقابلہ میں اتنا مفید نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات مضر ونقصان دہ ہوتا ہے۔

اصلی سرکہ بدن کی رَگوں اور مسامات میں آسانی سے سرایت کر کے صحت افزائی کا باعث ہوتا ہے، سرکہ کو غذا کے ساتھ استعمال کرنے کے علاوہ بعض دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔

طبی اعتبار سے سرکہ کے بے شمار فوائد ہیں، اور قدیم طب کے علاوہ جدید طب (ومیڈیکل سائنس) میں بھی سرکہ کے کئی فوائد تسلیم کئے گئے ہیں، چنانچہ سرکہ کولسٹرول اور ٹرائیگلیسر ائیڈ (Triglyceride) کم کرنے اور دل کے امراض کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔

نیز ذیابیطس (وشوگر) اور خون میں گلوکوز کی مقدار (glycemic index) کو درست کرنے اور اعتدال پر لانے کے لئے بھی اس کی افادیت کو تسلیم کیا گیا ہے، سرکہ کے استعمال سے خون میں شکر کی مقدار میں کمی ہو کر ذیابیطس (وشوگر) کے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے۔

اور کھانے کے ساتھ سرکہ استعمال کرنے سے ہضم کے نظام میں بھی بہتری آتی ہے۔

اس کے علاوہ وبائی امراض مثلاً ہیضہ کے زمانہ میں سرکہ بہت مفید چیز ہے۔

---

[۱] آج کل سرکہ بنانے والے بیکٹیریا کو شامل کر کے بھی تیزی سے سرکہ تیار کیا جاتا ہے، اور سرکہ بنانے والے بیکٹیریا بظاہر بے ضرر شمار ہوتے ہیں، اور یہ بیکٹیریا، ہوا، مٹی، پھلوں اور سبزیوں وغیرہ میں موجود ہوا کرتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہمارے دیہی علاقوں میں دیسی طریقہ پر عام طور سے سرکہ گنّے کے رس سے بنایا جاتا ہے، یہ بھی سرکہ ہی کی ایک قسم اور مفید چیز ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم سرکہ کی افادیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ بڑے کام کی چیز ہے، غذا کو ہضم کرتا اور بھوک لگاتا ہے، اگر جسم میں صفرا (پت) کی زیادتی ہو، تو اس کو کم کرتا ہے، اس لئے گرمیوں اور برسات میں اس کو عام طور پر کھانے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں یا اس کی چٹنی بنا کر کھاتے ہیں۔ ہیضہ، طاعون اور ملیریا بخار جیسے وبائی امراض کے زمانے میں اس کا استعمال ان بیماریوں سے بچاتا ہے، پیاز کو باریک باریک کاٹ کر سرکے میں ڈالیں اور تھوڑا نمک مرچ شامل کر کے کھانے کے ساتھ کھائیں تو غذا رغبت سے کھائی جائے گی اور ہضم بھی جلد ہوگی اور کھانے والا ساتھ ہی ان بیماریوں سے بھی بچا رہے گا، سرکہ گرمی کو تسکین دیتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے، اس لئے سرکے میں عرقِ گلاب ملا کر اس میں کپڑے کی گدّی بھگو کر پیشانی پر رکھنے سے گرمی سے پیدا ہونے والا دردِ سر جاتا رہتا ہے، اگر گرمی سے سرسام ہو جائے یا بخار کی وجہ سے مریض بکواس کرنے لگے تو سرکے اور گلاب میں کپڑے کی گدّی بار بار بھگو کر سر پر رکھنے سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کان میں درد ہو یا کان میں کیڑے پڑ جائیں، سرکہ کان میں ٹپکانے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے، اور کان کے کیڑے بھی مر جاتے ہیں۔

دانتوں میں گرمی سے درد ہو یا ان سے خون بہتا ہو، تو سرکے کی کلیاں کرنا مفید ہے (دیہاتی معالج، ص۲۴۳، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اخبارِ ادارہ

مولانا محمد امجد حسین

ادارہ کے شب و روز

- ۲۹/ ربیع الاول، ۶/۱۳/۲۰/ ربیع الآ خر، متعلقہ مساجد میں جمعہ کو وعظ و مسائل کے سلسلے حسبِ معمول ہوئے۔
- ۲۴/ ربیع الاول، یکم/۸/۱۵/ ربیع الآ خر، اتوار کو دن میں حضرت مدیر صاحب کی ہفتہ وار اصلاحی مجلس ہوئی، اور بعد ظہر طلبہ وطالبات شعبہ قرآن کی جماعتوں میں الگ الگ بزمِ ادب ہوئی، بعد عصر، شعبہ حفظ میں اصلاحی مجلس حسبِ معمول منعقد ہوتی رہی (سوائے ۱۵/ ربیع الآ خر کے)
- ۲۷/ ربیع الاول (بمطابق 29 جنوری) بروز بدھ، تعمیرِ پاکستان سکول کے تحت طلبہ وطالبات (اور عملہ) کو تفریحی دورہ پر لے جایا گیا، جس سے بچے خوب لطف اندوز ہوئے۔
- ۲۸/ ربیع الاول، جمعرات، کو حضرت مدیر صاحب اور ارکانِ ادارہ، تفریحی دورہ پر قریبی پارک میں تشریف لے گئے، بعد عصر واپسی ہوئی۔
- ۳۰/ ربیع الاول، ہفتہ، بعد عشاء، حضرت مدیر صاحب اور حکیم محمد فیضان صاحب، حافظ محمد اویس صاحب ولد عنایت اللہ خان صاحب کے ولیمہ میں سید پور روڈ، راولپنڈی میں شریک ہوئے۔
- ۵/ ربیع الآ خر، جمعرات، راقم کا مع اہلِ خانہ، فوتیدگی پر (کوٹلی پائیں، مانسہرہ) جانا ہوا، حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب اور قاری محمد اقبال صاحب کی والدہ محترمہ (اور بندہ کی اہلیہ کی نانی اور والدہ کی پھوپھی) وفات پا گئیں
- ۶/ ربیع الآ خر، جمعہ، بعد عشاء حضرت مدیر صاحب جناب زاہد صاحب (صراف) کے گھر خیابانِ سرسید میں اپنی والدہ صاحبہ اور گھر والوں کے ساتھ عشائیہ پر مدعو تھے، مولانا محمد ناصر صاحب بھی ہمراہ تھے۔
- ۱۲/ ربیع الآ خر، جمعرات کو صبح، طلباء ادارہ کو متعلقہ اساتذہ کی نگرانی میں تفریحی دورہ پر ایوب پارک لے جایا گیا، عصر کے بعد بعافیت واپسی ہوئی، بحمد اللہ۔
- ۱۳/ ربیع الآ خر، بروز جمعہ، حضرت مدیر صاحب مع اہل وعیال، اپنے بڑے بھائی حکیم محمد فیضان صاحب کے ہاں ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں بعد مغرب عشائیہ پر مدعو تھے۔
- ۱۵/ ربیع الآ خر، اتوار (ادارہ کے رفیق و متعلق) پروفیسر مستنصر صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہونے اور اگلے دن معلوم ہونے پر ادارہ کے بعض اراکین تعزیت کے لئے گئے۔
- ۲۰/ ربیع الآ خر، بروز جمعہ، ظہرانہ پر حضرت مدیر صاحب اور حکیم محمد فیضان صاحب مع اہلِ خانہ، اپنی والدہ محترمہ اور بھائی صاحبان (جناب فرقان صاحب وعدنان صاحب) کے ہاں مدعو تھے، اسی دن بعد عصر، حضرت مدیر صاحب نے جناب حاجی پرویز احمد خان صاحب (سابق ایم این اے) کی بیٹی کا ان کے گھر (کوہاٹی بازار، راولپنڈی) میں نکاح پڑھایا۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اخبارِ عالم C C @ حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

? 21/جنوری/2014ء، بمطابق ۱۹/ربیع الاول/1435ھ: پاکستان: راولپنڈی، جی ایچ کیو کے قریب خود کش دھماکہ، 14 جاں بحق، 33 زخمی، طالبان نے ذمہ داری قبول کرلی ? 22/جنوری: پاکستان: چاروں صوبوں میں پولیو ٹیموں پر حملے، 4 افراد جاں بحق، مہم بند، ہیلتھ ورکرز کا آج احتجاج کا اعلان ? 23/جنوری: پاکستان: پنجاب میں کوئلے سے 6 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا بڑا منصوبہ، 10 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہوگی، شہباز شریف ? 24/جنوری: پاکستان: سیاسی وعسکری قیادت کا اجلاس، شمالی وزیرستان میں آپریشن کا فیصلہ، فوج کو تیاری کا حکم ? 25/جنوری: پاکستان: کوئٹہ، 28 زائرین سپردِ خاک، کالعدم تنظیم کے دہشت گردوں کے خلاف آپریشن شروع، متعدد گرفتار، ایران کے لئے بس سروس معطل ? 26/جنوری: پاکستان: خیبر پختونخوا میں پولیو سمیت 9 بڑی بیماریوں کے خلاف مہم کا آغاز، 12 ہزار رضا کار تیار کرلیے، سیکورٹی دیں گے، عمران خان ? 27/جنوری: مصر، مرسی کے حامیوں اور فورسز میں خونریز جھڑپیں، 65 افراد ہلاک، 200 زخمی، 1100 مظاہرین گرفتار ? 28/جنوری: پاکستان: عرفان صدیقی، قومی امور کے لئے وزیر اعظم کے معاون خصوصی مقرر ? 29/جنوری: پاکستان: بندرگاہوں پر پھنسی 900 پرانی گاڑیاں کلیئر کرنے کی منظوری ? 30/جنوری: پاکستان: آپریشن نہیں مذاکرات کا اعلان، 4 رکنی کمیٹی قائم، امن کا ایک اور موقع دینا چاہتا ہوں، وزیر اعظم ? 31/جنوری: پاکستان: پی سی او فیصلہ، سپریم کورٹ نے مشرف کی نظرِ ثانی کی درخواست خارج کردی ? یکم/فروری: پاکستان: وزیر اعظم اور سابق صدر زرداری نے تھرکول منصوبے کا مشترکہ افتتاح کیا ? 02/فروری: پاکستان: پنجاب کابینہ نے راولپنڈی، اسلام آباد میٹرو بس منصوبے کی منظوری دے دی، 28 فروری کو سنگ بنیاد رکھا جائے گا ? 03/فروری: پاکستان: پشاور، سینما گھر میں یکے بعد دیگرے 2 دستی بم حملے، 5 افراد جاں بحق، 31 زخمی، طالبان کا اظہار لاتعلقی ? 04/فروری: پاکستان: عمران، جے یو آئی کا طالبان کمیٹی کا حصہ بننے سے انکار، حکومت اور طالبان کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس آج ہوگا ? 05/فروری: پاکستان: پشاور ہوٹل میں خودکش دھماکہ، 9 جاں بحق، 50 زخمی ? 06/فروری: پاکستان: طالبان سے مذاکرات، امریکہ نے پاکستان کے مطالبہ پر ڈرون حملے محدود کردیئے، مکمل بندش چاہتے ہیں، دفتر خارجہ ? 07/فروری: پاکستان: امن مذاکرات شروع، حکومتی 5، طالبان کے 3 مطالبات ? 08/فروری: پاکستان: خانیوال، فائرنگ کے تبادلہ میں دو ملزمان زخمی، تیسرے نے خود کو دھماکہ سے اڑا دیا، 2 اہلکار بھی زخمی ? 09/فروری: پاکستان: مذاکراتی کمیٹی وزیرستان پہنچ گئی، طالبان سے ملاقات، حکومتی شرائط سے آگاہ کیا ? 10/فروری: پاکستان: رحیم یار خان، 3 گیس پائپ لائنیں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

دھما کو سے تباہ، خاتون جاں بحق، پنجاب کے کئی شہروں کو سپلائی معطل، ملک بھر میں پریشر کم ہوگیا ? 11 /فروری: پاکستان: پشاور، گھر کے باہر خودکش دھماکہ، 4 خواتین جاں بحق، 5 زخمی ? 12 /فروری: پاکستان: پاک فوج کے 30 بریگیڈ ئیرز کی میجر جنرل کے عہدے پر ترقی ? 13 /فروری: پاکستان: پشاور، دہشت گردوں کا حملہ، 3 پولیس اہل کاروں سمیت 9 جاں بحق ? 14 /فروری: پاکستان: کراچی بم دھماکہ میں 13 پولیس اہلکار جاں بحق، 47 زخمی، طالبان نے ذمہ داری قبول کرلی ? 15 /فروری: پاکستان: امن مخالف کارروائیاں بند کی جائیں، حکومتی وطالبان کمیٹیوں میں اتفاق ? 16 /فروری: پاکستان: یوتھ فیسٹول میں بڑا انسانی پرچم بنانے کا عالمی ریکارڈ قائم ? 17 /فروری: پاکستان: طالبان سیاسی شوریٰ کا اجلاس، جنگ بندی کا فیصلہ، 24 گھنٹوں میں باضابطہ اعلان کا امکان ? 18 /فروری: پاکستان: طالبان کی جانب سے 23 ایف سی اہلکاروں کا قتل بہیمانہ جرم ہے، مذاکرات میں ڈیڈلاک، کمیٹیوں کی ملاقات منسوخ ? 19 /فروری: پاکستان: غداری کیس، مشرف عدالت میں پیش، فردجرم مؤخر کرنے کی درخواست منظور، سماعت پر فیصلہ جمعہ کو سنایا جائے گا ? 20 /فروری: پاکستان: طالبان نے جنگ بندی کے لئے شرائط پیش کردیں، نثار اور سمیع الحق میں رابطہ، ڈیڈلاک جلدی ختم ہوجائے گا، طالبان کمیٹی

(علمی و تحقیقی سلسلہ نمبر ۲۶)

غیرُ اللہ کی نذرونیاز و ذبح کا حکم

مااہل بہ لغیر اللہ، نذر لغیر اللہ وتقرب لغیر اللہ کی تشریح وتوضیح اور متعلِّقہ پہلوؤں پر علمی وتحقیقی کلام، غیرُ اللہ کے نام پر اور غیرُ اللہ کا تقرُّب حاصل کرنے کے لئے جانور ذبح کرنے کا حکم، غیرُ اللہ کے نام پر یا غیرُ اللہ کے قُرب کے لئے زندہ جانور کو مخَصّص ونامزد کرنے کا حکم، غیرُ اللہ کے قُرب کے لئے جانور کے علاوہ دوسری چیزوں کی نذرونیاز کا حکم، بیماری، آفت یا مصیبت وحادثہ کے وقت مخصوص بکرا ذبح وصدقہ کرنے کا حکم، قربانی اور ذبح کی نذرومنت ماننے سے متعلق چند اہم مسائل۔

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran